النعمۃ الکبریٰ علی العالم
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
از
ابن حجر مکی

نعمتِ کُبرٰی

میلادِ مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء کا ذکرِ جمیل

تالیف

شیخ الاسلام علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

سالک فضلی

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

نام کتاب : النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولدِ سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف : علامہ شہاب الدین احمد بن حجر مکی علیہ الرحمۃ

ترجمہ : پروفیسر میاں محمد طفیل سالک فضلی ایم۔اے۔ ایل ایل۔بی

کتابت : عبدالمنان خوشنویس

تعداد : ایک ہزار

زیرِاہتمام : محمد ضیاء اللہ قادری۔ خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹ

ناشر : قادری کتب خانہ۔ سیالکوٹ

پہلا ایڈیشن : ۹ ربیع الاول شریف ۱۳۹۶ھ

دوسرا ایڈیشن : ۸ شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ

قیمت :

کمبائن پرنٹرز۔ ۲۔ بلال گنج لاہور

انتساب

میں طباعت واشاعت کی دُنیا میں اپنے اِس
نقشِ اوّل کو اُستاذ العلماء، امامُ الفضلاء، مقدام الفقہا،
سیّد المحدثین، رئیس المفسّرین، سلطان المتکلمین، بقیۃ السلف،
حجۃ الخلف، سیّد السادات حضرت علّامہ ابو البرکات
سیّد احمد صاحب قادری رضوی مُفتیِ اعظم پاکستان،
مدظلہم العالی ودامت برکاتہم القدسیہ کی خدمت بابرکت
میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں کہ یہ حضرت ہی
کے علم وفضل کے بحرِ ناپیدا کنار کا ایک ادنیٰ سا قطرہ ہے۔

ع گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

سالک فضلی

آئینہ

تقریظ

(از جناب پروفیسر محمد اکرم رضاؔ، شعبۂ اردو گورنمنٹ ڈگری کالج، شکرگڑھ)

ہدیۂ تبریک لکھ اے خامۂ عنبر فشار
سالکِ فضلی کی ادبی کاوشوں پر ہے نکھار

وہ "شہاب الدین احمد ابن حجر الہیتمی"
عالمِ کامل، فقیہ الدہر، وہ گردوں وقار

مستند ہر دور میں ہے جن کا فرمایا ہوا
صاحبِ ایمان، مداحِ شہِ والا تبار

"نعمت الکبریٰ علی العالم" ہے تصنیفِ لطیف
عاشقانِ مصطفیٰ کے واسطے اِک شاہکار

تذکرہ ہے یہ تو اوصافِ شہِ لولاک کا
اس میں ہے مرقوم میلادِ حبیبِ کردگار

یہ ہے شاہِ دو جہاں کا تذکرۂ معتبر
وہ شہِ ارض و سما، عرب و عجم کے تاجدار

ایک مدت سے مگر تصنیف یہ نایاب تھی
اور اس کے ترجمہ کا تھا سبھی کو انتظار

تشنگانِ دید کی اب آرزو پوری ہوئی
معنوی، صوری محاسن سے مکمل تابدار

ترجمہ یہ نقشِ اوّل سالکِ فضلی کا ہے
دستِ قدرت نے دیا ہے اپنی رحمت سے سنوار

ترجمہ ایسا کہ موتی ہیں جڑے الفاظ میں
بندشِ الفاظ اور روحِ معانی آشکار

ترجمہ وہ کیوں نہ ہوگا بے نظیر و بے مثال
جس کو بخشے ہیں "ابوالبرکاتؒ" سندِ افتخار

جس کو "مولانا سعیدیؒ" نے کیا بے حد پسند
کیوں نہ وہ محبوبِ خاص و عام ہو لیل و نہار

ناشرِ خوش ذوق ہیں اس کے "ضیائے قادری"
ہوں گے دنیائے عمل میں کامیاب و کامگار

یہ رہے سنوارتے گر یونہی گیسوئے ادب
ایک دن ہو سکتے یقیناً نابغۂ روزگار

اے رضاؔ یہ ترجمہ مقبولِ خاص و عام ہو
اور دنیائے ادب میں اس کو حاصل ہو وقار

اشارات صفحہ آئندہ پر

اشارات

۱ہ استاذ العلماء، سید المحدثین حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب قادری دام ظلہ العالی
امیر مرکزی حزب الاحناف لاہور۔

۲ہ مقدام الفضلاء، راس المحققین حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب سعیدی
صدر المدرسین جامعہ نعیمیہ لاہور۔

۳ہ فاضلِ اجل، عالم بے بدل حضرت علاّمہ مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری
خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹ۔

تقدیم

آئندہ اوراق میں آپ جس نادر روزگار کتاب کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں گے ۔ وہ دسویں صدی ہجری کے جلیل القدر محدث، مفسر، فقیہ، شیخ الاسلام امام ہمام شہاب الدین احمد بن الحجر الہیتمی المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مہتمم بالشان تصنیف ہے، جو انہوں نے حضور سید عالم فخر آدم و نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف کے موضوع پر لکھی۔ اس موضوع پر اُن کی ایک اور کتاب تحفۃ الاخبار فی مولد المختار بھی ہے، جو دمشق میں ۱۲۸۳ھ میں چھپی۔

شیخ الاسلام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ رجب ۹۰۹ھ/۱۵۰۴ء کے اواخر میں الغربیۃ (مصر) کے محلہ ابی الہیتم میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے ہیتمی کہلاتے ہیں۔ والد بچپن ہی میں فوت ہو گئے۔ بعد میں ان کی تربیت و کفالت کی ذمہ داری، اُن کے والد کے استاد مشہور صوفی بزرگ، شیخ شمس الدین ابن ابی الحمائل (م ۹۳۲) اور اُن کے شاگرد شمس الدین بن محمد الشناوی رحمہما اللہ تعالیٰ نے قبول کی۔ الشناوی نے انہیں غوث العالم سید احمد البدوی قدس سرہٗ کے زاویہ (خانقاہ) میں داخل کرا دیا۔ جب انہوں نے وہاں سے ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کر لی، تو تکمیلِ علوم کے لیے جامع ازہر بھیج دیا۔ نو عمری کے باوجود وہاں شیخ الاسلام زکریا الانصاری، عبد الحق السنباطی (م ۹۳۱ھ)، شہاب الدین احمد بن الرملی (م ۹۵۰ھ)، ناصر الدین الطبلاوی (م ۹۶۶ھ)، ابو الحسن البکری (م ۹۵۲ھ) اور شہاب الدین ابن

النجار الحنبلی (م ۹۴۹ھ) رحمۃ اللہ علیہم ایسے فضلائے روزگار کے سرچشمۂ علم سے سیراب ہوئے۔ بمشکل بیس سال کے ہوئے تھے کہ علوم اسلامیہ اور فقہ میں نام پیدا کر لیا اور انہیں افتاء اور درس و تدریس کا اجازہ مل گیا۔

۹۳۳ھ میں پہلی بار حج بیت اللہ شریف کی سعادت سے مشرف ہوئے اور دو سال تک وہاں مقیم رہے۔ وہاں انہوں نے جس فقیہانہ طرزِ تصنیف کی ابتدا کی تھی، اسے مصر میں آکر بھی جاری رکھا۔ ۹۳۷ھ میں دوبارہ اہل و عیال کے ہمراہ حج کے لیے مکہ مکرمہ گئے اور کچھ عرصہ وہاں قیام پذیر رہے۔ ۹۴۰ھ میں تیسری بار حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے مکہ معظمہ گئے تو وہاں مستقل سکونت اختیار کر لی اور درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں ہمہ تن منہمک ہو گئے۔ ۲۴ سال تک مفتیٔ حرم رہے۔ فقۂ شافعیہ کے زبردست مؤید اور ترجمان تھے۔ دور دراز سے لوگ آکر ان سے فتویٰ طلب کیا کرتے تھے۔ ۲۴ رجب ۹۷۴ھ/ ۲۴ فروری ۱۵۶۷ء کو مکہ ہی میں وفات پائی اور المعلاۃ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ ان کی کتابوں میں حسبِ ذیل بالخصوص قابلِ ذکر ہیں:۔

۱۔ الفتاوی الکبریٰ (الہیتمیۃ) الفقہیہ (طبع قاہرہ ۱۳۰۸ھ) اس میں علیحدہ علیحدہ عنوانات پر اُن کے کئی طویل رسالے شامل ہیں۔

۲۔ الفتاویٰ الحدیثیہ (طبع قاہرہ ۱۳۰۷ھ) الفتاوی الکبریٰ کا ذیل ہے۔

۳۔ تحفۃ المحتاج لشرح المنہاج (بولاق ۱۲۹۰ھ) امام نووی کی کتاب منہاج الطالبین کی شرح جو الرملی کی النہایہ کے ساتھ شافعی مذہب کی مستند درسی کتاب متصور ہوتی تھی۔

۴۔ الصواعق المحرقہ فی الرّد علی اہل البدع والزندقہ۔ ردِّ روافض میں ایک محدثانہ کتاب ہے۔

۵۔ کتاب تطہیر الجنان واللسان من الخطور والتفوہ ثبلب سیدنا معاویہ بن ابی سفیان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہے اور ان پر اعتراضات کا علمی جائزہ ہے۔ صواعق محرقہ کے حاشیہ پر چھپی ہے۔

۶۔ الزّواجر (فی النہی) من اقتراف الکبائر (طبع قاہرہ ۱۳۲۵ھ)

۷۔ کف الرعاع من محرمات السماع (کتاب مذکور کے حاشیہ پر ہے)

۸۔ المنح المکیۃ فی شرح الہمزیہ (البوصیریہ) (طبع قاہرہ ۱۳۰۷ھ، ۱۳۲۲ھ) امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ ہمزیہ کی شرح ہے۔

۹۔ الجوہر المنظم فی زیارت القبر المکرم (قاہرہ ۱۳۳۱ھ) حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ کی زیارت بابرکت کے فضائل آداب پر مشتمل ہے۔

۱۰۔ الخیرات الحسان فی مناقب الامام اعظم ابوحنیفہ النعمان (قاہرہ ۱۳۰۵ھ و ۱۳۲۹ھ) اس کا اردو ترجمہ، مفتی شجاعت علی قادری نے فرمایا ہے جسے مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی نے آب و تاب سے شائع کیا ہے۔

۱۱۔ فتح المبین شرح الاربعین (مصر ۱۳۰۷ھ) اربعین نووی کی شرح ہے)

۱۲۔ شرح لقصیدہ البردہ (مصر ۱۳۰۷ھ) امام بوصیری کے قصیدہ بردہ شریف کی مکمل شرح ہے۔

۱۳۔ فتح الجواد فی شرح الارشاد (مصر ۱۳۰۵ھ) فقہ شافعی پر ابن المقری کی الارشاد کی شرح۔

۱۴۔ مناسک الحج (مصر ۱۳۲۳ھ)

۱۵۔ تحفۃ الاخبار فی مولد المختار (دمشق ۱۲۸۳ھ)

امام کے مکمل حالات اور تصانیف کے لیے مستشرق براکلمان کی تاریخ ادب عربی (GAL) ، جبیب الزیات کی خزائن الکتب فی دمشق وضواحیہا، یوسف العش کی فہرس المخطوطات دار الکتب الظاہریہ (دمشق ۱۹۴۷ھ) ، سرکیس کی معجم المطبوعات العربیہ (قاہرہ ۱۳۴۶ھ) ، ابن العماد کی شذرات الذہب فی اخبار من ذہب (قاہرہ ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ھ) ، الشوکانی کی البدر الطالع (قاہرہ ۱۳۴۸ھ) ، خفاجی کی ریحانہ ، نواب صدیق حسن خان کی اتحاف النبلاء ، اسدی کی طبقات الشافعیہ ، عبد الحیٔ لکھنوی کی الفوائد البہیہ ، علی مبارک کی الخطط الجدیدہ ، طاش کوپر زادہ کی مفتاح السعادہ ، حاجی خلیفہ کی کشف الظنون اور اسماعیل پاشا محمد امین کی ایضاح المکنون فی الذیل کشف الظنون (طبع بغداد) ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موضوع پر لاجواب کتاب ہے۔ اس کی استنادی اور افادی حیثیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجزات سے متعلق اس کی عبارت کو ، اپنی شہرۂ آفاق کتاب حجۃ اللہ علی العالمین کے مقدمہ میں من وعن نقل کیا ہے۔ اس کتاب کا ذکر اسماعیل پاشا کی ایضاح المکنون فی الذیل کشف الظنون (طبع بغداد) کی جلد ۴ ص ۶۹۱ پر بھی موجود ہے۔

کتاب دیکھ کر یہ حقیقت بالکل واضح اور مبرہن ہو جاتی ہے کہ محفل میلاد شریف کی شرعی حیثیت کو اکابر علماء و محدثین نے نہ صرف تسلیم کیا ہے ، بلکہ اس کے فضائل و برکات بیان کر کے اس کی پُرزور ترغیب بھی دلائی ہے۔ اس سے میلاد شریف کے بارے میں مخالفین کے تمام اعتراضات باطل ہو جاتے ہیں۔

اہلِ ذوق کو مدت سے اس کتاب کی تلاش تھی۔ خدا بھلا کرے حسین حلمی صاحب کا ، جنہوں نے مکتبہ ایشیق استنبول کی طرف سے اس کو عربی ٹائپ میں ،

بہترین گٹ اپ کے ساتھ شائع کرا دیا اور یوں یہ تاریخی دستاویز، حسن طباعت و اشاعت کا مرقع بن کر اہل علم کے پاس پہنچی۔

مگر اس کتاب سے صرف عربی دان علماء ہی مستفید ہو سکتے تھے اور ضرورت اس امر کی تھی کہ اسے اُردو میں منتقل کیا جائے تاکہ ہمارے ملک کا عام پڑھا لکھا طبقہ بھی اس کے سرچشمۂ فیض سے سیراب ہو سکے۔

ناظرین کرام کو ممنون ہونا چاہیے، حکیم اہل سنت حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب امرتسری صدر مرکزی مجلس رضا لاہور کا، جنہوں نے فاضلِ اجل حضرت مولینا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری کو اس کے ترجمہ کی طرف توجہ دلائی اور مولانا نے عدم فرصت کا بہانہ بنا کر اس کارِ عظیم کی ذمہ داری میرے ناتواں کندھوں پر ڈال دی۔

میں حجۃ اللہ علی العالمین کے ترجمہ میں مصروف تھا۔ اور پہلی جلد قریب التکمیل تھی مگر کتاب کو دیکھا اور مولانا کے ارشاد کو۔ مجالِ انکار نہ پائی اور اس کو اُردو میں ڈھالنے کی ذمہ داری قبول کر لی۔ ظاہر ہے کہ بعض اسباب کی بنا عث اس کام کو آسانی سے سرانجام نہیں دے سکتا تھا اور اب اگر یہ ترجمہ آپ کے سامنے ہے۔ تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ رحمت کا کرشمہ۔ کہ ربیع الاوّل شریف کے اس ماہ مقدس میں، حضور کے میلاد شریف پر یہ عدیم المثال کتاب منظرِ عام پر آ رہی ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اور —
میری طلب بھی اُنہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

یہ میری خوش قسمتی ہے کہ اس ترجمہ کو استاد العلماء، سید المدرسین حضرت علامہ

ابوالبرکات سید احمد صاحب قادری رضوی مفتی اعظم پاکستان دامت برکاتہم العالیہ نے ابتداء سے انتہا تک سُنا اور جابجا اصلاح فرمائی۔

مقدام الفضلاء رئیس المحققین حضرت علامہ مولٰنا غلام رسول صاحب سعیدی مدظلہم العالی کا بھی میں شکر گذار ہوں کہ انہوں نے بھی ترجمہ کو جا بجا سنا اور جہاں کہیں ضروری سمجھا، اصلاح تجویز کی۔ یہ حقیقت ہے کہ ان جلیل القدر اہلِ علم کے بغیر، یہ ترجمہ، موجودہ صورت میں کبھی آپ کی خدمت میں نہیں پہنچ سکتا تھا۔

ناسپاس گذاری ہوگی اگر یہاں اپنے محترم رفیق کار جناب پروفیسر محمد اکرم صاحب رضا شعبۂ اردو گورنمنٹ ڈگری کالج شکرگڑھ کا ذکر نہ کروں جنہوں نے اس ترجمہ کو دقتِ نظر سے پڑھا اور زبان و بیان پر نظرِ ثانی کے لیے اپنے گرانقدر ادبی مشوروں سے نوازا۔

میں یہ چاہتا تھا کہ ترجمہ کی تقدیم کے طور پر محفلِ میلاد کی شرعی و تاریخی حیثیت پر ایک سیر حاصل مقالہ سپردِ اشاعت کروں۔ مگر وقت کی کمی کے باعث میری یہ حسرت پوری نہ ہو سکی اور اب اس کو کسی اور وقت کے لیے اُٹھا رکھتا ہوں۔

ترجمہ کے ساتھ ہی اصل عربی کتاب کا مکمل متن، استنبول میں چھپنے والے نسخہ کی عکسی طباعت کی صورت میں، شاملِ کر دیا گیا ہے تاکہ جن اہلِ علم تک یہ کتاب نہیں پہنچ سکی، وہ بھی براہِ راست اس سے مستفید ہو سکیں اور طلبائے علوم عربیہ بھی اصل کتاب اور ترجمہ کے تقابلی مطالعہ سے اپنی استعداد کو بڑھا سکیں۔

خدائے بزرگ و برتر اپنے حبیب مکرم، نورِ مجسم، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم سب کو حسنِ خاتمہ سے نوازے اور اس ناچیز کاوش کو، اس احقر العباد کے لیے کفارۂ سیئات بنائے۔ آمین یا الٰہ العالمین

غرض نقشے است کز ما یاد ماند
کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت
کند در حق ایں مسکیں دعائے

سالک فضلی

۴ ربیع الاوّل شریف ۱۳۹۸ھ
موہنی روڈ، لاہور

نظمِ میلاد

از حضرت مولانا عبد السمیع صاحب بیدل قدس سرہٗ

○

آؤ مشتاقان محفل، محفلِ میلاد میں — رحمتیں بے حد ہیں نازل محفلِ میلاد میں
عطر ملنا، بانٹنا شیرینی، سلگانا بخور — ہیں یہ اُمت کے مشاغل محفلِ میلاد میں
ذکرِ حق، نعتِ پیمبر، اجتماعِ مومنین — جمع ہیں یہ سب فضائل، محفلِ میلاد میں
گھر میں جب دھوپ آگئی گویا کہ سورج آگیا — اُن بدولت خود ہیں شامل، محفلِ میلاد میں
قاریِ میلاد جب اٹھ کر لگے پڑھنے سلام — سب اٹھے محفل کی محفل، محفلِ میلاد میں
حیف اس پر جب کھڑے سب ہوں وہ بیٹھا رہے — ہو کے پابند سلاسل، محفلِ میلاد میں

کچھ تو اس محفل میں پایا ہے جو یوں آداب سے
سر کے بل آتا ہے بیدل، محفلِ میلاد میں

○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ جل مجدہٗ کے لیے ہیں، جس نے سیّد الانبیاء، مالکِ دوسرا، شفیع روزِ جزا، سیّدنا و مولانا و ملجانا و ماؤ نا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کے وجودِ مسعود سے اِس امتِ ضعیفہ کو قوتِ ایمان اور نورِ ہدایت سے سرفراز فرمایا۔ حضورؐ کو اس وقت نبوّت کا تاج پہنایا اور نبی الانبیاء بنایا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی عالم آب و گل میں ہی جلوہ گر تھے۔ نیز حضورؐ کو تمام انبیاء و مرسلین میں خلعتِ انتخاب پہنا کر محبوب و مطلوب بنایا اور جمیع کائنات کے لیے رسولِ رحمت اور طبیبِ قلوب بنا کر امتیاز بخشا۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے، جو سب سے زیادہ سچّا اور صادق القول ہے، حضور سیّدِ عالم فخرِ آدم و نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ○

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

(پارہ ۱۷، رکوع ۷)

(کنز الایمان ترجمہ قرآن اعلیٰ حضرت مولٰنا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحؒ)

گذشتہ آسمانی کتابیں، جنہیں اللہ رب العزت نے انبیائے سابقین علیہم السلام اجمعین پر نازل فرمایا تھا، حضور کی بعثت اور تشریف آوری کی پیشگوئیوں سے بھری پڑی ہیں اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح خوشخبری دیتی ہیں، جن کا

نامِ نامی اور اسمِ گرامی احمد ہے۔ اُن میں جن انبیائے کرام اور مرسلین عظام کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اُن پر حضورؐ کی افضلیت کے اشارے کرتی ہیں۔ مگر ان اشاروں کو اپنانے کا تقاضا اور اُن پر تدبر کا حق سوائے اُمّت محمدیہ کے کسی نے بھی پورا نہیں کیا۔ چنانچہ کفار پر تنقید کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝

(پارہ ۲۵، رکوع ۱۴)

کہاں سے ہو اُنہیں نصیحت ماننا، حالانکہ اُن کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لاچکا۔ (کنزالایمان)

ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے، حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منتہائے علم کے بارے میں بحث کرتے رہے لیکن انہیں حضورؐ کی غایتِ علمی کا سراغ نہ مل سکا اور انبیاءؑ بھی حضورؐ کی حقیقت اور مقام و مرتبہ کو نہ پاسکے۔ اس لیے کہ حضورؐ ہی سجدۂ آدمؑ کا راز اور دعائے ابراہیمؑ ہیں۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ اُن پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (کنزالایمان)

اللہ جل شانہٗ نے حضورؐ کو اُن الزامات سے بذات خود پاک و منزہ قرار دیا۔ جو ظالم کفار آپؐ پر عاید کرتے تھے۔ چنانچہ فرمایا:

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝

(پارہ ۳۰، رکوع ۷)

اور تمہارے صاحب مجنون نہیں (کنزالایمان)

نیز قرآنِ محفوظ میں حضورؐ کی حیاتِ طیبہ کی قسم کھائی :

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ○ (پارہ ۱۴ ، رکوع ۵)

اے محبوب تمہاری جان کی قسم ! بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔ (کنزالایمان)

حضورؐ بظاہر سب سے آخر میں تشریف لائے اور آپ کی آمد کے ساتھ تمام سابقہ شرائع منسوخ کردی گئیں۔ جب کہ حضورؐ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا تھا :

وَكَانَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورَ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ ○

اے جابرؓ ! اللہ تعالٰے نے سب سے پہلے تمہارے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بوقت میثاق حضورؐ کو سب سے اوّل رکھا۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ○ (پارہ ۲۱ ، رکوع ۱۷)

اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسےٰ اور عیسےٰ بن مریم سے۔ (کنزالایمان)

نیز حضورؐ کو موجودات کا منبع و سرچشمہ اور اہلِ عرفان کا مرکز و محور بنایا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ○ (پارہ ۲۲ ، رکوع ۲)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (کنزالایمان)

آنحضرتؐ ہی کائنات کا رازِ حقیقی اور اہلِ سیادت کے ملجا و ماویٰ ہیں۔ جن کی تعظیم و تکریم کو اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے شرحِ صدر کا باعث ٹھہرایا ہے :

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ

(پارہ ۵ ، رکوع ۶)

تو اے محبوب . تمہارے رب کی قسم ! وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں . پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

(کنزالایمان)

حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء گنہ گاروں کا وسیلہ ہیں ، جن کے بارے میں خالقِ برحق نے ہماری ہدایت کے لیے صاف کھول کر بیان فرمایا تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ ہم حضور کے دامنِ رحمت میں کیونکر پناہ و قرار حاصل کریں اور پھر اس طریقہ کو اپنائیں ۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ؕ

(پارہ ۵ : رکوع ۶)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(کنزالایمان)

اے خطاکاروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ، اے اللہ کے حبیب ! آپ ہی وہ ہستی مقدس ہیں جنہوں نے حق تعالیٰ سے اس شان سے ملاقات کی کہ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى ؕ اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا ،

بلکہ اس سے بھی کم[1] اور جیسے اور جس قدر اللہ نے چاہا اس کی تجلیاتِ ذات کے مشاہدہ سے یوں مشرف ہوئے کہ نہ آپ کی آنکھ جھپکی اور نہ اِدھر اُدھر ہوئی۔ اس وقت آپؐ کی کیا شان ہوگی جب آپؐ سے کیا گیا وعدۂ ربّانی پورا ہوگا۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

(پارہ ۳۰ : رکوع ۱۸) (کنزالایمان)

کیا آپ اُس وقت اپنے مداح خوانوں کو بھول جائیں گے، جن کے دل ہمہ وقت آپؐ کے عشق سے سرشار ہیں۔ آپ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم سے سرفراز ہیں اور ہر لمحہ آپ پر رحمت و عنایتِ خداوندی کی بارش ہو رہی ہے جو اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ آپ کو مقامِ محمود پر فائز نہیں فرما دیا جاتا:

عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

(پارہ ۱۵: رکوع ۹) (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ درجاتِ قرب سے نوازے جس سے کہ آپ خوش ہو جائیں بے شک آپؐ نے پیغامِ رسالت پہنچا دیا ہے، حقِ امانت ادا کر دیا ہے، اُمت کی نصیحت و خیر خواہی کا فریضہ سرانجام دے دیا ہے اور غم و اضطراب کو دُور کر دیا ہے۔ سبحان اللہ، آپ اپنی اُمتِ ضعیف کے لیے شفیق و رحمدل باپ سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ فرمانِ خداوندی ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت

[1] پارہ ۲۷، رکوع ۵ کنزالایمان

عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَإِنْ
تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ
إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

(پارہ ۲۷ : رکوع ۵)

میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے
نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال
مہربان مہربان۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم
فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا
کسی کی بندگی نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ
کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

(کنزالایمان)

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا حَتّٰى تَنَالُوْا جَنَّةً وَّنَعِيْمًا

حضور سرورِ دوجہاں پر درود و سلام پڑھو بار بار سلام۔ یہاں تک کہ تم جنت نعیم کو حاصل کرلو

يَا أُمَّةً بِنَبِيِّهَا مُتَفَضِّلَةْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِى الْأَوَّلَةْ

اے وہ امت جسے اپنے نبی محترم کی بدولت فضیلت ملی ہے۔ حضور پر پہلی دفعہ صلوٰۃ و سلام پڑھو

أُمَّةُ مُحَمَّدْ بِالْقُطُوْفِ الدَّانِيَةْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِى الثَّانِيَةْ

امت محمدیہ کو جنت میں پھلوں کے گچھے ملیں گے۔ اس لیے حضور پر دوسری بار درود و سلام پڑھو۔

أُمَّةُ مُحَمَّدْ بِالْعُلُوْمِ مُتَوَارِثَةْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِى الثَّالِثَةْ

امت محمدیہ علوم نبوت کی وارث ہے لہٰذا حضور پر تیسری دفعہ صلوٰۃ و سلام پڑھو

اِجْعَلْ صَلَاتَكْ عَلَى النَّبِيِّ مُتَتَابِعَةْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِى الرَّابِعَةْ

اللہ تعالیٰ نے حضور پر لگاتار صلوٰۃ پڑھنا ہمارے لیے ہی شروع کرایا ہے اس لیے حضور پر چوتھی بار صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

يَا مَنْ تَوَرَّقَ لَهُ الْغُصُوْنُ الْيَابِسَةْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِى الْخَامِسَةْ

حضور وہ ذات مقدس ہیں جن کے سبب خشک ٹہنیاں سرسبز ہوگئیں اس لیے حضور پر پانچویں بار درود و سلام پڑھو۔

كُلُّ الْعُلُوْمِ مِنَ الْحَبِيْبِ دَارِسَةْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِى السَّادِسَةْ

تمام علوم حبیب کبریا ہی سے مستفاد ہیں لہٰذا حضور پر چھٹی دفعہ صلوٰۃ و سلام پڑھو

اَلْمَاءُ مِنْ بَيْنِ الْأَصَابِعِ نَابِعَهْ — صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِي السَّابِعَهْ

حضور کی انگشتانِ مبارک سے پانی کے چشمے پھوٹے — آپ پر ساتویں بار صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

جَاءَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُبَشِّرُ آمِنَهْ — صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِي الثَّامِنَهْ

عبداللہ کے بیٹے، آمنہ کو بشارت دیتے آئے۔ آپ پر آٹھویں دفعہ صلوٰۃ وسلام پڑھو

وَهُوَ الَّذِي فِي حَضْرَةِ الْقُدْسِ قَدْ سَعٰى — صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِي التَّاسِعَهْ

حضور ہی وہ ذات اقدس ہیں جو شب اسریٰ حضرتِ قدس میں تشریف لے گئے۔ آپ پر نویں بار صلوٰۃ وسلام پڑھو

أَنْوَارُ مُحَمَّدٍ فِي جَبِيْنِهٖ نَاشِرَهْ — صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِي الْعَاشِرَهْ

حضور کی جبینِ اقدس سے انوارِ رسالت جلوہ گر تھے — آپ پر دسویں بار صلوٰۃ وسلام پڑھو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ
وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى وَارِثِ حَالِهٖ

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ — كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ — صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

لہ انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر — ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ
پنجۂ مہرِ عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے — چشمۂ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں
(اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

نبیٔ محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے میلاد شریف کی فضیلت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں: جس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں: جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی، اس نے گویا اسلام کو زندہ کردیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں: جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا، گویا وہ غزوہ بدر وحنین میں حاضر ہوا۔

حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہٗ وکرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی اور میلاد خوانی کا سبب بنا، وہ دنیا سے ایمان کی دولت لے کر جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ کاش میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اسے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے پر خرچ کردوں۔

حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں: جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محفل میں حاضر ہوا اور اس کی تعظیم وتکریم کی، تو وہ ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگا۔

حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں: جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف کے کھانے کا اہتمام کیا، اعزہ واحباب کو جمع کیا، چراغاں کیا، نئے کپڑے پہنے، خوشبو سلگائی اور عطر لگایا اور یہ سب اہتمام حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے میلاد شریف کی تعظیم کے لیے کیا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن انبیاء کے پہلے گروہ کے ساتھ اٹھائے گا۔ اور وہ اعلیٰ علیتین میں جگہ پائے گا۔

وحید العصر، فرید الدہر حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس شخص نے بھی نمک، گیہوں یا کھانے کی ایسی ہی کسی اور چیز پر حضور کا میلاد شریف پڑھا تو اس میں اور ہر اس شے میں برکت ہو گی۔ جو اس کھانے میں ملا دی جائے۔ اور یہ کھانا اس وقت تک مضطرب اور بے قرار رہے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کھانے والے کو بخشش نہیں دے گا اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پانی پر ہی پڑھا جائے۔ تو جو شخص اس پانی کو پیئے گا، اس کے قلب میں ہزار نور اور رحمتیں بھر جائیں گی اور ہزار کینے اور بیماریاں نکل جائیں گی۔ جس دن دل مر جائیں گے، اس کا دل نہیں مرے گا اور جس شخص نے حضور کا میلاد شریف سونے اور چاندی کے سکوں پر اور درہم و دینار پر پڑھا اور پھر ان میں دوسرے ملا دیئے تو ان میں بھی برکت واقع ہو جائے گی۔ محفل میلاد منعقد کرنے والا کبھی محتاج نہیں ہوگا۔ اور حضور کی برکت سے کبھی تہی دست نہیں ہوگا۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس نے اپنے دوست احباب کو محفل میلاد کے لیے جمع کیا۔ کھانے کا اہتمام کیا۔ مکان کو خالی کیا، اور احسان و اکرام کیا، خیرات و عطیات تقسیم کیے اور میلاد خوانی کرائی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ جنتِ نعیم میں داخل ہوگا۔

حضرت سری سقطی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں: جس نے کسی ایسی جگہ کا قصد کیا، جہاں میلاد شریف پڑھا جاتا ہے۔ تو اس نے گویا جنت کے باغوں کو میں سے ایک باغ کا قصد کیا کیونکہ اس نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

ہی میں اس جگہ کا عزم کیا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ ـــــ جس نے مجھ سے محبت کی، جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (الحدیث)

سلطان العارفین امام جلال الدین سیوطی قدس اللہ سرہٗ ونور ضریحہ اپنی کتاب الوسائل فی شرح الشمائل میں فرماتے ہیں۔ کوئی گھر، مسجد یا محلہ ایسا نہیں جس میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھا جاتا ہو، مگر یہ کہ فرشتے اس گھر، مسجد یا محلہ کو گھیر لیتے ہیں اور اس اہل خانہ پر نزولِ رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و رضوان اُن کے شامل حال کر دیتا ہے۔ اور فرشتوں کے سردار جن کے گلے میں نوری طوق پڑے ہیں یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، اور عزرائیل علیہم السلام بھی میلاد شریف کرانے والے پر رحمت کی دعا کرتے ہیں نیز فرماتے ہیں کہ جس گھر میں مسلمان میلاد شریف پڑھتا ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس گھر والوں سے، قحط و وبا، آتش زنی و غرقابی، آفات و بلیات، بغض و حسد، نگاہِ شر اور چوروں کے خطرے کو دور کر دیتا ہے اور جب وہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر منکر نکیر کے جواب کو آسان کر دیتا ہے اور وہ قادرِ مطلق اور مالکِ حقیقی کے ہاں مقامِ صدق میں ہوتا ہے[1]

جو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کرتا ہے اس کے لیے اتنا بیان ہی کافی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم نہیں کرتا، اگر حضورؐ کی مدح و منقبت میں تمام دنیا بھر دی جائے، تو بھی اُس کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا نہیں ہوگی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو اُن لوگوں سے بنائے۔ جو حضور کی

---

[1] اصل متن میں یہ آیت قرآنی درج ہے: فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ

تعظیم کرتے ہیں اور جو حضور کی قدر و منزلت کو جانتے ہیں اور ہم سب کو حضور کے خاص الخاص محبین اور متبعین سے بنائے ۔ آمین یارب العالمین ! وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمدٍ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین الیٰ یوم الدین ۔

صلوا علیه وسلموا تسلیما   حتی تنالوا جنة ونعیما

لی نبی اسمه محمد یا مولای   لم یزل فضله علینا

اے میرے مولا! میرے نبی محترم کا نامِ نامی اسمِ گرامی محمد ہے، اُن کا فضل و کرم ہم پر ہمیشہ رہے ۔

هو نبی هو شفیعی یا مولای   غدا من نار القویا

اے میرے مولا! وہ میرے نبی   کل قیامت کو،   نارِ جہنم سے (بچانے کے لیے) میرے شفیع ہیں ۔

نور البهی من الشمس یا مولای   خصه رب البریا

اے میرے مولا! وہ آفتاب سے بھی روشن تر ہیں،   پروردگارِ عالم نے انہیں خصوصیت سے نوازا ہے ۔

أنطق النخل بفضله یا مولای   وله وجه مضیا

اے میرے مولا! حضور کے فضل و کرم سے درخت   گویا ہو گئے، اُن کا چہرہ آفتاب و ماہتاب سے بھی زیادہ روشن ہے ۔

قد رقی فوق السماء یا مولای   وارتقی سبعا علیا

اے میرے مولا! حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے اوپر تشریف لے گئے اور ساتوں بلند و بالا آسمانوں سے اوپر چلے گئے ۔

نبع الماء من کفه یا مولای   وسقی الجیش المعیا

اے میرے مولا! ان کے دستِ اقدس سے پانی کے چشمے پھوٹے جس سے لشکرِ جرار سیراب ہو گیا ۔

انفه أقنی کسیف یا مولای   والحواجب أنوریا

حضور کی بینی اقدس جب ․․ ورباسہ کی طرف مائل تھی گویا شمشیر ہو اور ابروئیں نورانی تھیں ۔

خده کالورده الاحمر یا مولای   والعیون الأکحلیا

حضور کا رخسار مبارک سُرخ گلاب کی طرح تھا،   اور آنکھیں سرمگیں تھیں ۔

شعرہ أدعج مسلس یا مولای شبہ لیل أعتمیا

حضور کے بال مبارک اندھیری رات کی طرح سیاہ اور چھلکے ہوئے تھے۔

فمہٗ ضیق صغیر یا مولای شبہ خاتم جعفریا

حضور کا دہانِ اقدس تنگ اور چھوٹا تھا۔ جعفری انگوٹھی کی طرح

جسمہ أبیض منعم یا مولای شبہ فضہ أحجریا

حضور کا جسم مبارک کان سے نکلی ہوئی چاندی کی طرح سفید اور گداز تھا۔

عنکبوت عنشش وخیم یا مولای من کفورا لجاھلیا

مکڑی نے (غارِ ثور کے منہ پر) جالا تنا اور حضور کو جاہل کافروں سے چھپا لیا

زاد شوقی لحبیبی یا مولای وکوانی الھجر کیا

اے میرے مولا! محبوب کے لیے میرا شوق بڑھ چکا ہے اور ہجر و فراق سے میرا سینہ داغ داغ ہے

فاز من صلی علیہ یا مولای بالرضا والجنتیا

اے میرے مولا! جس نے بھی حضور پر درود شریف پڑھا، وہ رضائے الٰہی اور جنت الفردوس کے حصول میں کامیاب ہو گیا۔

وارض عن أصحابہ جمعا یا مولای علی رغم الرافضیا

اے مولا میرے! رافضیوں کے نظریات کے علی الرغم، حضورؐ کے تمام اصحاب کرام سے راضی ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ	حضور نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ
وسلم أنا أول الناس	اٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے میں قبر
خُرُوجاً إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ	سے اٹھوں گا اور جب وہ روانہ کیے جائیں
إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ	گے تو میں ان کا قائد ہوں گا۔ جب
إِذَا أَنْصَتُوا ۝ وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ	خاموش ہوں گے تو ان کا خطیب ہوں گا۔

؎ اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أُيِسُوا ، الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ حِينَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي ، يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ صلى الله عليه وسلم إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ ۝

جب روکے جائیں گے تو ان کی شفاعت کرونگا۔ جب مایوس ہو جائیں گے تو ان کو بشارت دوں گا۔ کرامت و بزرگی اور جنت کی کنجیاں سب میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے اپنے رب کے نزدیک سب سے زیادہ معزز ہونگا ہزار خادم میرا طواف کریں گے گویا کہ وہ چمکتے ہوئے انڈے ہیں یا چکار بکھیرتے ہوئے موتی اور وہ بڑے حسین و جمیل ہوں گے

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے :

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : لِي أَسْمَاءٌ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ ۝ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي ۝ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ ، لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ ۝ وَأَنَا الْمُقَفِّي وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ .

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بہت سے نام ہیں، میں محمد ہوں یعنی بہت زیادہ تعریف کیا گیا ، احمد ہوں یعنی بہت زیادہ حمد کرنے والا۔ میں مٹانے والا ہوں، اللہ تبارک تعالیٰ میرے سبب کفر کو مٹائے گا اور میں جمع کرنے والا ہوں ، میرے قدم پر سب جمع ہوں گے۔ میں عاقب ہوں اور عاقب کہتے ہی اسے ہیں جو سب سے پیچھے ہو ، میں پیچھے آنے والا یعنی آخر الانبیاء ہوں۔ توبہ کا نبی اور نبی رحمت ہوں۔ (الحدیث)

جمالِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت دراز تھے، نہ پستہ قد۔ سرِ اقدس بزرگ تھا، داڑھی گھنی اور کندھے فراخ تھے۔ سینہ مبارک سے ناف اقدس تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔ جب چلتے تو نیچے پر زور دیتے گویا کسی اونچی جگہ سے اتر رہے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل میں نے نہ پہلے دیکھا، نہ بعد میں۔ حضور کے سر مبارک اور ریش اقدس میں سفید بال بیس تک نہیں پہنچے تھے۔ رنگ سفید اور روشن تھا۔ سر مبارک کے بال نصف کان تک گرتے تھے۔ چہرہ مبارک گول، سفید اور سرخی مائل تھا۔ بینی مبارک بلند تھی۔ آنکھیں سیاہ تھیں اور پلکیں دراز۔ دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ کیونکہ حضور خاتم النبیین تھے (یعنی تمام پیغمبروں کے اخیر میں تشریف لانے) سب سے زیادہ دریادل، سب سے زیادہ راست گو، سب سے زیادہ نرم طبع اور شریف خاندان تھے۔ جو بھی آپ کو اچانک دیکھ لیتا ہیبت زدہ ہو جاتا اور جو شخص پہچان کر (یعنی مانوس ہو کر اور آپ کے مقام و مرتبہ سے واقف ہو کر) ملتا جلتا، آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ کا سراپائے جمیل بیان کرنے والا یہی کہتا پایا گیا ہے کہ میں نے حضور انور جیسا جمال و کمال کا مرقع پہلے دیکھا، نہ بعد میں[1]

---

[1] اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جاناں
جگ راج کو تاج تورے سرسو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے مبارک خود مرمت کر لیتے، اپنے کپڑے خود سی لیتے، گھر میں اسی طرح کام کاج کرتے جیسے تم اپنے گھر میں کام کاج کرتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے تھے۔

حضور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن فضائل و کمالات سے مخصوص فرمایا گیا، اُن میں سے چند یہ ہیں کہ :

— حضرت آدم علیہ السلام اور جملہ مخلوقات کو حضور کی خاطر پیدا کیا گیا۔[1]

— حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بھوکے سوتے لیکن جب صبح اٹھتے تو سیر ہوتے۔ آپ کا رب آپ کو جنت سے کھلا پلا دیتا تھا۔

— حضور اپنے پیچھے اسی طرح دیکھتے تھے، جس طرح سامنے کو دیکھتے تھے۔

— حضور رات اور تاریکی میں، دن اور روشنی کی طرح دیکھتے۔

— جب ٹھوس پتھر پر چلتے، تو قدم مبارک اس میں گڑ جاتے اور قدموں کے نشان اس پر پڑ جاتے۔[2]

— اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب فرمایا اور برگزیدہ بنایا۔

— آپ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل نہیں سوتا تھا۔

— حضورؐ کے پسینے کی خوشبو مُشک سے زیادہ عمدہ تھی۔

---

[1] مولانا ظفر علی خان کہتے ہیں ؎

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

— حضور کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا اور سورج اور چاند کی روشنی میں بھی حضور کا سایہ نظر نہیں آتا تھا۔

— حضور کے کپڑوں پر کبھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

— حضور تشریف لے جاتے فرشتے حضور کے ساتھ جاتے اور حضور کے پیچھے پیچھے چلتے۔

— حضور کے فضائل و کمالات میں سے یہ بھی ہے کہ ہمارے لیے واجب ہے کہ آپ پر صلواۃ و سلام عرض کریں۔

— صلوا علیہ وسلموا تسلیما حتی تنالوا جنۃً ونعیما

حضورؐ پر صلواۃ وسلام پڑھیں تاکہ اس سے برکت سے جنت نعیم کو حاصل کرو۔

یَا رَبِّ صَلِّ دَائِمْ وَسَلِّمْ عَلَی الْمُکَرَّمْ مَا زَمْزَمَ الْحَادِیْ وَمَا تَرَنَّمْ فِیْ لَیْلٍ اَظْلَمْ

اے پروردگار! نبی مکرمؐ پر ہمیشہ درود و سلام نازل فرما، جب تک کہ حدی خواں زمزمہ سنج رہے اور اندھیری رات میں ترنم ریز۔

یَا اَھْلَ نَجْدِیْ قَدْ طَالَ بُعْدِیْ وَجَدَّ وَجْدِیْ کُلَّمَا یَحْدُو الْحَادِ الْمُجِدَّ نَحْوَ الْمُکَرَّمْ

اے میرے غم کے راز دار محبوب میرے ہجر و فراق کی مدت طویل ہو گئی ہے اور میرا ذوق و شوق اور اشتیاق قلبی بڑھتا جاتا ہے، جوں جوں ساربان نغمہ سرا ہوتا ہے اور محبوب مکرمؐ کی طرف تیز تر گامزن

سَیِّدُ الْخَلْقِ حَسَنُ الْخُلُقِ غَرِیْبُ النُّطْقِ مَالِکُ الرِّقِّ حَبِیْبُ الْحَقِّ سِرُّ الطَّلْسَمْ

حضورؐ مخلوقات کے سردار ہیں، پسندیدہ اخلاق اور شیریں کلام ہیں۔ ہم غلاموں کے آقا اور حق تعالیٰ کے محبوب ہیں اور ایسے سربستہ راز ہیں (جن کی کنہ اور ماہیت کو کوئی نہیں پا سکا)

تَشْتَاقُ رُوْحِیْ اِلَی الْمَلِیْحِ طٰہٰ الْفَصِیْحِ عَسٰی بِہٖ اَنْ یُبْرِیْ جَرْحِیْ وَیَرْحَلْ اَلَمْ

میری جان، اس محبوب پر فریفتہ ہے، جو حسنِ تخلیق کے ماہِ کامل (طٰہٰ) کانِ ملاحت اور جانِ صباحت

ہیں۔ قریب ہے کہ حضور کی بدولت میرے دل کا زخم بھر جائے اور غم کافور ہو جائے۔

أَرْجُوكَ حَسْبِي ذُخْرَ الذَّنْبِي نُزِيلَ كَرْبِي يَا النَّبِيُّ عَلَيْكَ رَبِّي صَلَّى وَسَلَّمْ

مجھے یقین ہے کہ میرے گناہوں کے ذخیرے اور میرے کرب کے ازالے کے لیے آپ کافی ہیں۔[۱]

اے میری عقل کی منتہائے پرواز! رب العالمین آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے!

أَزْكَى صَلَاتِي فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْخَطَرَاتِ فِي خَيْرَاتِي وَمَا تَرَنَّمْ

میں اپنی ہر حرکت و سکون میں آپ پر پاکیزہ ترین درود پڑھتا رہوں اور جو نیک خیال میرے دل میں آئے اور جو ترنم ریزی میں کروں۔ اس میں بھی آپ پر درود وسلام پڑھا کروں۔

---

[۱] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں بنتی نیویں جماتے یہ ہیں
ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
جلتی آگ بجھاتے یہ ہیں روتی آنکھ ہنساتے یہ ہیں
لاکھ بلائیں کروڑوں دشمن کون بچائے بچاتے یہ ہیں
رافع نافع دافع شافع کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں
ان کے نام کے صدقے جس سے جیتے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں
شافع امت نافع خلقت رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں
رافع یعنی حافظ وحامی دفع بلا فرماتے یہ ہیں
فیض جلیل خلیل سے پوچھو آگ میں باغ لگاتے یہ ہیں

بندے کرتے ہیں کام غضب کا
مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

حضور شافع یوم النشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے معجزات اور خصائص

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات قیامت تک جاری و ساری رہیں گے۔ جبکہ دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کے معجزات اپنے اپنے وقت میں ختم ہو گئے اور اب وہ صرف تاریخ کا حصہ ہیں[1]

حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کے منجملہ معجزات میں سے چند یہ ہیں:

آپ کے دست مبارک میں کھانا تسبیح کرتا تھا۔ جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ فرمایا: کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور ساتھ ہی کھانے کی تسبیح بھی سن رہے تھے۔

پتھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تھا۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں مکہ میں ایک ایسے پتھر کو جانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کہتا تھا اور اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

درختوں نے حضور سے کلام کیا اور سلام کہا۔ جیسا کہ حضرت علی ابن ابی

---

[1] چاند شق ہو، پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے
(اعلیٰ حضرت)

(بقیہ صفحہ آئندہ پر)

طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب تھا۔ ہم جہاں جاتے اور وہاں جو پہاڑ یا پتھر سامنے آتا حضور کو سلام عرض کرتا اور کہتا:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔

(اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو)

خشک تنِ خرما یعنی اُستن حنانہ نے حضورؐ کے شوق (ہجر و فراق) میں گریہ و زاری کی اور حضور کی انگشتانِ مبارک سے پانی کے فوارے جاری ہو گئے۔ حضور کی برکت سے زمین سے پانی کے چشمے پھوٹے اور حضور کی دعا سے تھوڑا کھانا زیادہ ہو گیا۔

(حاشیہ) روایت میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل میں کھڑے تھے کہ اتفاقاً وہاں ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ حضور نے فرمایا: تجھے کس قسم کا ثبوت درکار ہے؟ اس نے کہا: اگر کھجور کا درخت جو دور جنگل میں کھڑا ہے، آپ کی رسالت کی گواہی دے دے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا کہ تو اس درخت کے پاس جا کر کہہ کہ تجھے اللہ کے رسول نے بلایا ہے۔ اعرابی دوڑتا ہوا گیا۔ جوں ہی درخت نے فرمانِ نبوی سُنا، تو اپنی جڑوں کو زور سے ہلایا اور زمین کو چیرتا ہوا حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کرنے لگا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

یہ سنتے ہی اعرابی نے فوراً کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

؎ حضور سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا میں مسجد نبوی میں کھجور کی ایک لکڑی کے ستون سے کمر مبارک لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ بعد میں منبر بنوالیا اور اس پر

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں مُردوں کا زندہ کرنا[1] اور اُن کا آپ سے کلام کرنا بھی شامل ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے والدین کو حضور کی بدولت زندہ کر دیا اور وہ آپ پر ایمان لائے۔ قرطبی نے تذکرہ میں اس کا ذکر کیا ہے[2]

کھڑے ہو کر جو وعظ فرمانا شروع کیا تو وہ ستون بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگا، حضور نے اُسے کلیجہ سے لگالیا اور اس سے رونے کی وجہ پوچھی ؎

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون — گفت جانم از فراقت گشتہ خون

مسندت من بودم از من تافتی — بر سر منبر تو مسند ساختی

اس ستون نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کے ہجر و فراق میں میرا خون ہوا جا رہا ہے۔ پہلے آپ مجھ سے ٹیک لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ اب منبر پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: منبر کا ہونا تو ضروری ہے۔ تو ہی بتا کہ اس محبت کا کیا بدلہ دیا جائے۔

گر تو میخواہی ترا نخلے کنند — شرقی و غربی ز تو میوہ چنند

اگر تو چاہے تو تجھے ابھی ہرا بھرا درخت بنائے دیتے ہیں کہ قیامت تک مشرق و مغرب سے آنے والے تبرک سمجھ کر تیرا میوہ کھاتے رہیں اور تو چاہے تو تجھے جنت میں پہنچا دیں۔ ستون نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں وہ بات اختیار کرتا ہوں، جو ہمیشہ رہے۔ چنانچہ اس ستون کو مردہ آدمیوں کی طرح زمین میں دفن کر دیا گیا۔ چنانچہ وہ قیامت کے دن مدینہ کے مسلمانوں کی طرح اٹھے گا اور جنت میں داخل ہوگا۔

[1] لب زلال چشمہ کن میں گندھے وقتِ خمیر — مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے۔
(حدائق بخشش)

[2] ایمان کی تین قسمیں ہیں۔ میثاقی۔ فطری اور تبلیغی۔ میثاقی اور فطری ہر دو ایمان حضور

علاوہ ازیں بچوں کا کلام کرنا اور حضور کی نبوت کی گواہی دینا بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے ۔

کے والدین کو میسّر تھے ۔ رہا ایمان تبلیغی تو عہد فترت میں پیدا ہونے کے باعث اگرچہ وہ اس کے مکلف نہ تھے ۔ لیکن حضور کا یہ خاص معجزہ ہے کہ حضور کی خواہش پر انہیں زندہ کیا گیا اور حضور نے انہیں تبلیغ فرمائی جسے انہوں نے قبول فرما لیا اور ایمانِ تبلیغی سے بھی بہرہ ور ہوئے ۔ (افادات سید ابوالبرکات)

لہ مولنا روم نے مثنوی شریف میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک گاؤں تشریف لے گئے ۔ جہاں ایک عورت آپ کو آزمانے کے لیے کہ واقعی آپ خدا کے سچے نبی ہیں ، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ۔ اس کی گود میں ایک شیرخوار بچہ تھا ۔ جس نے ابھی بولنا نہیں سیکھا تھا ۔ وہ اس بچے کو لیے حضور کی خدمتِ اقدس میں پہنچی تو بچہ نے سر گود سے نکالا اور ؎

گفت کودک سَلَّمَ اللّٰہُ عَلَیْكَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ جِئْنَا اِلَیْكَ

کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول ! ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں ۔ آپ پر اللہ کا سلام ہو ۔

بچہ کو یوں بولتا دیکھ کر عورت بہت متعجب ہوئی اور حیرت کے ساتھ اس سے پوچھنے لگی : تجھے بات کرنا کس نے سکھایا ہے ، تجھے بولنا کس طرح آیا ہے ؟ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور تو نے کیسے سیکھا کہ تجھے انہیں سلام کرنا چاہیے ۔

بچہ نے جواب دیا : ؎

گفت حق آموخت وآنگہ جبرئیل
در بیاں با جبرئیلم من رسیل

علاوہ ازیں بچوں کا کلام کرنا اور حضور کی نبوت کی گواہی دینا بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے۔

کے والدین کو میسّر تھے۔ رہا ایمان تبلیغی تو عہد فترت میں پیدا ہونے کے باعث اگرچہ وہ اس کے مکلف نہ تھے۔ لیکن حضور کا یہ خاص معجزہ ہے کہ حضور کی خواہش پر انہیں زندہ کیا گیا اور حضور نے انہیں تبلیغ فرمائی جسے انہوں نے قبول فرما لیا اور ایمانِ تبلیغی سے بھی بہرہ ور ہوئے۔ (افادات سید ابوالبرکات)

ؔ مولانا روم نے مثنوی شریف میں یہ حدیث نظم کی ہے کہ ایک مرتبہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک گاؤں تشریف لے گئے۔ جہاں ایک عورت آپ کو آزمانے کے لیے کہ واقعی آپ خدا کے سچے نبی ہیں، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کی گود میں ایک شیر خوار بچہ تھا۔ جس نے ابھی بولنا نہیں سیکھا تھا۔ وہ اس بچے کو لیے حضور کی خدمتِ اقدس میں پہنچی تو بچہ نے سر گود سے نکالا اور ؎

گفت کودک سَلَّمَ اللّٰہُ عَلَیْکَ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ جِئْنَا اِلَیْکَ

کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ آپ پر اللہ کا سلام ہو۔

بچہ کو یوں بولتا دیکھ کر عورت بہت متعجب ہوئی اور حیرت کے ساتھ اس سے پوچھنے لگی: تجھے بات کرنا کس نے سکھایا ہے۔ تجھے بولنا کس طرح آیا ہے؟ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور تو نے کیسے سیکھا کہ تجھے انہیں سلام کرنا چاہیے۔

بچہ نے جواب دیا: ؎

گفت حق آموخت وآنگہ جبرئیل

در بیاں با جبرئیلم من رسیل

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ترسیٹھ برس کی عمر شریف پائی۔ حضور انبیاء کرام میں اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ اطاعت گزار اور فرمانبردار تھے۔ بارہ ربیع الاوّل شریف پیر کو پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کے دستِ انور پر روشن معجزات ظاہر فرمائے اُن میں چارسو معجزات ایسے ہیں، جو اکثر لوگوں کو معلوم ہیں۔ بارہ معجزات حضورؐ کے گھر میں ظہور پذیر ہوئے۔ اگر ہم ان کا ذکر کریں تو کتاب طویل ہو جائے گی۔ ایسے معجزات اُسی نبی کے ہو سکتے ہیں جو تمام بنی نوعِ انسان اور تمام مخلوقات کی طرف بھیجا گیا۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین الیٰ یوم الدین۔

صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا حَتّٰی تَنَالُوا جَنَّۃً نَعِیْمًا

(حاشیہ) مجھے خدا نے سکھایا اور اللہ کے فرشتہ جبرئیل نے مجھ سے کہلوایا۔ بچے کا یہ جواب سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیار کے ساتھ اس سے پوچھا۔ میاں تمہارا نام کیا ہے؟ تو اس نے عرض کی ؎

گفت نامم پیشِ حق عبدالعزیز
عبدِ عُزیٰ پیش ایں یکمشت نیز

یعنی میرا نام اللہ کے ہاں تو عبدالعزیز ہے، مگر میری ماں مجھے عبدالعزیٰ کہہ کر پکارتی ہے۔ یہ عزیٰ ایک بت کا نام تھا، جس کی وہ عورت پوجا کرتی تھی اور جہالت و ناوانی سے اپنے بچے کو اس بُت کا بندہ سمجھ کر اس کا نام عبدعزیٰ (یعنی عزیٰ کا بندہ) رکھا تھا مگر بچہ نے اس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا ؎

من ز عزیٰ پاک و بیزار و بری
حق آنکہ دادت ایں پیغمبری

یارسول اللہ! میں تو عزیٰ سے بیزار ہوں، مجھے اس سے کچھ دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ خدا یقیناً وہی ہے جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔

یَا ذَا الْمُکَیَّا یَا ذَا الْمُکَیَّا مَدِیْحُ مُحَمَّدٍ عَزِیْزٌ عَلَیَّا

اے مُکیّا والے، اے مُکیّا والے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کما حقہ نعت خوانی میرے لیے بہت مشکل ہے

حَبِیْبُ الْقَلْبِ مَلَکْتَ لُبِّیْ هُوَیْدًا اَسْرِبِیْ اِلَی الْمُکَیَّا

محبوب جان نے میرے ہوش و خرد کو شکار کر لیا ہے۔ مجھے راتوں رات مُکیّا کی جانب آہستہ آہستہ لے چلو۔

وَسَرِّبِیْ لَیْلًا عَسٰی بِلَیْلًا اُشَاهِدُ لَیْلٰی وَهِیَ مُجَلًّا

رات کو لے چلو۔ کہ شاید رات کو میں اپنے محبوب کی زیارت کروں، جو انتہائی خوبرو اور روشن جبین ہے۔

وَهِیَ تُجَلِّیْ لِلْعَیْنِ تَحَلِّیْ اُطُوْفُ وَاَتَمَلّٰی عَلٰی عَیْنَیَّا

اس کی روشنی میری آنکھوں کی زینت ہے میں طواف کوئے یار کروں گا اور محبوب کا نقش پا اپنی آنکھوں پر ملوں گا۔

سِرْنَا بِالْاَسْحَارِ لِقَبْرِ الْمُخْتَارْ کَثِیْرُ الْاَنْوَارِ جَمِیْلٌ اِلَیْنَا

صبح کو نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف چلو جو مرکز انوار ہے اور ہمیں بہت ہی محبوب ہے۔

وَقُلْ یَا هَادِیْ فُؤَادِیْ صَادِیْ وَحُبُّکَ زَادِیْ فَانْظُرْ اِلَیَّا

اور عرض کرو اے ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل (آپ کی طرف) مائل ہے اور آپ کی محبت میں میرا

سرمایۂ آخرت ہے۔ میری طرف نگاہ کرم فرمایئے۔

فَمُوْسٰی اَسْعَدْ وَعِیْسٰی اَمْجَدْ وَاَنْتَ اَسْعَدُ مِنَ الْکُلِّیَّا

حضرت موسیٰ بڑے سعادت مند اور حضرت عیسیٰ مجد و شرف کے مالک ہیں اور آپ سب سے سعید و خوش بخت ہیں

فَاَحْمَدُ لَهٗ شَانٌ وَنُوْرُهٗ قَدْ بَانْ اَتٰی بِالْقُرْاٰنِ بِصِدْقِ النِّیَّا

میں حضور کی ثناخوانی کرتا ہوں، جو بڑی شان کے مالک ہیں اور جن کا نور ہر سو جلوہ گر ہے حضور صدق نیت کے

ساتھ قرآن لے کر آئے ہیں۔

مَقَامُ اِبْرَاهِیْمَ مَحَلُّ التَّعْظِیْمِ وَاَدْعُوْ لِرَبِّیْ بِحُسْنِ النِّیَّا

مقام ابراہیم علیہ السلام تعظیم کی جگہ ہے اور میں اپنے رب سے حسن نیت کے ساتھ دعا کرتا ہوں۔

وَرَوحْ لِلْمَسْعَیٰ وَطُفْ لِی سَبْعًا   وَقَصْدِی أَسعیٰ عَلیٰ عَیْنَیَّا

اور سعی کرنے کی جگہ چلو اور میرے ساتھ مل کر سات دفعہ طواف کرو ۔ میرا تو ارادہ یہ ہے کہ آنکھوں کے بل (دیارِ حبیب) کو چلوں۔

قَصْدِی أَنْ زُرْهُ أُشَاهِدْ نُورَهُ   وَقُلْ یَاهَادِی تَشَفَّعْ فِیَّا

میں چاہتا ہوں کہ گنبدِ خضرا علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف حاصل کروں اس کے انوار و تجلیات کا مشاہدہ کروں اور کہو ، اے ہادیِ برحق صلی اللہ علیہ وسلم میری شفاعت کیجیے۔ آپ کی شفاعت میرے حق میں قبول کی جائے گی۔

بِحُرْمَةِ الْأَصْحَابِ وَالْآلِ وَالْأَحْبَابِ   أَقِفْ بِالْأَعْتَابِ وَصَحِّ لِیَا

اپنے اصحاب اور آل و احباب کے طفیل درِ اقدس پر کھڑے ہو کر میری صحت و سلامتی کے لیے دعا کرو۔

---

[1] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں :

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو   کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت   اب مدینہ کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو
آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں   آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو
زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے   ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ   قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
ایمنِ طور کا تھا رکنِ یمانی میں فروغ   شعلۂ طور یہاں انجمن آ دیکھو
ہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم   جن پر ماں باپ فدا کرم ان کا دیکھو
خوب مسعیٰ میں بامیدِ صفا دوڑ لیے   رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو
رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں   دلِ خونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

(حدائقِ بخشش)

ذکرِ آیاتِ ولادت

حضرت حسن بن احمد البکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ جل جلالہٗ نے نورِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو رحمِ مادر میں منتقل کرنے کا ارادہ کیا، تو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہٗ کے دل میں نکاح کی تحریک پیدا کر دی، اور حضرت عبداللہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ آپ میری طرف سے کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجیں، جو صاحب حسن و جمال ہو، قد آور اور معتدل اعضا کی ہو، خوش رو اور باکمال ہو اور عالی حسب و نسب ہو۔ والدۂ محترمہ نے فرمایا: جانِ مادر، تیری خواہش کا احترام کیا جائے گا چنانچہ انہوں نے قریش کے قبیلوں اور عرب کی دوشیزاؤں کو گھوم پھر کر دیکھا اور ان میں صرف حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا ہی ان کے دل لگیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: امی جان ایک بار پھر انہیں اچھی طرح دیکھ لیجیے۔ لہٰذا حضرت عبداللہ کی والدہ دوبارہ گئیں اور دیکھا کہ حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے چہرۂ اقدس سے نور ہویدا ہے اور وہ روشن ستارے کی طرح چمک رہی ہیں۔ حضرت عبداللہ کی شادی کے سلسلہ میں حضرت آمنہ کو ایک اوقیہ چاندی، ایک اوقیہ سونا، ایک سو اونٹ اور اتنی ہی تعداد میں گائیں اور بکریاں پیش کیں۔ اسی طرح بہت سے جانور ذبح کیے گئے اور بہت زیادہ کھانا تیار کیا گیا اور یوں حضرت آمنہؓ، اُن کے ساتھ رخصت کی گئیں۔ شام کو حضرت عبداللہ نے حضرت آمنہؓ کے ساتھ خلوت کی۔ اور یہ جمعہ کی رات تھی۔ روایت میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رجب المرجب کے مہینے میں شب جمعہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت آمنہ کے بطن اطہر

میں منتقل فرمانے کا ارادہ کیا تو اُس رات جنت کے خازن فرشتے رضوان کو حکم دیا کہ جنت الفردوس کو کھول دے۔ اور ایک منادی کرنے والے نے آسمانوں اور زمین میں ندا کی: آگاہ رہو کہ وہ نورِ مکنون اور سرِّ مخزون، جس سے نبیٔ ہادی ظہورِ قدسی فرمائیں گے۔ آج کی رات اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے بطنِ اقدس میں قرار پا گیا ہے۔ جہاں نورِ محمدی کی خلقتِ بشری کی تکمیل ہوگی اور وہ تمام بنی نوع انسان کے لیے بشیر و نذیر بن کر ظہور فرمائیں گے۔ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ بکرۃً واصیلاً۔ (اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کے آل واصحاب پر صبح وشام صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث میں فرماتے ہیں کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے حمل میں آئے۔ اس رات یہ معجزہ رونما ہوا کہ قریش کے تمام جانور کلام کرنے لگے اور بول اٹھے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حملِ مادر میں تشریف لے آئے ہیں۔ ربِّ کعبہ کی قسم! وہ اہلِ دنیا کے امام اور ان کے لیے ہدایت کا روشن چراغ ہیں۔ عرب و عجم کے تمام بادشاہوں کے تخت اوندھے ہوگئے۔ ابلیس (اللہ اس پر لعنت کرے) بھاگتا ہوا سیدھا جبل ابوقبیس پہنچا اور وہاں زار و قطار رونے اور چیخنے چلانے لگا۔ جسے سُن کر ہر طرف سے شیاطین دوڑتے ہوئے آئے اور اس کے ارد گرد جمع ہوگئے اور پوچھنے لگے: تجھے کیا ہوگیا ہے کہ تو نے چیخنا چلانا شروع کر دیا ہے۔ ابلیس نے بصد حسرت و یاس کہا: ستیاناس ہو تمہارا، نبیٔ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانۂ ظہور قریب آگیا ہے، جو کفار کا بہت زیادہ خون بہائیں گے اور انہیں انتہائی ذلیل و خوار کریں گے۔ جن کے ساتھ ہو کر فرشتے بھی لڑیں گے۔ جب سے حضرت آمنہؓ حاملہ ہوئی ہیں، ہم تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ مکہ کی تمام عورتیں، اس معاملہ میں، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا پر حسد کرتی تھی۔ سو عورتیں اسی حسرت و افسوس میں مرگئیں۔ کہ وہ حضورؐ کے حسن و جمال سے محروم رہیں اور حضرت عبداللہ نے یہ امانتِ خداوندی حضرت آمنہ۔ کو ودیعت فرمادی۔ حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور محمدی جلوہ گر تھا، جس کے باعث عورتیں آپ پر فریفتہ ہوا چاہتی تھیں۔ جب یہ نور محمدی حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے بطنِ اقدس میں آیا تو مشرق کے جانور مغرب کے جانوروں کے پاس دوڑتے ہوئے گئے اور اسی طرح سمندر کے جانوروں نے بھی ایک دوسرے کو خوشخبریاں دیں اور انہیں حضورؐ کے ظہورِ قدسی کی بشارت دینے لگے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل کے ہر مہینے ایک ندا آسمان میں اور ایک زمین میں دی جاتی: کہ خوشخبری ہو۔ ابوالقاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا وقت قریب ہے۔ جن کے دم قدم سے چمن عالم میں بہار آئے گی اور ہر طرف یمن و برکت کا دور دورہ ہوگا۔[۱]

---

[۱] ایک عاشق رسول نے ولادتِ باسعادت کا تذکرہ ان محبت بھرے الفاظ میں کیا ہے:

ملائک آمنہ خاتون کو مژدہ سناتے ہیں ‏ ابوالقاسم محمد مصطفےٰ تشریف لاتے ہیں
حبیب اللہ کی اُمّ القریٰ میں آمد آمد ہے ‏ شواہد قدرت حق کے خلائق کو دکھاتے ہیں
اگر کعبہ کی دیواریں کریں سجدہ عجب کیا ہے ‏ کہ مصداقِ دعائے حضرت ابراہیم آتے ہیں
فرشتے منتظر تھے آمنہ خاتون کے گھر میں ‏ کہ اب حضرتِ جمال حق نما اپنا دکھاتے ہیں
حرم سے تا بہ ملکِ شام روشن ہے زمیں یکسر ‏ کہ دار الملک جن کا شام ہے وہ شاہ آتے ہیں

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عجائباتِ ولادت

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عجائباتِ ولادت۔ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا یوں بیان فرماتی ہیں کہ مکہ میں ایک یہودی رہتا تھا جس رات نبیٔ مکرم محبوب معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاکدانِ ارضی کو اپنے جمال جہاں آرا سے منوّر فرمایا اُس یہودی نے پوچھا: اے گروہ قریش! کیا آج تمہارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ سامعین نے لاعلمی کا اظہار کیا تو اس نے کہا: جاؤ، دیکھو کہ اسی رات نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے ہیں، جن کے کندھوں کے درمیان ایک نشانی یعنی مہرِ نبوّت ہے۔ چنانچہ وہ اپنے اپنے گھروں کو لوٹے اور اس بارے میں دریافت کیا، تو انہیں بتایا گیا کہ عبد المطلب کے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یہ سن کر یہودی اُن کے ساتھ حضورؐ کی والدہ ماجدہ کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہوا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضورؐ کو نکال کر ان کے سامنے پیش کیا۔ جب یہودی نے وہ نشانی یعنی مہرِ نبوت دیکھی تو غش کھا کر گر پڑا۔ جب اُسے افاقہ ہوا تو کہنے لگا۔ گروہ قریش! نبوت بنی اسرائیل سے رخصت ہو گئی۔ ہاں، اللہ کی قسم! یہ بچہ تم پر غالب آئے گا۔ اس کا چرچا مشرق سے مغرب تک ہو گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث میں فرماتے ہیں: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں۔ کہ جب حمل کو چھ مہینے گذر گئے تو خواب میں کوئی میرے پاس آیا اور مجھ سے مخاطب ہو کر کہا بے شک آپ کے حمل اقدس میں رسولوں کے سردار ہیں۔ جب پیدا ہوں تو اُن کا نام محمد رکھنا صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم۔

اور اپنی حالت کو پوشیدہ رکھنا۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَاجَدَّ الْحُسَیْنْ ۔ کُنْ شَفِیْعِی یَا اِمَامَ الْحَرَمَیْنْ

اے اللہ کے رسولِ معظم، اے حسین کے نانا محترم، اور اے حرمین کے امام میری شفاعت فرمائیے۔

خِیْرَۃُ اللّٰہِ مِنَ الْخَلْقِ اَبِی ۔ بَعْدَ جَدِّی وَاَنَا ابْنُ الْخِیَرَتَیْنْ

نانا کے بعد، میرے والد، تمام مخلوق میں اللہ کو محبوب ہیں، اور میں دو بہترین افراد کا بیٹا ہوں۔

عَبَدَ اللّٰہَ غُلَامًا نَاشِئًا ۔ وَ قُرَیْشٌ یَعْبُدُوْنَ الْوَثَنَیْنْ

انہوں نے لڑکپن اور نوجوانی کے عالم میں اللہ کی عبادت کی، جبکہ قریش اس وقت بتوں کی پوجا کرتے تھے۔

یَعْبُدُوْنَ اللَّاتَ وَالْعُزّٰی معًا ۔ وَعَلِیٌّ طَافَ نَحْوَ الْحَرَمَیْنْ

قریش اُس وقت لات اور عزیٰ کی پوجا کرتے تھے، جب علی حرمین کا طواف کیا کرتے تھے۔

اُمِّیَ الزَّھْرَاءُ حَقًّا وَاَبِی ۔ وَارِثُ الْعِلْمِ وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنْ

یہ حقیقت ہے کہ میری والدہ، زہرا ہیں اور میرے والد، علم کے وارث اور جن و انس کے آقا ہیں۔

وَالِدِی شَمْسٌ وَاُمِّی قَمَرٌ ۔ وَاَنَا الْکَوْکَبُ وَابْنُ الْقَمَرَیْنْ

میرے والد آفتاب اور والدہ ماہتاب ہیں اور میں ستارہ ہوں اور آفتاب سعادت و ماہتاب نجابت کا بیٹا ہوں۔

فِضَّۃٌ قَدْ خَلَصَتْ مِنْ ذَھَبٍ ۔ وَاَنَا الْفِضَّۃُ وَابْنُ الذَّھَبَیْنْ

چاندی، سونے سے جدا ہوتی ہے اور میں وہ چاندی ہوں جو دو سونوں سے نکلا ہوں۔

مَنْ لَہٗ اَبٌ کَاَبِی حَیْدَرٍ ۔ قَاتِلَ الْکُفَّارِ فِی بَدْرٍ حُنَیْنْ

کون ہے جس کا باپ، میرے باپ، حیدر کرار کی طرح ہے جنہوں نے بدر و حنین میں کافروں سے جنگ کی۔

مَنْ لَہٗ اُمٌّ کَاُمِّی فَاطِمَۃٌ ۔ بَضْعَۃُ الْمُخْتَارِ قُرَّۃُ کُلِّ عَیْنْ

کون ہے جس کی ماں میری ماں فاطمہ کی طرح ہے۔ جو رسولِ مختار کی جگر گوشہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

مَنْ لَہٗ عَمٌّ کَعَمِّی جَعْفَرٍ ۔ ذِی الْجَنَاحَیْنِ صَحِیْحُ النَّسَبَیْنْ

کون ہے جس کا چچا، میرے چچا جعفر طیار کی طرح ہو۔ جن کا لقب ذوالجناحین تھا اور جو ماں باپ دونوں کی طرف سے صحیح النسب تھے۔

مَنْ لہٗ جَدٌّ کَجَدِّی الْمُصْطَفٰی   سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ نُوْرِ الظُّلْمَتَیْنِ

کون ہے جس کا نانا میرے نانا محمد مصطفیٰ کی طرح ہو، جو دو جہانوں کے سردار اور ظاہر و باطن کی تاریکیوں کو دور کرنے والا نور ہیں۔

نَحْنُ اَصْحَابُ الْعَبَا خَمْسَتُنَا   قَدْ مَلَکْنَا شَرْقَہَا وَالْمَغْرِبَیْنِ

ہم پانچوں اصحاب عبا ہیں اور مشرق و مغرب کے مالک ہیں۔

نَحْنُ جِبْرِیْلُ غَدًا سَادِسُنَا   وَلَنَا الْکَعْبَۃُ ثُمَّ الْحَرَمَیْنِ

ہم ہیں کہ جبریل ہمارے چھٹے (گھروالے) ہیں اور کعبہ اور دونوں حرم ہمارے ہی ہیں۔

عُصْبَۃُ الْمُخْتَارِ قَرُّوْا اَعْیُنًا   فِیْ غَدٍ تُسْقَوْنَ مِنْ کَفِّ الْحُسَیْنِ

ہم نبیٔ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں۔ اپنی آنکھیں (ہم سے) ٹھنڈی کرلو، کہ کل قیامت کو حسین ہی کے ہاتھوں سے حوض کوثر سے سیراب ہو گے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ اپنی بہترین مخلوق اور برگزیدہ ترین بندے کو پیدا فرمائے اور اس خاکدان ارضی کو ظلمت و جہالت کے دور دورہ کے بعد نور محمدی سے منور فرمائے، فسق و فجور کی گندگی اور گناہوں سے پاک فرمائے اور معبودانِ باطلہ اور بتوں کو ملیامیٹ کردے۔ تو طاؤس الملائکہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے آسمانوں میں اور حاملانِ عرش کے نزدیک، سدرۃ المنتہیٰ اور جنت ماویٰ میں اعلان فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہوگئی۔ حکمت خداوندی انجام کو پہنچ گئی اور اس وعدۂ الٰہی کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ جو اس نے نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارے میں کہا تھا، جو بشیر و نذیر اور سراج منیر ہوں گے یعنی (جنت کی) بشارت دینے والے، (جہنم سے) ڈرانے والے اور (ہدایت کا) روشن چراغ ہوں گے، قیامت کے ہولناک دن شفاعت فرمانے والے اور مقبول الشفاعۃ ہوں گے۔ جو نیکی

کا حکم دیں گے، بُرائی سے منع کریں گے، صاحبِ امانت و دیانت اور صاحبِ حفاظت و صیانت ہوں گے، خدا کی راہ میں حقِ جہاد ادا کریں گے، اللہ کے بہترین بندے اور کائنات (ارضی و سماوی) میں اللہ کا نور ہوں گے (کہ کائنات اُن ہی کے دم قدم سے منور ہو گی) جن پر اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو ختم کر دیا ہے، اور جنہیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنایا ہے، اور احمد، محمد، طٰہٰ اور یٰسین کے پیارے پیارے ناموں سے موسوم کیا ہے، گنہ گاروں کے بارے میں انہیں شفاعت کا حق دیا ہے اور جن کے دین اور شریعت کے ساتھ تمام ادیانِ سابقہ اور پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین (حضور پر اور حضور کے تمام آل و اصحاب پر اللہ کی رحمت کاملہ نازل ہو۔)

روایت میں آیا ہے کہ جبرئیل امین علیہ السلام کی یہ ندائے سرور سُن کر تمام ملائکہ پروردگارِ عالم کی حمد و ثنا میں رطب اللسان ہو گئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے، جہنم کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ جنت کے درخت بارور ہو گئے اور پھول پھلوں سے لد گئے۔ حور و ولدان خوشبو میں بس گئے۔ جنتی پرندے طرح طرح کے گیت گانے لگے۔ اور جنت کی نہریں شراب و شہد اور دودھ سے معمور اور لبریز ہو کر بہنے لگیں، شاخوں پر بیٹھے ہوئے پرندے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرنے لگے، فرشتے ایک دوسرے کو نبیٔ مختار آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کی خوشخبریاں دینے لگے صلی اللہ علیہ وسلم مادام الملک للہ العزیز الغفار (آپ پر اس وقت تک درود و سلام ہو جب تک بادشاہی اللہ عزیز و غفار کے لیے ہے۔ تمام پردے اور حجابات اٹھا دیئے گئے اور علام الغیوب نے حورانِ فلک کو اپنی تجلی سے نوازا۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ كَشَّافُ الْكُرُوْبِ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور وہی سختیوں کو دور

کرنے والا ہے۔

راوی فرماتے ہیں کہ جب جبرئیل علیہ السلام، اہل آسمان سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ ایک لاکھ فرشتوں کو لے کر زمین پر اترے۔ پھر یہ فرشتے زمین کے تمام گوشوں میں، پہاڑوں کی چوٹیوں پر، جزیروں اور سمندروں اور تمام اطراف واکنافِ عالم میں پھیل جائیں۔ یہاں تک کہ ساتوں زمینوں کے باشندوں اور مستقر حوت (جہاں مچھلی ٹھہری ہوئی ہے) کے رہنے والوں کو حضور کی تشریف آوری کی بشارت دیں۔ جو اس بشارت کو قبول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے پاک صاف اور پرہیزگار بنا دے گا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِيْنَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

(اے اللہ! ہمیں اپنے پیارے محبوب سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ کے صدقے میں مقبولین میں سے بنا اور حضورؐ پر اور حضورؐ کے تمام آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما)

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا   حَتّٰى تَنَالُوْا جَنَّةً وَّنَعِيْمًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُصْطَفٰى   نَبِيِّ الرِّسَالَةِ وَبَحْرِ الْوَفَا

اے اللہ! اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ پر درود نازل فرما، جو نبی مرسل اور محبت کے بحر ناپیدا کنار ہیں۔

وَمِنْ أَعْجَبِ الْأَمْرِ هٰذَا الْخَفَا   وَهٰذَا الظُّهُوْرُ لِأَهْلِ الْوَفَا

یہ امر کس قدر تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے کہ حضور کی شان کی کنہ مخفی ہے اور یہ صرف ارباب معرفت پر ہی منکشف ہو سکتی ہے۔

وَمَا فِی الْوُجُوْدِ سِوٰی وَاحِدٍ وَلٰکِنْ تَکَدَّرَ لَمَّا صَفَا

موجودات میں سوائے ایک کے اور کوئی نہیں لیکن شدت صفا کے باعث محجوب ہے[1]

وَأَصْلُ جَمِیْعِ الْوَرٰی نُقْطَۃٌ عَلٰی عَیْنِ أَمْرٍ بَدَتْ أَحْرُفَا

تمام کائنات کی اصل ایک نقطہ تعین ہے جس سے حروف کا ظہور ہوا۔

وَتِلْکَ الْحُرُوْفُ غَدَتْ کَلِمَۃً فَکَانَتْ مُشُوْقَ الْحَشٰی الْمُدْنَفَا

پھر یہ حروف کلمہ بن گئے اور اُن کی حالت یوں ہوگئی جیسے اندرونی اعضائے شکم قریب قریب

اور ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ اور نظام عضوی میں باہم مربوط ہوتے ہیں۔

وَإِنْ قُلْتَ لَا شَیْئَ قُلْنَا نَعَمْ هُوَ الْحَقُّ وَالشَّیْئُ فِیْهِ اخْتَفَا

اگر آپ یہ کہیں کہ (خارج میں) کچھ بھی (موجود نہیں) تو ہم کہیں گے ہاں۔ یہ صحیح ہے کیونکر

حقیقت محمدیہ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ اسی حقیقت میں گم ہے۔

وَإِنْ قُلْتَ شَیْئًا یَقُوْلُ الَّذِیْ لَهُ الْحَقُّ أَثْبَتَ کَیْفَ انْتَفَا

اور اگر آپ کہیں کہ خارج میں اشیاء موجود ہیں، تو سائل کہے گا کہ اگر اشیاء خارجیہ کا وجود حقیقی ہے

تو پھر بتاؤ کہ وہ فنا کیسے ہو جاتی ہیں۔

---

[1] شدّت وضوح سے آنکھوں سے مختفی
بے پردگی حجاب ہے اس بے حجاب کی

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

وَضَجَّ الْحَسُوْدُ وَلَمْ يَتَّعِذْ ۔۔۔ وَلَامَ الْعَذُوْلُ وَمَا اَنْصَفَا

حاسد نے بہت چیخ پکار کی اور اس سے اللہ کی پناہ مانگی اور ملامت کرنے والے نے ملامت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور انصاف سے کام نہیں لیا۔

وَقَدْ حَالَ بَيْنَكَ يَا عَاذِلِيْ ۔۔۔ وَبَيْنِيْ بِاَنَّكَ لَنْ تَعْرِفَا

اے ملامت میں اپنا زور بے جا صرف کرنے والے! تیرے اور میرے درمیان یہ چیز حائل ہو گئی ہے کہ تو حقیقتِ حال سے بے خبر ہے (یعنی عشق کی شمع میرے سینے میں فروزاں ہے۔ جس کے سوز سے تو ناواقف ہے)

وَاَيْنَ ضُلُوْعِي الَّتِيْ فِيْ لَظًى ۔۔۔ وَاَيْنَ زَفِيْرِي الَّذِيْ مَا انْطَفٰى

مجھے آتش بداماں پسلیوں کی کیا پرواہ ہے اور نہ ہی مصیبتِ عشق کی جس کی آگ ابھی تک ٹھنڈی نہیں ہوئی یہ چیزیں میرے عشق کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتیں۔

وَاَيْنَ دُمُوْعِيْ تِلْكَ الَّتِيْ ۔۔۔ تَسِيْلُ وَجَفْنِي الَّذِيْ مَا غَفَا

مجھے ان آنسوؤں کی بھی کیا پرواہ ہے، جو مسلسل بہہ رہے ہیں اور پلکیں ابھی تک نہیں جھپکی ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْمُحِبِّيْنَ لَا ۔۔۔ يَرَوْنَ النَّعِيْمَ بِغَيْرِ الْجَفَا

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ عاشق لوگ بغیر مشقت اور محنت کے جنت کی نعمتیں نہیں پائیں گے۔

فَمَهْلًا رُوَيْدًا اَكَانِّيْ امْرُؤٌ ۔۔۔ تَرَكْتُ سُلُوِّيْ لِمَنْ عَنَّفَا

تھوڑی سی مہلت دو کہ میں وہ شخص ہوں جس نے اپنے محبوب کی خاطر تمام لذائذ اور دنیاوی نعمتیں چھوڑ دی ہیں جو مجھ سے سختی و عتاب سے پیش آیا ہے۔

وَخَلَّفْتُ خَلْفِيْ جَمِيْعَ الْوَرٰى ۔۔۔ وَقَلْبِيْ عَلٰى قَلْبِهٖ اَشْرَفَا

میں نے تمام کائنات کو پسِ پشت ڈال دیا ہے اور میرا دل ہر وقت محبوب پر مائل اور فریفتہ ہے۔

وَلَمَّا شَرِبْتُ كُؤُوْسَ الْهَنَا ۔۔۔ وَذُقْتُ الْمُدَامَةَ وَالْقَرْقَفَا

اور جب میں نے خوشی اور مبارک بادی کے جام پیئے اور مدامہ و قرقف (دو شرابوں کے نام) کا

أُزِيلَتْ صِفَاتِي فَلَا وَصْفَ لِي عُيُونِي أَضَاءَتْ بِمَنِ اخْتَفَى

تو میری صفات زائل ہوگئیں اور اب میرا کوئی وصف باقی نہیں رہا (یعنی فنائے ذاتی صفاتی مجھے حاصل ہوگئی) میری آنکھیں اس (محبوب) کے دیدار سے روشن ہوگئیں جو ظاہری اور طبعی آنکھوں سے پوشیدہ ہے

فَمَا أَنَا إِلَّا الْهَيُولُ الْوَرَى وَلَمْعَةُ نُورٍ مِنَ الْمُصْطَفَى

میں کائنات کا ایک ہیولٰی ہی ہوں اور نورِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لمعہ چمک

خَلِيلَيَّ قُومَا بِنَا لِلْحِمَى عَسَانَا نَرَى الْأَشْنَا الْأَهْيَفَا

اے میرے دوست، ہمارے ساتھ، چراگاہِ عشق کی طرف چلو ۔ قریب ہے کہ ہم اس نازک بدن محبوب رعنا کو دیکھ لیں۔

وَعُوجَا عَلَى سَفْحِ تِلْكَ اللَّوَى وَإِنْ جِئْتُمَا دَارَ سَلْمَى قِفَا

محبوب کے راستہ میں کوئی ریتلا ٹیلا مل جائے تو وہیں ٹھہر جاؤ اور اگر خوش قسمتی سے محبوب کے آستانہ پر پہنچ جاؤ، تو وہیں بسیرا کرو۔

فَإِنِّي مَشُوقٌ كَثِيفُ الْجَوَى عَسَى الْحُبُّ بِالْوَصْلِ أَنْ يَعْطِفَا

اس لیے کہ میں بہت زیادہ مشتاقِ دید ہوں اور غم و عشق کے باعث میرا سینہ بریاں ہے قریب ہے کہ شوقِ وصل ہم دونوں کو ملا دے [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے

---

[1] درِ نبی پہ پڑا رہوں گا، پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہوگا

فرمایا: معلوم رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں، اور روہ پچھ کلیان (جن لوگوں کے اعضائے وضو روشن اور منور ہوں گے اور پیشانیاں چمکتی ہوں گی) کے قائد ہوں گے۔ تمام انبیاء و مرسلین کے سردار اور اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی عالم آب و گل میں جلوہ گر تھے۔ مومنوں پر مہربان اور گنہگاروں کے شفاعت کرنے والے اور تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کتاب مبین میں فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ	محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ
وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ	نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب
النَّبِيِّينَ	نبیوں میں پچھلے (کنز الایمان)

حوض کوثر، مقام محمود اور لواء الحمد کے مالک ہیں۔ اور قیامت کے دن شفاعت عظمیٰ کے منصب پر سرفراز ہوں گے۔ امام ہاشمی، رسول قریشی اور نبی حرمی مکی، مدنی، ابطحی اور تہامی ہیں۔ ظاہر میں حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے ہیں، نزار کی اولاد ہیں اور حسب نسب میں ابراہیمی اور اسماعیلی ہیں۔ مگر حقیقت میں حضور نور ہیں اور عالم قدس سے تعلق رکھتے ہیں، حضور کا نور قمری ہے[1] زبان آپ کی عربی ہے دل رحمانی یعنی ہر وقت رحمان کی طرف متوجہ اور وطن حجاز ہے۔ جن وانس کے رسول ہیں۔ نہ بہت دراز قد تھے اور نہ پستہ قد۔ رنگ سفید سرخی مائل، جبین اقدس بلند، آنکھیں گہری سیاہ، بھنویں ملی ہوئیں، ابرو پیوستہ اور بازوؤں پر ہلکے سے بال تھے۔ روشن پیشانی، آنکھیں سرگیں، ہاتھ کشادہ، شانے بڑے، ہتھیلیاں استوار و ہموار، قد میانہ۔ جب دوسروں کے ساتھ کھڑے ہوتے تو سب سے اونچے معلوم ہوتے اور جب چلتے تو صاف نظر آتا کہ ابر آپ پر

---

[1] سورج کا نور سب کو جلاتا ہے اور نور قمر ٹھنڈا ہوتا ہے اور دل اور آنکھوں کو سرور بہم پہنچاتا ہے۔ (سند الرکھ ...)

سایہ فگن ہے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہترین صلوٰۃ وسلام ہو۔

حضورؐ نبی حرمین اور صاحب قاب قوسین ہیں۔ رسولِ رحمت، عالی ہمت، شفیعِ امت، واضح البیان اور فصیح اللسان تھے۔ خوشبودار پسینہ، دلنشیں و پسندیدہ کلام اور عظیم المرتبہ، خوبصورت اور خوب سیرت، دوربین نگاہیں، جن کے لیے کوئی حجاب اور پردہ نہیں تھا۔ (ہر شئی آپ کی نگاہِ اقدس کے سامنے تھی۔) [۱]

حضورؐ تمام مخلوق سے زیادہ حسین وجمیل [۲]، شیریں کلام، سلام میں ابتدا کرنے والے، اسلام کے رکنِ رکین، مالکِ علامِ اللہ تعالیٰ کے رسول [۳]، آپؐ پر جلال واکرام کے مالک شہنشاہِ حقیقی کی صلوٰۃ اور رحمتیں ہوں۔

حضور فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم عیش وتنعم سے دور رہتے، نرم ولذیذ غذائیں کم کھاتے گانے بجانے سے نفرت کرتے، آگے چلنے کو ناپسند فرماتے اور مدلل گفتگو فرماتے انتہائی دانش منداور پاکیزہ نفس، گول چہرہ، سر کے بال گھنگریالے اور رات کی طرح سیاہ، موئے مبارک نیچے تک دراز اور کنگھی شدہ ہوتے۔ جب بڑھ جاتے تو

---

[۱] حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذَا (الحدیث)

تحقیق اللہ نے میرے لیے دنیا کو بلند کیا ہے۔ جس میں اس کو اور اس میں ہونے والے آئندہ قیامت تک کے، امور وواقعات کو اسی طرح دیکھ رہا ہوں جس وقت گویا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

[۲] پھر سے زمانے میں چار جانب، نگاہ یکتا تجھی کو دیکھا
حسین دیکھے جمیل دیکھے، پر ایک تم سا تجھی کو دیکھا

[۳] حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے
نبیوں میں نبی ایسے کہ نبی الانبیاء ٹھہرے

کانوں کی لووؤں تک پہنچتے۔ جسمِ اقدس میں دو موئے مبارک ایسے تھے جن سے مشک اذفر (یعنی خالص کستوری) کی خوشبو آتی تھی اور ان کی مثال نہیں ملتی تھی۔ اُن کے علاوہ جسم میں کوئی بال نہ تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضور کے جسم نازنین سے انتہائی عمدہ خوشبو آتی تھی جس کی نظیر کسی دوسرے انسان میں نہیں پائی گئی۔ حضورؐ سب سے زیادہ فراخ دل اور سخی وفیاض تھے جب کوئی حضور سے سلام اور مصافحہ کرتا تو اسے اپنے ہاتھ سے تین دن تک مسلسل جنت الفردوس کی خوشبو آتی۔ جب مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوتے تو جسم انور سے نور کی شعاعیں نکلتیں گویا بدر منیر طلوع ہے۔ حضور کی پیشانیٔ اقدس نورِ نبوت سے یوں تاباں تھی جیسے چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسولِ کریم بنایا اور جمالِ بے مثال بخشا[۱] حضور کی چشمانِ مبارک سیاہ تھیں[۲]

حضور نے بدعات کا قلع قمع کیا، احکامِ شریعت کو ظاہر کیا۔ اقوامِ جاہلیہ کو ملیامیٹ اور ملکوں کو فتح کیا، مجسمِ حیاء، فراخ سینہ، ہمیشہ امت کی خاطر روتے رہتے اور کثرت سے ذکرِ الٰہی کرتے۔ آسمانی خبروں کے امین، بھیدوں

---

[۱] اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں،

تیرے خُلق کو رب نے عظیم کہا، تیرے خَلق کو رب نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا، تیرے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

[۲] قبلۂ عالم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

؎ مکھ چند بدر شعشانی اے، متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے، مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں

؎ اس صورت نوں میں جان آکھاں جاناں کہ جانِ جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں جس شان توں شاناں سب بنیاں

کے چھپانے والے اور خاتم الانبیاء تھے۔ حضورؐ کی عطاء و بخشش کی کوئی حد نہیں[1]
ظاہر و باطن میں آپ میں کوئی نقص نہیں تھا۔

بھیڑیئے اور ہرنی ایسے بے زبان جانوروں نے آپ کی نبوت و رسالت کی گواہی دی۔ براق تعظیم و توقیر کے لیے کھڑا ہو گیا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ آیا۔

حضور کی انگشتانِ مبارک سے پاکیزہ پانی کے چشمے پھوٹے[2] اور تشنہ لب لشکر اس سے سیراب و فیض یاب ہوا۔ کنکریاں آپ کے ہاتھ میں آ کر بول اٹھیں اور شیر خوار بچہ نے گواہی دی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے اور برگزیدہ رسول ہیں۔

حضورؐ امرِ الٰہی کو قائم کرنے والے، وعدۂ الٰہی کو پورا کرنے والے اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے ہمیشہ مستعد رہنے والے، نصرتِ خداوندی سے سرفراز، لوگوں کے عیوب پر پردہ ڈالنے والے، لغزشوں کو معاف فرمانے والے، شہوتوں کا قلع قمع کرنے والے، مصیبتوں کو چھپانے والے، دن کو روزہ رکھنے والے، رات کو قیام کرنے والے، نیکو کاروں کی مدد فرمانے والے، کافروں کو مٹانے والے، باغیوں اور بدکاروں کو قتل کرنے والے، معاذ کے وقت نرمی سے پیش آنے والے، تقسیم کے وقت عدل کرنے والے، معاملہ کے وقت دوسروں پر سبقت لے جانے والے اور کافروں سے جنگ کے موقعہ پر شجاعت کا مظاہرہ کرنے والے تھے۔ دندانِ مبارک کشادہ تھے اور ان میں فاصلہ تھا۔ ہنستے کم اور اکثر تبسم فرماتے تھے۔ لب ہائے

---

[1] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ؎

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا — تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

[2] انگلیاں ہیں فیض کی ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر — ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائق بخشش)

انور سے نور چھپنتا تھا۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی جس میں :
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا تھا صلی اللہ علیہ وسلم
اسم گرامی اس دنیا میں محمد ہے کہ اللہ اور اُس کے ملائکہ کے ہاں محمود (یعنی تعریف کیے گئے) ہیں نذیر ہے کہ آگ سے ڈراتے ہیں اور بشیر ہے کہ جنت کی خوشخبری دیتے ہیں سراج ہے کہ اپنی امت کے لیے ہدایت کا روشن چراغ ہیں۔ مرتضٰے ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضورؐ پر راضی ہوگا اور امت کے حق میں آپ کی شفاعت قبول فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ پر قرآن عظیم نازل فرمایا ہے حضورؐ نے احکام اسلام کو واضح اور مبرہن کیا تبلیغ رسالت کرکے امت کی خیر خواہی فرمائی اور تا دم وصال اپنے رب کی عبادت کرتے رہے۔ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تریسٹھ برس تھی اور آپؐ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ اطاعت گزار اور فرماں بردار تھے آپؐ کی پیدائش بارہ ربیع الاوّل کو پیر کی شب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے دست اقدس پر معجزاتِ باہرہ ظاہر فرمائے۔ جو ایسے نبی ہی سے سرزد ہو سکتے ہیں جو تمام بنی نوع انسان اور تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ اللھم صلی علیہ وعلیٰ آلہٖ الیٰ یوم الدین۔ (اے اللہ حضورؐ پر اور حضورؐ کی آل پر قیامت کے دن تک صلوٰۃ وسلام نازل فرما)

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا حَتّٰى تَنَالُوْا جَنَّةً وَّنَعِيْمًا

صَلُّوْا عَلَى الْمُخْتَارِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ مُحَمَّدٍ بِالْعَهْدِ كَانَ وَفِيًّا
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو، جو نبی مختار اور افضل الخلائق ہیں اور اپنے

عہد کو ہر حال میں پورا کرنے والے ۔

أَبَدًا أُبَدِّحُ الْهَاشِمِيَّ الْمُمَجَّدَا طٰهَ الَّذِي بِالنَّصْرِ كَانَ مُؤَيَّدَا

میں ہاشمی رسولِ محترم کی مدح و تعریف سے شروع کرتا ہوں ، وہ طاہا ، جو نصرتِ خداوندی کے ساتھ تائید فرمائے گئے ۔

هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ هٰذَا مُحَمَّدٌ مِنْ قَبْلِ خَلْقِ الْكَوْنِ كَانَ نَبِيًّا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اللہ کے وہ رسول ہیں جو کائنات کی تخلیق سے پہلے بھی نبی تھے ۔[1]

هٰذَا الَّذِيْ قَدْ حَنَّ جِذْعٌ إِلَيْهِ وَانْقَادَتِ الْأَشْجَارُ شَوْقًا إِلَيْهِ

یہی وہ ذاتِ مقدس ہیں جن کے فراق میں کھجور کا خشک تنا (یعنی استنِ حنانہ) رویا اور درخت شوقِ دید سے آپ کے مطیع و منقاد ہو گئے ۔

هٰذَا الَّذِيْ نُوْرُ الْجَلَالِ عَلَيْهِ هٰذَا الَّذِيْ بِالْفَضْلِ أَضْحٰى عَلِيًّا

یہ وہ رسولِ معظم ہیں جن پر نورِ جلال جلوہ گر ہے اور جو فضلِ الٰہی سے ممتاز اور سربلند ہیں ۔

يَا أَحْمَدَ الْمُخْتَارِ إِنَّكَ تَدْرِيْ الذَّنْبَ يَا مَوْلَايَ أَثْقَلَ ظَهْرِيْ

اے احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم ! بیشک آپ ان گناہوں کو جانتے ہیں ۔ جنہوں نے اے آقا ! میری کمر بوجھل کر رکھی ہے ۔

يَا سَيِّدَ الرُّسُلِ تَشَفَّعْ بِوِزْرِيْ كَيْلَا أَكُنْ فِي الْحَشْرِ عَبْدًا شَقِيًّا

اے رسولوں کے سردار ! میرے (اس گناہوں کے بوجھ کے بارے میں شفاعت فرمایئے تاکہ میں حشر میں شقی ، بدبخت اور بدنصیب بن کر نہ اٹھوں ۔

---

[1] حضور باعثِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ ۔

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام آب و گل میں جلوہ گر تھے ۔

(الحدیث)

نبی الانبیا حبیب کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر
دُرود شریف کی فضیلت

برادر عزیز! یہ حقیقت دل نشین کرلے کہ حضور نبیٔ کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود شریف پڑھنا، غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اور یہ اس لیے کہ ایک شخص نے ولیمہ کی دعوت کی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں شرکت کی درخواست کی۔ جسے حضور نے قبول فرمالیا اور مسجد سے، اُس مکان کی طرف تشریف لے گئے، جہاں اُس نے دعوت کا اہتمام کر رکھا تھا۔ صاحبِ ولیمہ، حضور کے پیچھے پیچھے آیا۔ اور حضور کے قدموں کو گنتا رہا، ان کی تعداد ایک سو ہوگئی تو صاحب ولیمہ نے ان کے بدلے میں ایک سو غلام آزاد کر دیئے یہ دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: بیشک اُس شخص نے خیرِ کثیر حاصل کرلی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ

مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھنا، کئی غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل

وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا أَلْفًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ أَلْفًا زَاحَمَ كَتِفُهُ كَتِفِي عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَعَظَّمَ۔ (الحدیث)

فرمائے گا، جس نے دس بار درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اور جس نے مجھ پر سو بار درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اور جس نے ہزار بار درود شریف پڑھا، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا، میرے کندھے سے ملا ہوگا (یعنی وہ میرے ساتھ مل کر جنت میں داخل ہوگا) (اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے اور بزرگی وعظمت سے سرفراز فرمائے)

ایک دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔

خاک آلودہ ہو اس شخص کی ناک، جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا فرماتی ہیں:

كُنْتُ أُخَيِّطُ فِي السَّحَرِ ثَوْبًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَفَأَ الْمِصْبَاحُ وَسَقَطَتِ الْإِبْرَةُ مِنْ يَدِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ

میں سحری کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کپڑے کو سی رہی تھی کہ چراغ بجھ گیا۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور حضور کے چہرۂ اقدس کے نور سے سارا کمرہ جگمگ جگمگ کرنے لگا۔ اس کی روشنی میں، میں نے سوئی کو

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَضَاءَ الْبَيْتُ مِنْ نُورِ وَجْهِهِ فَوَجَدْتُ الْإِبْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَشَدَّ ضِيَاءَ وَجْهِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَيْلُ ثُمَّ الْوَيْلُ لِمَنْ لَمْ يَرَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقُلْتُ: حَبِيبِي وَمَنِ الَّذِي لَمْ يَرَكَ؟ قَالَ: الْبَخِيلُ، فَقُلْتُ: حَبِيبِي وَمَنِ الْبَخِيلُ؟ قَالَ الَّذِي ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

پالیا[1] اور عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا چہرۂ اقدس کتنا زیادہ روشن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی پر خرابی ہے۔ اس شخص کے لیے جو قیامت کو میری زیارت سے محروم رہے گا۔ میں نے عرض کی: اے میرے پیارے محبوب وہ کون بدبخت ہوگا جو آپ کی زیارت سے محروم رہے گا۔ حضورؐ نے فرمایا: بخیل۔ میں نے عرض کی محبوب بخیل کون ہوگا۔ فرمایا: جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا۔

صلوا علیہ وسلموا تسلیما حتی تنالوا جنۃ ونعیما

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَى دُرِّ الْمَصُونْ أَحْمَدَ الْهَادِي جِلَا كُلِّ الْعُيُونْ

اے میرے پروردگار! اس در یتیم پر درود نازل فرما، ہادیٔ برحق احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، جو ہر آنکھ کا نور ہیں۔

يَا رَسُولًا قَدْ عَلَا فَوْقَ الْعُلَا وَبِنَا الْعَصْرُ فِيهِ وَحَلَا

اے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ کی بزرگی و عظمت، مخلوق کی ہر عظمت پر فائق ہے۔ زمانہ آپ پر نازاں ہے۔ اور آپ کے دم قدم سے ہمکنار ہو۔

---

[1] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے ترے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا
(حدائق بخشش)

خَصَّــهُ اللّٰهُ بِقُرْبٍ وَعُــلاً　　وَجَمَالٍ جَلَّ ذَاتٍ وَسَـــنَا

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو قرب و بلندی اور جمال و کمال سے سرفراز فرمایا ہے ، جس سے حضورؐ ہر صاحبِ جمال و کمال سے برتر اور فائق ہیں ۔

یا عَظِیمَ الْجَاہِ عَبْدًا قَدْ أَتیٰ　　خَائِفًا مِنْ سُوءِ فِعْلٍ ثَبَتَا

اے عظیم المرتبت رسول ! ایک غلام آپ کی بارگاہ میں اعمال سے خوف زدہ حاضر ہوا ہے ۔

فَاحْمِہٖ وَاشْفَعْ بِہٖ مِمَّا عَتَا　　یَوْمَ لَا مَالٌ وَلَا یَنْفَعُ بَنُونْ

اسے اپنے دامنِ رحمت میں پناہ دیجیے ، گناہوں کے بارے میں اُس دن اُس کی شفاعت فرمائیے جب کہ مال اور اولاد کچھ نفع نہیں دیں گے ۔

یا شَفِیعَ الْخَلْقِ فِی یَوْمِ الْوَعِیدْ　　إِنَّ وِزْرِی زَادَ وَالْأَمْرُ شَـــدِیدْ

اے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے شفیع ! بیشک میرے گناہوں کا بوجھ زیادہ ہے اور معاملہ سخت ہے ۔

کُنْ مُغِیثًا لِی فَقَلْبِی فِی وَعِیدْ　　وَأَجِرْ ضَیْفَکَ مِنْ رَیْبِ الْمَنُونْ

آپ میرے لیے فریادرس ہو جائیں کہ میرا دل خوف زدہ ہے اور اپنے مہمان[1] کو حوادث و تکالیفِ زمانہ سے نجات عطا فرمائیے ۔

یَا رَسُولَ اللّٰہِ أَنْجِدْ یَا أَمِینْ　　یَا شَفِیعًا فِی غَدٍ لِلْمُذْنِبِینْ

اے اللہ کے رسول ! اور اے امین ! میری مدد فرمائیے اور اے فردائے قیامت کو گنہ گاروں کے شفیع ، مجھے اپنے جود و کرم سے بہرہ ور فرمائیے ۔

---

[1] اعلیٰ حضرت مولینا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے اس لیے تو کہا ہے ؎

آسماں خواں ، زمیں خواں زمانہ مہماں　　صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

(حدائقِ بخشش)

یا حبیبی اِنَّ لی قلباً حزین ۔ یا ملاذا الا ذفیہ لنا یغون

اے میرے محبوب! بے شک میرا دل بہت افسردہ اور غمگین ہے اور اے کائنات کے ملجاء و ماویٰ جہاں (عتاب الٰہی) سے خائف انسان پناہ حاصل کریں گے (میری فریاد سن لیجیے اور مجھے بامراد فرمائیے!)

بعض علماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے اپنے گھر میں حضور نبی مکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد شریف منعقد کی۔ فرشتے اُس مکان کو سال بھر کے لیے اُس دن تک گھیرے رہتے ہیں جس دن کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد خوانی اس میں ہوئی تھی۔

حضرت ابوالحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک دعا اس وقت تک آسمان پر نہیں چڑھتی اور نہ ہی زمین پر اترتی ہے (یعنی اس کی قبولیت کا جواب نہیں آتا) جب تک حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے۔[1]

---

[1] قرآن مجید میں ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝	بے شک اللہ اور اس کے فرشتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ سو اے ایمان والو! تم بھی حضور پر صلوٰۃ و سلام بھیجا کرو۔

حضور فرماتے ہیں:

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً ۔	آدمیوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف پڑھتا ہے۔

درود شریف کے فضائل پر بکثرت احادیث مروی ہے۔ اس کے لیے علامہ سخاوی کی کتاب القول البدیع فی الصلوٰۃ علی حبیب الشفیع ملاحظہ فرمائیے جو قادری کتب خانہ سیالکوٹ نے شائع کی ہے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے مکاشفات

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نور محمدی میرے بطن میں جلوہ گر ہوا۔ تو حمل کے پہلے مہینے، جو رجب المرجب کا مہینہ تھا، ایک رات جب میں اپنے گھر میں سو رہی تھی۔ خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک مرد کامل جس کے چہرے سے ملاحت ٹپک رہی تھی جسم سے عمدہ خوشبو آ رہی تھی اور جس کے انوار ہر سو ضیا بار تھے، میرے پاس آیا اور کہنے لگا: مرحبا یا محمد ! میں نے اس سے پوچھا! آپ کون ہیں۔ کہا، میں ابوالبشر آدم ہوں علیہ السلام۔ میں نے پوچھا: آپ کس لیے تشریف لائے ہیں۔ فرمایا: اے آمنہؓ، بشارت ہو کہ تم سید البشر اور فخر ربیعہ و مضر سے بارور ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جب دوسرا مہینہ ہوا، تو اسی طرح ایک اور شخص خواب میں میرے پاس آیا اور کہہ رہا تھا: السلام علیک یا رسول اللہ (اے اللہ کے رسول، آپ پر سلام ہو) میں نے کہا: آپ کون ہیں؟ فرمایا میں شیث علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ کہنے لگے: اے آمنہؓ خوشخبری ہو کہ تم صاحب تاویل و حدیث نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے بارور ہو۔

جب تیسرا مہینہ ہوا تو ایک اور صاحب میرے پاس آیا اور کہنے لگے:

السلام علیک یا نبی اللہ

(اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں۔ فرمایا میں ادریس علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اے آمنہؓ بشارت ہو کہ تم نبی رئیس سے

بارور ہو یعنی ایسے نبی کے حمل سے جو سب کے سردار ہیں۔

جب چوتھا مہینہ ہوا تو حسبِ سابق ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

السلام علیک یا حبیب اللہ

(اے اللہ کے محبوب آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا میں نوح علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کہ تم اُس نبئ محترم سے بارور ہو۔ جو صاحب نصر و فتوح ہیں۔ یعنی فتح و نصرت کے مالک ہیں۔

جب پانچواں مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک حضرت میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

السلام علیک یا صفوۃ اللہ

(اے اللہ کے برگزیدہ رسول، آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ہود علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کہ تم اس نبی معظم سے بارور ہو۔ جو قیامت کے دن شفاعت عظمیٰ کے مالک ہوں گے۔

جب چھٹا مہینہ ہوا تو پہلے کی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

السلام علیک یا رحمۃ اللہ

(اے اللہ کی رحمت آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں ابراہیم خلیل علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کہ تم نبئ جلیل صلی اللہ علیہ وسلم سے بارور ہو۔

جب ساتواں مہینہ ہوا۔ تو اسی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰه

(اے اللہ کے منتخب رسول آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں۔ فرمایا: میں اسماعیل ذبیح علیہ السلام ہوں۔
میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کر تم نبی رجیح ومیلح
یعنی افضل اور حسن نمک پاش والے نبی سے بارور ہو۔

جب آٹھواں مہینہ ہوا۔ تو حسبِ دستور ایک صاحب میرے پاس آئے۔ اور
کہنے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خِیْرَةَ اللّٰه

(اے اللہ کے پسندیدہ رسول، آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہوں
میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کہ تم اُس نبی معظم
سے بارور ہو۔ جن پر قرآن پاک نازل ہوگا۔

جب نواں مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک اور حضرت میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ رُسُلِ اللّٰه۔

(اے رسولانِ الٰہی کو ختم کرنے والے۔ آپ پر سلام ہو)

آپ کا وقتِ ظہور قریب ہے۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا: میں عیسیٰ
بن مریم ہوں علیہما السلام۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہؓ!
خوشخبری ہو کہ تم نبی مکرم اور رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے بارور ہو۔
تم سے ہر قسم کی تکلیف، درد، دکھ اور بیماری زائل ہو گئی ہے۔

یَا آمِنَةُ بُشْرَاكِ سُبْحَانَ مَنْ اَعْطَاكِ بِحَمْلِكِ مُحَمَّدًا رَبُّ السَّمَاءِ هَنَّاكِ

اے آمنہؓ! بشارت ہو، مقدس ہے وہ ذات جس نے تمہیں یہ نعمت عطا کی کہ محو بر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے بارور کیا، آسمان کا رب تمہیں مبارک باد دیتا ہے۔

بِالْمُصْطَفٰی سَعْدُكِ غَلَبْ لَمَّا حَمَلْتِ فِي رَجَبْ
وَمَا تَرَيْنَ مِنْهُ تَعَبْ هٰذَا نَبِيٌّ زَاكِي

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تو نے رجب کے مہینے حمل میں لیا۔ تو تیری خوش بختی کا ستارہ چمک اٹھا اور تو نے اس حمل سے کوئی رنج و مشقت نہیں دیکھا۔ یہ پاک اور ستھرے نبی ہیں۔

شَعْبَانُ شَهْرٌ الثَّانِي بِهِ النَّبِيِّ الْعَدْنَانِي
الثَّالِثُ رَمَضَانُ وَرَبُّكِ أَعْطَاكِ

شعبان، عدنان کے نبیؐ کے حمل کا دوسرا مہینہ ہے۔ رمضان تیسرا ہے۔ تیرے رب نے تجھے نعمتِ کبریٰ بخشی ہے۔

شَوَّالُ جَاكِ مُسْعَدًا بِحَمْلِكِ مُحَمَّدًا
وَمَا تَرَيْنَ مِنْهُ رَدًا اَضَاءَتْ لَكِ دُنْيَاكِ

شوال تیرے لیے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل اقدس کی صورت میں، سعادت مندی اور فیروز بختی لیے آیا۔ تجھے اس کی کچھ تکلیف و روات محسوس نہیں ہوئی۔ اس سے تیرے سامنے دنیا روشن ہو گئی۔

ذُوالْقَعْدَةُ أَتَاكِ بِالْوَفَا وَشَرَّفَكِ بِالْمُصْطَفٰی
وَرَبُّكِ عَنْكِ عَفَا وَخَصَّكِ وَحَمَاكِ

ذوالقعدہ، وفا کے ساتھ تیرے پاس آیا اور تجھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف کیا۔ تیرے رب نے تجھ سے عفو فرمایا ہے اور خصوصیت سے نواز کر اپنی حمایت و حفاظت میں لے لیا ہے۔

ذُوالْحِجَّةِ سَادِسُ شَهْرِكِ حَمَلْتِ بِالزَّكِي
يَا آمِنَةُ يَا بَخْتَكِي وَرَبُّكِ عَلَّاكِي

ذوالحجہ چھٹا مہینہ ہے جب سے تو نے صاف اور ستھرے نبی کو حمل میں لیا۔ اے آمنہؓ! تو کتنی خوش نصیب ہو۔ کہ تیرے رب نے تجھے کتنا بلند مرتبہ کیا ہے۔

جَاءَ الْمُحَرَّمُ بِالْهَنَا وَالْقُرْبُ مِنْهُ قَدْ دَنَا
وَمَا تَرَيْنَ مِنْهُ عَنَا هٰذَا نَبِيٌّ زَاكِي

محرم مبارکبادی دیتا ہوا آیا کہ ظہور قدسی کا زمانہ قریب آ گیا اور جس قدر زمانۂ ولادت قریب ہوا۔ تم نے اس سے کوئی تکلیف اور رنج نہیں دیکھا۔ کہ نبیؐ محترم، خود پاک اور دوسروں کو پاک فرمانے والے ہیں۔

وفی صَفَرَ یاتی الخبر بذی النبی المفتخر   من أجلہ انشق القمر نوره بہ یکفا کی

صفر کا مہینہ فخرِ عالم نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری لیے آیا، جن کی خاطر چاند شق ہوگیا۔ اُن کا نور ہی تیرے لیے کافی ہے۔

وَفِی رَبیعِ الأَوّلِ وُلِدَ النَّبیُّ المُرسَل   یا آمنۃ تحملی لتحمدی مولاکی

ربیع الاوّل شریف، نبی مکرم رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مہینہ ہے۔ اے آمنہؓ تحمل کر، اور اسی نعمتِ کبریٰ پر اللہ کی حمد وثنا بجالا۔

فِی لَیلَۃِ الإِثنَینِ وُلِدَ النَّبیُّ الزَّین   أَحمَد کحیل العَینِ مِن أَصلِ نَسلٍ زَاکی

شب دوشنبہ، نبیٔ زینت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جو سرمہ بچشم ہیں اور ایسی نسل سے ہیں جو شروع سے پاک ومطہر چلی آرہی ہے۔

وُلِدَ النَّبیُّ مختونا، مُکَحَّلاً مَدهُونا   وَحَاجِبٌ مقرونا، وَحُسنُہ وَافاکی

نبیٔ محترم صلی اللہ علیہ وسلم مختون (یعنی ختنہ شدہ) پیدا ہوئے، آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا تھا۔ لب تروتازہ ابرو پیوستہ، اور حسن وجمال کا بے مثال پیکر بن کر تمہارے پاس تشریف لائے۔

ھٰذا نَبِیُّ الأُمَّۃ، قَد جَاءَ نَا بِالرَّحمَۃ   نَسکُنُ بِفَضلِہ الجَنَّۃ، رَغماً عَلیٰ أَعدَاکی

حضورؐ، امت مرحومہ کے نبی ہیں جو رحمتِ مجسّم بن کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اُن کے فضل وکرم سے، دشمنانِ دین کے علی الرغم، جنت میں سکونت پذیر ہوں گے۔

یارَبِّ یاغَفَّار، اغفِر لِذِی المُختار   بِالسَّادَۃِ الأَبرَار، وَالهَاشِمیّ الزَّاکی

اے بخشنے والے عظیم پروردگار، حاضرینِ محفل کو سید ابرار اور تزکیہ فرمانے والے نبیٔ ہاشمی کے طفیل، اپنے دامنِ عفو ومغفرت میں لے لے۔

دیگر معجزاتِ ولادت

مروی ہے کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ اطہر سے آقائے کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اس وقت کوئی یہودی عالم ایسا نہیں رہا تھا جسے حضور کی ولادتِ باسعادت کا علم نہ ہو گیا ہو۔ اُن کے پاس ایک اُونی جبّہ تھا۔ جو حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے خون سے رنگین تھا۔ اور وہ اپنی کتابوں میں یہ لکھا پاتے تھے کہ جب اس جبّہ سے خون کے قطرات ٹپکنے لگیں گے تو اس وقت حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے ہاں نبیٔ آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں گے۔ جو ان کے ادیان کو معطل کریں گے۔ لہٰذا جب جبّہ سے خون کے قطرات ٹپکے، تو تمام یہودیوں کو معلوم ہو گیا کہ حضور سیّد عالم فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو گئے ہیں۔ سب نے اجتماع کیا اور حضورؐ کو اذیت پہنچانے کے لیے کید اور مکر و فریب کی سوچنے لگے۔ مختلف شہروں میں ایلچیوں کو بھیجا کہ ایک دوسرے سے مل کر کوئی حیلہ و تدبیر دریافت کریں اور اِن بدنصیبوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ اُن کے مکر و فریب کو مٹانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تدبیر کر رکھی ہے۔ اور حضور کے وجودِ مسعود سے دینِ اسلام کو قائم اور روشن کر دیا ہے اور اہلِ کفر کے دین کو سرنگوں اور ناکارہ کر دیا ہے[1]۔

---

[1] قرآن مجید میں ہے: یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ـ یعنی ؎
نورِ خدا ہے کُفر کی حرکت پہ خندہ زن　　پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

آئی نسیم کوئے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

راوی کہتے ہیں کہ جب مقبولیت اور ایمان کی ہوائیں چلیں، تو سب سے پہلے جس خوش نصیب کا مشام جان ان سے معطر ہوا وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے دیارِ وطن کو خیرباد کہہ دیا اور ایران سے سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضرِ خدمت ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور جس کی انہیں تمنا اور آرزو تھی، اللہ تعالیٰ نے وہ پوری کر دی، ان کی کوشش رائیگاں نہ گئی، ان کی محنت پھل لائی اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے بارے میں ارشاد فرمایا:

سَلْمَانُ مِنَّا — سلمان ہم سے ہیں

اور جب نسیم کوئے محمد، سرزمین روم میں چلی تو اہلِ علم نے اسے محسوس کر لیا اور اہلِ سعادت اس کے صدقے رحمتِ خداوندی سے سرفراز ہوئے۔ سب سے پہلے جس نے ایمان کی خوشبو پائی، وہ بلاشک وشبہ اہل روم کے سردار حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ تھے، جو رشتہ اطاعت و انقیاد گردن میں ڈالے، اسلام کی طرف کشاں کشاں چلے آئے اور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت وصحبت سے بہرہ ور ہوئے اور اپنے مقصدِ حیات کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

جب نسیم بطحیٰ ارض یمن میں چلی تو سب سے پہلے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے مشام دماغ تک پہنچی اور وہ ظاہر و باطن میں حضور پر ایمان لاتے۔ وہ عشقِ مصطفیٰ سے سرشار تھے اور وطن کی دُوری کے باوجود حضور پر ایمان کی دولت سے مالا مال

ہوئے۔ نبی مؤتمن صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یوں تعریف فرمائی۔

إِنِّي لَأَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ۔ مجھے یمن کی طرف سے رحمٰن کی خوشبو آرہی ہے۔

صرف اسی وصفِ روشن پر کفایت نہیں، بلکہ حصولِ مدعا کے لیے سید البشر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ فرمانِ ذیشان دیا:

إِذَا رَأَيْتَ أُوَيْسَ الْقَرَنِيِّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ يَا عُمَرُ وَاطْلُبْ مِنْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَإِنَّهُ يَشْفَعُ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔ اے عمرؓ! جب تم اویس قرنی کو دیکھو تو ان کو سلام کرنا اور اپنے لیے دعائے مغفرت کی درخواست کرنا، کیونکہ وہ قبیلہ ربیعہ اور مضر کے برابر لوگوں کو شفاعت کریں گے۔

جب نسیم حجاز بلادِ حبشہ میں چلی تو سب سے پہلے حضرت بلال بن حمامہ حبشی رضی اللہ عنہ کے مشامِ جاں تک پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور عنایت ان کے شاملِ حال ہوئی اور وہ تصدیقِ رسالت اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے اذان کے ذریعے کلمۂ توحید کو بلند کیا اور دینِ اسلام کے منادی اور نقیب قرار پائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے علم لہراتے اور اعلامیے نشر کرتے رہے جس کے لیے نبیٔ تہامی و سامی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخصوص کر دیا تھا۔ اور فرمایا تھا:

يَا بِلَالُ أَنْتَ تَنْشُرُ لِلدِّينِ أَعْلَامِي وَتَرْفَعُ بِهَا قَدْرِي وَمَقَامِي ○ فَلِأَجْلِ ذٰلِكَ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ إِلَّا وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةَ نَعْلَيْكَ قُدَّامِي۔ اے بلال تم میرے دین کے اعلامیے نشر کرتے ہو، اور اس طرح میرے مقام و مرتبہ کی عظمت کے چرچے کرتے ہو، اس لیے جب میں (شب معراج کو) جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سُنی۔

عامر یمنی کا محیرّ العقول واقعہ

جب نسیمِ مشکبوئے محمد سرزمینِ یمن میں چلی تو عامر یمنی کے روح و دماغ کو معطر کیا۔ بتوں کی پوجا چھوڑ کر اسلام کی طرف چلا آیا اور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی سے مشرف ہوا اور حضورؐ کی محبت میں، نیک و بزرگ بن کر دارِ فانی سے رخصت ہوا۔

اس کا واقعہ پڑھ کر عقل خیرہ اور ذہن ششدر رہ جاتا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ عامر کے پاس ایک بُت تھا، جس کی وہ پوجا کیا کرتا تھا۔ اُس کی ایک بیٹی تھی، جو توبیخ بنام لونگنیا کے امراض میں مُبتلا تھی۔ اور چلنے پھرنے سے قاصر تھی۔ عامر بُت کو ایک جگہ نصب کر کے، اپنی بیٹی کو اُس کے سامنے بٹھاتا اور کہتا: میری یہ بیٹی بیمار ہے۔ اس کا علاج کر، اگر تیرے پاس شفا ہے تو اُسے اِس شدّت مرض سے شفا عطا کر اور عافیت بخش۔ وہ سالہا سال تک اسی طرح کرتا رہا اور بُت سے حاجت مانگتا رہا۔ مگر پتھر کا یہ بُت اس کی حاجت پوری نہ کر سکا اور اس کی بیٹی کو شفا نہ دے سکا۔ جب توفیق و عنایت اور ایمان و ہدایت کی بادِ بہاری چلی۔ تو عامر نے اپنی بیوی سے کہا: ہم کب تک اس بہرے گونگے پتھر کو پوجتے رہیں گے جو نہ بولتا ہے اور نہ کلام کرتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہم صحیح دین پر ہیں۔ بیوی نے کہا: ہمیں ساتھ لے کر تلاشِ ہدایت کے لیے نکلو ممکن ہے کہ ہمیں حق کی طرف کوئی راہنمائی مل جائے۔ یہ امر ناگزیر ہے کہ ان مشارق و مغارب یعنی وسیع و عریض کائنات کا ایک ہی خالق ہے

راوی کا بیان ہے کہ دونوں میاں بیوی اپنے مکان کی چھت پر بیٹھے یہی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک نور ہے۔ جو تمام آفاق پر محیط ہے اور اس کی روشنی و تابانی سے تمام کائنات منور ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھوں

سے تاریکی کا پردہ ہٹا دیا تاکہ وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ کیا دیکھتے ہیں
کہ فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہیں اور مکان کو گھیرے میں لیے ہوئے ہیں، پہاڑ
سجدہ کر رہے ہیں، زمین دم بخود ہے اور درخت جھکے ہوئے ہیں۔ پرندوں کے
بچے بڑے بڑے نظر آ رہے ہیں اور ایک منادی کہہ رہا ہے کہ ہادیٔ برحق نبیٔ آخرالزماں
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔ بُت کو دیکھا کہ اوندھے مُنہ ذلیل و خوار پڑا ہے۔

عامر نے بیوی سے پوچھا: کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگی: ذرا اِس بت کو تو دیکھیے کہ
یہ کیسے سرنگوں ہے؟ اتنے میں سنتے ہیں کہ بت کہتا ہے: آگاہ رہو کہ خبرِ عظیم ظاہر ہو گئی
اور وہ ذاتِ مقدّس پیدا ہو چکی ہے، جو فخرِ عالم اور شرفِ کائنات ہے، آگاہ رہو کہ
وہ نبیٔ آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم، جن کی تشریف آوری کا ہر ایک کو انتظار تھا[1]، جن سے
شجر و حجر کلام کریں گے، وہ جن کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گا۔ اور جو قبیلۂ ربیعہ و مضر
کے سردار ہوں گے ظہور فرما چکے ہیں۔ یہ سُن کر اس نے بیوی سے کہا: کیا تو سُن رہی ہے کہ یہ
پتھر کیا کہہ رہا ہے؟ بولی: اس سے پوچھیے کہ اِس مولودِ مسعود کا نام کیا ہے، جن کے
نور سے اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات کو منور کیا ہے[2]۔ اس پر عامر نے کہا: اے ہاتف!
جو اس پتھر کی زبان سے آکر، بول رہے ہو، جس نے صرف آج ہی کلام کیا ہے۔
یہ تو بتاؤ کہ اِس جانِ عالم کا نام کیا ہے؟ ہاتف نے جواب دیا: ان کا نامِ نامی،
اسمِ گرامی محمد مصطفےٰ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو سرزمین زمزم و صفا کے فرزند ہیں،
وطن تہامہ ہے اور اُن کے دونوں کندھوں کے درمیان نشانی (یعنی مہرِ نبوت) ہے۔
جب چلیں گے تو بادل اُن پر سایہ کرے گا۔ صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ یوم القیامۃ (حضورؐ
پر قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ کا صلوٰۃ وسلام ہو)۔

---

[1] عبد دیگر، عبدہٗ چیزے دگر — ما سراپا انتظار، او منتظر

[2] حمد محمودے کرد در جسد مصوّر — شد نا، نوار محمد جلوہ گر

اس پر عامر نے اپنی بیوی سے کہا: آؤ، ان کی تلاش میں نکلیں تاکہ ان کی بدولت حق کی طرف رہنمائی حاصل کریں۔ وہ آپس میں یہ مشورہ کر رہے تھے کہ ان کی بیمار بیٹی، جو مکان کے نچلے حصّہ میں بے خبر پڑی تھی اور انہیں اس کا خیال تک نہ تھا، کیا دیکھتے ہیں کہ چھت کے اوپر کھڑی ہے۔ حیران ہو کر باپ نے پوچھا: بیٹی تیری وہ تکلیف کہاں گئی جس میں تو مبتلا تھی اور تیری اس بے خوابی کو کیا ہوا۔ جس نے تیرا جینا دوبھر کر رکھا تھا۔ بیٹی نے جواب دیا: ابّا! میں میٹھی نیند سو رہی تھی، اور دنیا و مافیہا سے بے خبر تھی۔ کہ اچانک اپنے سامنے نور کی ایک تجلّی دیکھی جس میں ایک بزرگ میرے سامنے تشریف لائے: میں نے پوچھا: یہ نور کی کیسی تجلّی ہے جو میں دیکھ رہی ہوں اور یہ کون صاحب ہیں جن کے دندان مبارک کا نور مجھ پر جلوہ فگن ہے۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ یہ عدنان کے فرزند کا نور ہے۔ جس سے کائنات عطر بار ہے میں نے عرض کی: مجھے ان کا اسمِ گرامی بتائیے! کہا کہ ان کے اسمائے گرامی احمد اور محمد ہیں، اہلِ اطاعت پر رحم و شفقت فرمائیں گے اور خطا کاروں سے عفو و درگذر کریں گے۔ میں نے مزید پوچھا: ان کا دین کیا ہے؟ بتایا دینِ حنیف پر ہیں، جو ربّانی دین ہے۔ میں نے عرض کیا: ان کا حسب و نسب کیا ہے؟ جواب دیا: قریشی اور عدنانی ہیں۔ میں نے دریافت کیا: وہ کس کی عبادت کرتے ہیں؟ فرمایا مہیمنِ صمدانی (یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ) کی۔ میں نے پوچھا: اور آپ کون ہیں؟ آواز آئی کہ میں اُن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں، جنہیں نورِ محمدی کے اٹھانے کا شرف بخشا گیا ہے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ نے میری اس تکلیف کو ملاحظہ نہیں فرمایا: فرشتہ نے کہا: حضورؐ کے وسیلے سے دُعا کرو کہ خداوند لم یزل نے فرمایا ہے:

فَقَدْ أَوْدَعْتُ فِيْهِ سِرِّيْ — میں نے حضورؐ کی ذات میں اپنا راز، اور

وَبُرْهَانِيْ. لَوْ فَرَّجْتَ — برہان ودیعت کیا ہے۔ جو کوئی مجھ سے

بِهٖ عَمَّنْ دَعَانِىْ وَلَاُ شَفِّعَنَّهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْمَنْ عَصَانِىْ
(الحدیث)

آپؐ کے وسیلے سے دُعا کرے گا، میں اُس کی مشکل کو حل کروں گا اور جنہوں نے میری نافرمانی کی ہے۔ ان کے بارے میں قیامت کے دن حضورؐ کو شفیع بناؤں گا۔

یہ سنتے ہی میں نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور خلوصِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پھر ہاتھوں کو چہرے اور جسم پر پھیرا اور نیند سے بیدار ہو گئی۔ اب جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، میں صحیح وسالم اور توانا و تندرست ہوں۔

یہ سُن کر عامر نے بیوی سے کہا: بے شک یہ جانِ عالم، سرو برہان کے امین ہیں اور ہم نے ان کی عجیب و غریب نشانیاں دیکھی ہیں، میں اُن کی محبت اور شوق دید میں جنگلوں اور دشوار گذار وادیوں کو طے کروں گا۔ چنانچہ عامر اور اُس کے تمام گھر والے، حضورؐ کی تلاش میں اٹھ کھڑے ہوئے اور عازم مکہ ہو گئے۔ جب منزلِ مقصود پر پہنچے اور مکہ کی سرزمین میں داخل ہوئے تو حضورؐ کی والدہ ماجدہ، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا مکان دریافت کر کے دروازے پر جا دستک دی۔ حضرت آمنہؓ نے فوراً جواب دیا، تو انہوں نے عرض کی ہمیں اپنے گلِ نودمیدہ کے جمالِ جہاں آرا سے بہرہ ور فرمائیے، جن کے طفیل، اللہ تعالیٰ نے موجودات کو نورِ جاں بخشا ہے۔ اور آباؤ اجداد کو شرف بزرگی عطا فرمائی ہے۔

حضرت آمنہؓ نے فرمایا: میں اپنا نورِ جاں نکال کر تمہیں نہیں دکھاؤں گی، کیونکہ یہودیوں سے ڈرتی ہوں کہ کہیں ان کو نقصان نہ پہنچائیں۔ تب عامر اور اس کے گھر والوں نے کہا: ہم نے تو حضورؐ ہی کی محبت میں دیارِ وطن کو خیرباد کہا ہے۔ اور اپنے دین و ایمان کو ترک کر کے آئے ہیں تاکہ حبیب محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ بے مثال سے اپنی

لہ ولقد کرمنا بنی آدم اور ہم نے بنی آدم کو عزت و کرامت بخشی ہے (القرآن)

آنکھوں کو روشن اور منور کریں جن کی خدمت میں حاضر ہونے والا کبھی ناکام و نامراد نہیں لوٹے گا۔

یہ سن کر حضرت آمنہؓ نے فرمایا: اگر یہی بات ہے کہ تمہیں حضورؐ کی زیارت سے مشرف ہوئے بغیر چارہ نہیں، تو جلدی نہ کرو، تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاؤ اور مجھے کچھ وقت دو۔ یہ کہہ کر وہ کچھ دیر کے لیے اپنے حجرہ میں چلی گئیں اور ان سے کہا: اندر آجاؤ۔ اذن باریابی پاتے ہی وہ اس حجرۂ نور میں داخل ہوئے، جہاں نبیٔ معظم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ جب حبیبِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی انوار و تجلیات دیکھیں تو دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گئے اور تکبیر و تہلیل کرنے لگے۔ چہرۂ انور سے جو پردہ اٹھایا تو یہ دیکھ کر ایک دم سے اُن کی چیخ نکل گئی اور استنارو ئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں قریب تھا کہ اُن کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر جائے۔ انہوں نے پاؤں مبارک کو اٹھایا اور منہ کے بل گر گئے اور حضورؐ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ جیسے کوئی اپنے صاحبین اور دامادوں کے ساتھ ان کی خوشنودی کے لیے کرتا ہے۔

اِس کے بعد حضرت آمنہؓ نے فرمایا: اب جلدی سے چلے جاؤ۔ اِس لیے کہ حضورؐ کے جدِ امجد حضرت عبدالمطلب نے مجھ سے عہد لے رکھا ہے کہ میں حضورؐ کو عام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھوں اور انہیں ظاہر نہ کروں۔ لہٰذا وہ حبیبِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے نکلے، مگر آتشِ عشق دلوں میں بدستور بھڑک رہی تھی۔ عامر نے ہاتھ دل پر رکھا اور دیوانہ وار چیخ کر کہا: مجھے حضرت آمنہؓ کے گھر واپس لے چلو اور دوبارہ التجا کرو کہ مجھے حضورؐ کے جمالِ جہاں آرا سے ایک بار پھر بہرہ ور فرمائیں، چنانچہ وہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر واپس آئے۔ جب اندر گئے تو عامر دیکھتے ہی حضورؐ کی طرف لپکا اور قدموں میں گر گیا۔ پھر ایک زوردار چیخ ماری اور اس کی رُوح عالمِ جاودانی کو انتقال کر گئی اور اُسی وقت اللہ تعالیٰ

نے اسے جنت میں پہنچا دیا۔ بخدا، محبانِ کامل اور عاشقانِ صادق کا یہی حال اور یہی علامات ہوتی ہیں۔ پس اے دانا و عقلمند! حبیبِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور حالات و صفات کو سنو، جنہوں نے کائنات کو عزت و حسن سے نوازا ہے۔ اور جن کا نور آفاق میں تاباں و درخشاں ہے۔

صلوعلیہ وسلموا تسلیما　　حَتّٰی تَنَالُوْا جَنَّۃً نَعِیْمَا

یَا رَاحَۃَ الْأَرْوَاحِ طَابَتْ بِکُمْ أَفْرَاحِی　　أَنْوَارُکُمْ نَوْلَاحَتْ تُغْنِی عَنِ الْمِصْبَاحِ

اے راحتِ جاں، میری خوشیاں آپ ہی سے دوبالا ہیں، آپ کے انوار روشن ہوں، تو چراغوں سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔

اَلْهَاشِمِیُّ التِّهَامِیُّ مَبْعُوْثُ لِلْأَنَامِ　　صَلّٰی عَلَیْهِ مَدَامِیْ تَأَتٰی مِنْهُ الْفَلَاحِیْ

حضورؐ بنو ہاشم سے ہیں، تہامہ کے رہنے والے ہیں اور تمام مخلوقات کے لیے رسول بن کر مبعوث ہوئے آپؐ پر ہمیشہ صلوٰۃ و سلام ہو کہ انسانیت کی صلاح آپ ہی کے دامن سے وابستہ ہے۔

اَلسَّیِّدُ الْمُخْتَارُ خُلَاصَۃُ الْأَخْیَارِ　　بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ صَلِّ عَلَیْهِ یَا صَاحِیْ

حضورؐ سردار ہیں، صاحب اختیار ہیں اور بہترین انسانوں (یعنی انبیاء و مرسلین) کا خلاصہ ہیں۔ اے میرے ساقی! دن رات حضورؐ پر درود پڑھو۔

مِنْ بَعْدِهٖ الشَّفِیْقِیْ أَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِیْ　　مَنْ فَازَ بِالتَّصْدِیْقِیْ لِصَاحِبِ الْأَنْجَاحِیْ

حضورؐ کے بعد آپؐ کے رفیق شفیق حضرت ابوبکر صدیقؓ پر جو حاجت روا آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق سے کامران ہوئے۔

اَلثَّانِی الْفَارُوْقُ، مُجْرِی الْحُقُوْقِ　　قَدْ طَهَّرَ الطُّرُوْقَ بِعَدْالسَّلَاحِیْ

دوسرے احکامِ شریعت کو جاری کرنے والے عمر فاروقؓ پر جنہوں نے ہتھیار اٹھا کر (کفر اور اسلام) کے راستوں کو نکھار کر دیا۔

ثَالِثُهُمْ ذُوالنُّورَیْنِ عُثْمَانُ قُرَّةُ الْعَیْنِ   صِهْرُ التِّهَامِی الزَّیْنِ مَنْ فَاقَ عَلَی الْمَصَابِحِ

تیسرے عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ پر ۔ جو اُس نبی تہامی کے قرۃ العین اور داماد ہیں، جن کا نور و جمال، چراغوں پر غالب تھا۔

وَالرَّابِعُ الْوَلِی یُکَنّٰی بِالرَّضِی   سَیِّدُنَا عَلِی لِبَابِ خَیْبَرْ دَاحِی

چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر، جو شہنشاہِ ولایت، پیکرِ تسلیم و رضا اور خیبر شکن ہیں۔

أَشْبَالُهُ السِّبْطَیْنِ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنِ   وَالزُّهْرَةُ عَیْنُ الْعَیْنِ، کَرِیمَةُ النَّصَاحِی

نیز حضرات حسن و حسین، شیرِ خدا کے دو شہزادوں پر اور سیدہ زہرا پر جو حضورؐ کی آنکھوں کا نور، اور آپؐ کی نسلِ پاک سے ہیں [1]

وَالطَّلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ، مَنْ وُصِفَا بِالْخَیْرِ   فِیهِمْ نُزُولُ الضَّیْرِ، وَتَکْثُرُ الْأَفْرَاحِی

ساتھ ہی حضرات طلحہ و زبیر پر، جو خیر کے ساتھ موصوف ہیں، جن کی بدولت شقاوت دور ہوتی ہے اور خوشیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

وَالسَّعْدُ وَالسَّعِیدُ، وَابْنُ عَوْفِ الْمَجِیدُ   لَاسِیَّمَا الرَّشِیدُ: عُبَیْدَةُ الْجَرَّاحِی

اور حضرت سعد، حضرت سعید اور گرامی مرتبت عبد الرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہ پر۔ خاص کر صاحبِ رشد و ہدایت [2] حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر۔

یَارَبِّ بِالْآیَاتِ: بِسَیِّدِ السَّادَاتِ   أَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّاتِ، یَامَنْ هُوَ الْمُنَاجِی

اے بہت زیادہ بخشش فرمانے والے پاک پروردگار، ہمیں اپنے کلام اور سیدِ انام صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جنت میں داخل فرما۔

یَارَبِّ بِالْقُرْآنِ: بِسَیِّدِ الْأَکْوَانِ   أَدْخِلْنَا فِی الْجِنَانِ؛ یَامَنْ هُوَ الْفَتَّاحِی

اے فتحِ باب فرمانے والے رب العالمین! ہمیں قرآن اور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل جنت میں داخل فرما۔

---

[1] تیری نسلِ پاک سے ہے بچہ بچہ نور کا   تو ہے عینِ نور، تیرا سب گھرانہ نور کا (اعلیٰ حضرت)

[2] صحابہ آسمانِ رشد کے روشن ستارے ہیں   رہِ حق کے دکھانے کو یہ نورانی سفینے ہیں۔

پُرنُور ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ربیع الاوّل کی پہلی شب ہوئی تو حضور کی والدہ ماجدہ کو آپ کی ذاتِ اقدس سے عجیب کیف و سرور حاصل ہوا۔ دوسری شب حصولِ مقصد کی بشارت دی گئی۔ تیسری شب حضرت آمنہؓ سے مخاطب ہو کر کہا گیا: اے آمنہؓ! اب اُس جانِ عالم کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے، جو اللہ کی حمد و ثنا اور شکر و احسان بجالائے گا۔ چوتھی شب حضرت آمنہؓ نے ملائکہ کی بلند آواز سے تسبیح سُنی۔ پانچویں شب حضرت آمنہؓ نے خواب میں حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی زیارت کی۔ وہ فرما رہے تھے۔ اس نبی جلیل کی خوشخبری ہو، جو صاحبِ نور و جمال اور فضل و کمال کے مالک ہیں اور تعریف و ثناء جن کو سزاوار ہے۔ چھٹی شب صاحب مدح و ثناء حضورؐ سید الانبیاء کے انوار سارے عالم میں جلوہ گر ہوئے۔ ساتویں شب ملائکہ حضرت آمنہؓ کے مکان پر آئے۔ جس سے خوشیاں دوبالا ہوگئیں۔ آٹھویں شب فرح و سرور اور مبارکباد کے فرشتے نے ندا کی اور کہا: حضور کی ولادت کا وقت قریب آگیا ہے۔ نویں شب لطف و مہربانی کے فرشتے نے صحنِ عطف سے ندا کی کہ حضورؐ کی والدہ سے غم و الم زائل ہوگئے۔ دسویں شب خیف و منیٰ نے بشارت دی۔ گیارہویں شب زمین اور آسمان والوں نے ایک دوسرے کو حضورؐ کی ولادت کی خوشخبری دی۔ بارہویں شب حضرت آمنہ فرماتی ہیں۔ چاندنی رات تھی اور اندھیرا نہیں تھا۔ حضرت عبدالمطلب، اپنی اولاد کو لے کر حرم کی طرف گئے ہوئے تھے۔ تاکہ اس

کی جو دیواریں گر گئی تھیں، ان کی مرمت کریں۔ میرے پاس اُس وقت کوئی نہیں تھا۔ نہ مرد، نہ عورت۔ اپنی تنہائی پہ رونے لگی اور کہہ رہی تھی۔ ہائے یہ تنہائی! اِس وقت نہ کوئی عورت ہے جو میری مدد کرے، نہ کوئی سہیلی ہے جو مونس و غمخوار ہو اور نہ کوئی لونڈی ہے جو مجھے سہارا دے۔ حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں۔ پھر میں نے اپنے مکان کے ستونوں کی طرف نظر کی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ وہ پھٹ گیا ہے اور چاند سی چار دراز قد عورتیں اس سے ظاہر ہوئی ہیں، انہیں انوار نے اپنی آغوش میں لے رکھا ہے اور انہوں نے سفید رنگ کی چادریں باندھ رکھی ہیں۔ جن سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ گویا وہ عبد مناف کی بیٹیاں ہیں۔ ان میں سے پہلی آگے بڑھیں اور کہا: اے آمنہؓ! تمہاری مانند کون ہے کہ تم سید البشر اور فخرِ ربیعہ و مضر سے حاملہ ہو۔ یہ کہہ کر وہ میری داہنی جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا، آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: میں سب آدمیوں کی ماں حوا ہوں۔ رضی اللہ عنہا۔ پھر دوسری آگے بڑھیں اور کہا: اے آمنہؓ! تمہاری مانند کون ہے کہ تم اُس ہستی مقدس سے حاملہ ہو، جو پاک صاف، علم و آگہی کا مینارہ حقائق و معارف کا بحرِ بے کراں، نورِ مجسم اور کائنات کا کھلا راز ہیں۔ یہ کہہ کر وہ میرے بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی، سارہ ہوں، رضی اللہ عنہا۔ پھر تیسری آگے بڑھیں اور کہا: اے آمنہؓ! تمہاری مانند کون ہے کہ تم اس ذاتِ اقدس سے حاملہ ہو، جو باری تعالیٰ کے حبیبِ اعظم اور صاحبِ مدح و ثنا ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ کہہ کر وہ میری پشت کی جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے حسبِ سابق پوچھا: آپ کون ہیں کہنے لگیں: میں آسیہ بنت مزاحم ہوں رضی اللہ عنہا۔

پھر چوتھی آگے بڑھیں۔ وہ اُن سب سے پُرشکوہ، ذی وجاہت اور حسین و

جمیل ہیں۔ کہا : اے آمنہؓ ! تیری مانند کون ہے کہ تم اس فخر عالم سے حاملہ ہو۔ جو براہین و معجزات کے مالک ، دلائل و آیات کے حامل اور اہل زمین و آسمان کے سردار ہیں۔ علیہ من اللہ تعالیٰ افضل الصلوٰت واکمل التسلیمات (حضورؐ پر اللہ تعالیٰ کا بہترین اور کامل ترین صلوٰۃ و سلام ہو) یہ کہہ کر وہ میرے سامنے کی طرف بیٹھ گئیں اور فرمایا : اے آمنہؓ ! اپنا جسم میری طرف مائل کرو ، میں نے پوچھا : آپ کون ہیں ؟ کہنے لگیں : میں مریم بنت عمران ہوں رضی اللہ عنہا ہم تمہاری دایہ ہیں اور ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت انجام دینے کے لیے آئی ہیں۔

جناب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : یہ سُن کر میں ان سے مانوس ہو گئی اس دوران میں مجھے لمبے لمبے نُوری پیکر نظر آنے لگے ، جو جوق در جوق میرے حجرۂ طاہرہ میں داخل ہو رہے تھے۔ اُن کی آوازیں ایک دوسرے سے مِلتی جُلتی تھیں۔ لیکن زُبان مختلف تھی۔ جن میں سریانی غالب تھی۔ یوں نظر آتا تھا کہ مکان کی دیواریں میری طرف جُھکی ہوئی ہیں۔ اور میرے دائیں بائیں نُور کے جُھکے اُڑ رہے ہیں۔

میلادِ حبیبؐ کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے جبرئیل ! جنت میں پینے کے جام ، بہترین خوشبوؤں سے بھر دو اور اے رضوان ، خازنِ جنت ! جنتی دوشیزاؤں کی زیبائش و آرائش کرو ، مشکِ پاکیزہ کے نافے کھول دو کہ تمام مخلوقات کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور فرمانے والے ہیں۔ اے جبرئیل ! محبوبِ اعظم کے لیے ، جو نورِ مجسّم اور سب سے مقرّب اور افضل و اعلیٰ ہیں ، قرب و وصال کے سجّادے پھیلا دو۔ مالک کو حکم دو کہ جہنّم کے دروازے بند کر دے۔ رضوان سے کہو کہ جنّت کے دروازے

کھول دے۔ اے جبرئیل! خود حُلّۂ بہشتی زیب تن کر د۔ اور زمین و آسمان کے طول و عرض میں منادی کر دو کہ محبّ و محبوب اور طالب و مطلوب کے ملنے کا وقت آگیا ہے۔ جبرئیل امین علیہ السّلام نے رب جلیل جل جلالہٗ کے حکم کی تعمیل کی اور فرشتوں کو مکّہ کے پہاڑوں پر لاکھڑا کیا۔ ان فرشتوں نے کعبہ کو گھیرے میں لے لیا۔ اُن کے پاؤں سفید کافوری بادلوں کی طرح تھے۔ اطراف و اکناف میں پرندے گیت الاپنے لگے اور جنگلوں اور صحراؤں کے جانور خوشی سے شور مچانے لگے اور یہ سب کچھ کائنات کے شہنشاہِ حقیقی اللہ رب العزت کے حکم سے ہوا۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وقتِ ولادت اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے تمام حجابات اُٹھا دیئے اور مجھے سرزمینِ شام میں بصریٰ کے محل نظر آنے لگے۔ میں نے تین عظیم الشان جھنڈے دیکھے جو مشرق، مغرب اور کعبہ کی چھت پر نصب تھے۔ اِس عالم میں مجھے پرندوں کا ایک غول نظر آیا، جن کی سونے کی طرح سرخ چونچیں تھیں اور پَر، آبدار موتیوں کی طرح تھے۔ انہوں نے میرے حجرۂ نور میں آکر زرد جواہرات اور لؤلؤ اور مرجان نچھاور کیے وہ میرے ارد گرد آکر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے لگے۔ میں انہیں لمحہ بہ لمحہ اپنے سے ہٹاتی۔ اسی دوران میں فرشتے فوج در فوج میرے ہاں اترتے رہے۔ اُن کے ہاتھ میں سرخ سونے اور سفید چاندی کی لوبانڈیاں تھیں۔ اور وہ عود و عنبر اور مختلف خوشبوئیں بکھیرتے رہے اور بلند آواز سے رسولِ مکرم حبیب معظم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے لگے۔ صلی اللہ علیہ وسلم و شرف و عظم۔

حضرت آمنہؓ کا فرمان ہے کہ چاند، خیمہ کی طرح میرے سر پر منو فگن ہو گیا اور ستارے خوبصورت اور روشن قندیلوں کی طرح لٹک گئے۔ مجھے سفید اور کافوری شربت پیش کیا گیا، جو مشک سے زیادہ خوشبودار، دودھ سے زیادہ

سفید، شراب و شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔ مجھے سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ لہٰذا اسے لے کر پی لیا۔ میں نے اس سے لذیذ مشروب کبھی نہیں دیکھا۔ یہ شربت پینے کے بعد مجھ پر ایک نورِ عظیم ظاہر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا پرندہ میرے کمرے میں آیا اور میرے دل پر سے پرواز کی۔

سلام بدرگاہِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلوٰۃُ عَلَیْکَ السَّلَامُ عَلَیْکَ مِنْ بابِ السَّلَامْ

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو، بابِ سلام سے

الصلوٰۃ علیک السلام علیک فی جُنْحِ الظلامْ

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو، سیاہ رات کے ایک حصے میں

الصلوٰۃ علیک السلام علیک یا مُظَلَّلُ بالغمام

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو، اے فرمانروائے عالم جن پر بادلوں نے سایہ کیا

الصلوٰۃ علیک السلام علیک یا نسل الکرام

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو، اے بزرگوں کی اولاد!

الصلوٰۃ علیک السلام علیک یا نَسْلَ الذَّبیحی

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو، اے ذبیح علیہ السلام کے فرزند!

الصلوٰۃ علیک السلام علیک ذا الدِّین الصَّحیحی

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو، اے صاحبِ دینِ صحیح!

الصلاۃ علیک السلام علیک ذا العِلْم الرجیحی

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو، اے غالب علم والے!

الصلاۃ علیک السلام علیک ذا النُّطْق الفصیحی

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو، اے فصیح کلام والے!

الصلاۃ علیک السلام علیک ذُوالوَجْہِ الصَّبیحِ

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے حُسنِ نمک پاش کے چہرہ والے!

الصلاۃ علیک السلام علیک طٰہٰ یا مُؤیَّدْ

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، تائیدِ الٰہی سے سرفراز، ماہ کامل!

الصلوۃ علیک السلام علیک طٰہٰ یا مُمَجَّدْ

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے مجد و شرف کے مالک طاہا،

الصلاۃ علیک السلام علیک یا مَہْدِی وھَادِیْ

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے!

الصلاۃ علیک السلام علیک اَحْمَدُ یا مُحَمَّدْ

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے محمود و احمد

الصلاۃ علیک السلام علیک یا زَیْنَ البِلَادِ

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے حسنِ عالم!

الصلاۃ علیک السلام علیک یا زینَ القیَامَہ

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے قیامت کے دن کی زینت!

الصلاۃ علیک السلام علیک یا نُورَ العِبَادْ

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے بندوں کے نورِ ہدایت!

الصلاۃ علیک السلام علیک مُظْہِرَ الرَّشَادْ

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے رشد و ہدایت کے ظاہر کرنے والے!

الصلاۃ علیک السلام علیک یا نسلَ الخلیل

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے فرزندِ خلیل!

الصلاۃ علیک السلام علیک من باب السلام

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، باب سلام سے

دُعائے میلاد شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا قَدْ حَضَرْنَا مَوْلِدَ نَبِیِّکَ وَصَفْوَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ فَافِضْ عَلَیْنَا بِبَرَکَتِہٖ خِلَعَ الْعِزِّ وَالتَّکْرِیْمِ ؛ وَاَسْکِنَّا بِجِوَارِہٖ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ ؛ وَمَتِّعْنَا بِالنَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ ، وَاَجِرْنَا مِنْ عِقَابِکَ الْاَلِیْمِ ، بِفَضْلِکَ وَجُوْدِکَ وَکَرَمِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؛ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی وَبِآلِہٖ اَھْلِ الصِّدْقِ وَالْوَفَا ؛ وَبِصَحْبِہِ الْاَبْرَارِ وَالشُّرَفَا ، کُنْ لَنَا عَوْنًا وَمُعِیْنًا وَمُسْعِفًا وَبَوِّئْنَا مِنَ الْجَنَّۃِ قُصُوْرًا وَغُرَفًا ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ ، وَآلِہِ الْاَخْیَارِ ، اَنْ تُکَفِّرَ عَنَّا الذُّنُوْبَ وَالْاَوْزَارَ ، وَنَجِّنَا مِنْ جَمِیْعِ الْمَخَاوِفِ وَالْاَخْطَارِ ، وَتَقَبَّلْ مِنَّا مَا قَدَّمْنَاہُ مِنْ یَسِیْرِ اَعْمَالِنَا فِی السِّرِّ وَالْاِجْھَارِ ؛ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّکَ عَزِیْزٌ غَفَّارٌ ؛ بَلِّغِ اللّٰھُمَّ وَاَوْصِلْ ثَوَابَ مَا تَرَی بِتَمَامِہٖ وَکَمَالِہٖ مِنْ ھٰذِہِ الْقِرَاءَۃِ الشَّرِیْفَۃِ وَالْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ زِیَادَۃً فِیْ شَرَفِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فِیْ شَرَفِ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَآلِ بَیْتِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاِلٰی رُوْحِ اَبِیْنَا آدَمَ وَاُمِّنَا حَوَّاءَ وَمَا تَنَاسَلَ مِنْھُمَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ؛ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ

اَجْمَعِیْنَ وَصَدَقَةٌ جَارِیَةٌ مِنْ جَنَابِهِ الْمُکَرَّمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ❁ اِلٰی رُوحِ مَنْ کَانَتِ التِّلَاوَۃُ الشَّرِیْفَةُ لِاَجْلِهِمْ وَسَبَبِهِمْ وَجِهَتِهِمْ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنَّا خَاصَّةً ❁ وَعَلٰی قُبُوْرِهِمْ مِنْكَ نُوْرٌ نَازِلٌ مَوْلَانَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ❁ اَوْصِلِ اللّٰهُمَّ ثَوَابَ هٰذِهِ التِّلَاوَةِ مِنَّا اِلَیْهِمْ ❁ وَاجْعَلْهُ نُوْرًا نَازِلًا عَلَیْهِمْ وَجَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُنُوْبِهِمْ ❁ وَافْسَحِ اللّٰهُمَّ لَهُمْ فِیْ قُبُوْرِهِمْ، مَدَّ بَصَرِهِمْ، وَارْحَمْنَا اِذَا سِرْنَا اِلَیْهِمْ، کَذٰلِكَ اللّٰهُمَّ لَهُمْ وَلِمُجَاوِرِهِمْ وَلِسُکَّانِ تُرَبِهِمْ وَلِسَائِرِ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِیْنَ ؛ وَلَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَاُسْتَاذِیْنَا وَاُسْتَاذِ اُسْتَاذِیْنَا ❁ وَمَشَایِخِنَا وَمَشَایِخِ مَشَایِخِنَا وَلِمَنْ عَلَّمَنَا ❁ وَلِمَنْ اَحْسَنَ اِلَیْنَا وَلِمَنْ لَهُ حَقُّ الدُّعَاءِ عَلَیْنَا ❁ وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَاَوْصَیْنَاهُ بِدُعَاءِ الْخَیْرِ لِعَبِیْدِكَ الْحَاضِرِیْنَ السَّامِعِیْنَ ❁ وَلِکَافَّةِ اَهْلِ الْاِیْمَانِ اَجْمَعِیْنَ ❁ وَحَیِّنَا عَلَی الْکِتَابِ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ، وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظَّالِمِیْنَ ❁ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ- (تمّ)

ترجمہ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو جہانوں کا پروردگار ہے ۔ اور صلوٰۃ وسلام ہو، ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ پر اور آپ کے تمام آل و اصحاب پر۔

اے اللہ، اے ارحم الراحمین! ہم تیرے نبی اور بہترین خلائق کے میلاد شریف کی محفل میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہمیں اس کی برکت اور اپنے فضل وکرم اور جود وعطا سے عزت وتکریم کی خلعت عطا فرما اور جنت نعیم میں حضور کے قرب میں جگہ دے۔ اپنے دیدار سے بہرہ ور فرما اور دردناک عذاب سے پناہ دے۔

اے اللہ! ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور حضور کی آلِ باصفا اور اولادِ

پاک کے وسیلے سے اور حضورؐ کے نیک اور بزرگ اصحاب کے واسطے سے، تجھ سے دُعا کرتے ہیں کہ ہمارا معین و مددگار اور حامی و ناصر ہو۔ اور جنت میں ہمیں محل اور بالا خانے عطا فرما۔

اے اللہ! ہم تجھ سے نبیٔ مختار صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آلِ پاک کے وسیلۂ جمیلہ سے استدعا کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ فرما اور ہمیں ہر قسم کے خوف و خطرات سے نجات عطا فرما، ظاہر و باطن میں جو تھوڑے بہت نیک عمل کیے ہیں۔ انہیں قبول فرما اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما کہ تو غالب اور بہت بخشنے والا ہے۔

اے اللہ! جو کچھ اس محفلِ میلاد شریف میں تلاوت قرآن پاک اور نعت خوانی کی گئی ہے، اس کا ثواب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ہدیۃً پہنچا اور پھر حضور کی آل و اصحاب اور اہلِ بیت طیبین و طاہرین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خدمت میں اس کا ایصالِ ثواب فرما۔ اور ہمارے ماں باپ، حضرت آدم و حوا علیہما السلام اور اُن کی نسل سے، جو انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہوئے ہیں ان سب کی ارواحِ مبارکہ کو اس کا ثواب پہنچا نیز حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صدقہ جاریہ بنا کر، اس کا ثواب اُن کی روحوں کو پہنچا، جن کی طرف سے، جن کے لیے اور جن کی خاطر یہ میلاد شریف پڑھا گیا ہے۔ جنہیں ہماری نسبت تو بہتر جانتا ہے۔

اے مولیٰ تعالیٰ، اے ربّ العالمین! اُن کی قبروں کو اپنے انوار سے روشن و منور کر دے، ہماری اس تلاوت کا ثواب انہیں پہنچا اور اسے نور بنا کر اُن پر نازل فرما، اُن کے جسموں سے زمین کو دُور رکھ اور انہیں قبروں میں حدِ نگاہ تک وسعت اور کشادگی عطا فرما اور جب ہم اُن کی طرف جائیں تو ہمیں بھی اپنے

دامن رحمت میں لے لے۔

اسی طرح اے پروردگار! اُن پر اُن کے پڑوسیوں پر، اُن کی اور تمام مسلمانوں کی قبروں پر رہنے والوں پر، ہم پر، ہمارے والدین، اساتذہ، اساتذہ کے اساتذہ، مشائخ، مشائخ کے مشائخ، جنہوں نے ہمیں پڑھایا لکھایا، جنہوں نے ہمارے ساتھ نیکی کی اور جن کا ہمارے ذمہ دعا کا حق ہے اور جنہوں نے ہم سے دعائے خیر کی وصیت کی ہے اور جو تیرے بندے اس محفل میں حاضر ہوئے ہیں میلاد شریف کو ذوق شوق سے سنتے ہیں ان سب پر اور تمام اہلِ ایمان پر رحم و کرم فرما۔ ہمارے جسموں کو آتشِ دوزخ پر حرام کر دے اور ہمیں اسلام کی حالت میں اٹھا۔ اور ظالموں کے شر سے ہمیں محفوظ فرما۔ برحمتک یا ارحم الرّاحمین والحمد للہ رب العالمین ۝

فی تولید سید ولد آدم

للإمام العالم العلامة

شهاب الدین أحمد بن حجر الهیتمی الشافعی

رحمه الله تعالى

الناشر

قادری کتب خانہ ، جامع مسجد ، تحصیل بازار

سیالکوٹ

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى نَوَّرَ وَقَوّٰى هٰذِهِ الْاُمَّةَ الضَّعِيفَةَ بِوُجُودِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ❁ اَلَّذِى أَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَاجَ النُّبُوَّةِ وَجَعَلَهُ نَبِىَّ الْاَنْبِيَاءِ ❁ وَآدَمُ مُنْجَدِلٌ مُنْدَمِجٌ فِى الطِّينِ ❁ اِصْطَفَاهُ حَبِيبًا طَبِيبًا خُصُوصًا مِنْ بَيْنِ هٰذَا الْعُمُومِ أَجْمَعِينَ ❁ فَقَالَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ : وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ❁ نَوَّهَتْ بِمَجِيئِهِ الْكُتُبُ الْمُنَزَّلَةُ مِنَ الْحَىِّ الصَّمَدِ ❁ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَاْتِى مِنْ بَعْدِى اسْمُهُ أَحْمَدُ ❁ فَأَشَارَتْ

إلى تفضيله بشمول المفضلين ❊ ولم يتدبر ذلك بمقتضى
القابلية سوى الأمة المحمديين ❊ أنى لهم الذكرى
وقد جاءهم رسول مبين ❊ اختصم الملأ الأعلى في غاية
مبلغ علمه ولم يصل الأنبياء إلى بعض تعريفه برسمه ❊
إذ كان سر سجود آدم ودعوة إبراهيم ❊ ربنا وابعث
فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم آياتك ويعلمهم الكتاب
والحكمة ويزكيهم إنك أنت العزيز الحكيم ❊ نزهه
مولاه عما يقول الظالمون ❊ فقال تعالى: وما صاحبكم
بمجنون ❊ ثم أقسم بعمره في القرآن المحفوظ
المصون ❊ فتدبر حبيبي لعمرك إنهم لفي سكرتهم
يعمهون ❊ ختم الشرائع بتأخيره الفاخر ❊ وكان
أول ما خلق الله نور نبيك يا جابر ❊ فلذا جعله في الرتبة
العزمية المقدم ❊ وإذ أخذنا من النبيين ميثاقهم ومنك

وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ❁ عَيْنِ أَعْيَانِ الْوُجُودِ وَمَرْكَزِ دَائِرَةِ الْعَارِفِينَ ❁ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ❁ سِرُّ أَسْرَارِ الْمَظَاهِرِ وَمَلَاذُ السَّادَاتِ الْأَفَاخِرِ الَّذِي جَعَلَ اللّٰهُ انْشِرَاحَ صُدُورِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِي تَحْكِيمِهِ تَعْظِيمًا ❁ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ❁ هٰذَا الْحَبِيبُ وَسِيلَةُ الْمُذْنِبِينَ قَالَ لَنَا مُلَقِّنُ الْحُجَّةِ مَعَ التَّصْرِيحِ وَالتَّبْيِينِ لِنَعْلَمَ كَيْفَ التَّشَبُّثُ بِأَذْيَالِهِ وَنَتَوَخّٰى تَفْهِيمًا ❁ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ❁ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الْعَاصِينَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ أَنْتَ الَّذِي نَادَمْتَ الْحَقَّ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى ❁ نَاظِرًا إِلَى تَجَلِّيهِ كَمَا أَرَادَ وَكَيْفَ أَرَادَ ❁ مَا زَاغَ بَصَرُكَ وَمَا

طغى ❊ أتراك حين ينالك وفاء عهد ولسوف يعطيك ربك فترضى ❊ أتنسى الناشئين لامتداحك أولى القلوب المرضى ❊ وأنت فى كل حالة ملحوظا مرفودا لا تزال عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا ❊ حياك الله بما يسرك ❊

لقد بلغت الرسالة وأديت الأمانة ونصحت الأمة وكشفت الغمة ❊ فلله درك أنت لأمتك الضعيفة أرحم من الأب الشفيق الحيم لقوله تعالى لقد جاءكم رسول من أنفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم ❊ فإن تولوا فقل حسبي الله لا إله إلا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم.

صلوا عليه وسلموا تسليما   حتى تنالوا جنة ونعيما

يا أمة بنبيها متفضلة

صلوا عليه وسلموا فى الأوله

أُمَّةُ مُحَمَّدٍ بِالْقُطُوفِ الدَّانِيَــهْ

صـلوا عليـهِ وسـلموا فِى الثَّانِيَه

أُمَّةُ مُحَمَّــدٍ بِالْعُــلُومِ مُتَوَارِثَهْ

صـلوا عليـهِ وسلموا فِى الثَّالِثَـهْ

اَجْعَـلْ صَلَاتَكَ عَلَى النَّبِى مُتَتَابِعَهْ

صِـلوا عليـهِ وسلموا فِى الرَّابِعَهْ

يَا مَنْ تَوَرَّقَ لَهُ الْغُصُونِ الْيَابِسَهْ

صـلوا عليـهِ وسلموا فِى الْخَامِسَهْ

كُلُّ الْعُـلُومِ مِنَ الْحَبِيبِ دَارِسَهْ

صـلوا عليـهِ وسلموا فِى السَّادِسَهْ

الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ الأَصَابِعِ نَابِعَــهْ

صـلوا عليـهِ وسلموا فِى السَّابِعَهْ

جَاءَ ابنُ عَبدِ اللّٰهِ يُبَشِّرُ آمِنَة

صلوا عليهِ وسلموا فى الثامِنَة

وَهُوَ الَّذِى فِى حَضرَةِ القُدُسِ قَد سَعَى

صلوا عليهِ وسلموا فِى التَّاسِعَة

أَنْوَار مُحَمَّد فِى جَبِينِهِ نَاشِرَة

صلوا عليهِ وسلموا فِى العَاشِرَة

فَصْلٌ فِى بَيَان فَضلِ مَولِدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَبُو بَكرِ الصِّدِّيقُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ مَن أَنفَقَ دِرهَمًا عَلَى قِرَاءَةِ مَولِدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَفِيقِى فِى الجَنَّةِ ❁ وَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ مَن عَظَّمَ مَولِدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَد أَحيَا الإِسلَامَ ❁ وَقَالَ عُثمَانُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ مَن أَنفَقَ دِرهَمًا عَلَى قِرَاءَةِ مَولِدِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ غَزْوَةَ بَدْرٍ وَحُنَيْنٍ ❊ وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ سَبَبًا لِقِرَاءَتِهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بِالْإِيمَانِ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ❊ وَقَالَ حَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَدِدْتُ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقْتُهُ عَلَى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ❊ وَقَالَ جُنَيْدٌ الْبَغْدَادِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ مَنْ حَضَرَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَّمَ قَدْرَهُ فَقَدْ فَازَ بِالْإِيمَانِ ❊ وَقَالَ مَعْرُوفُ الْكَرْخِيُّ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ: مَنْ هَيَّأَ طَعَامًا لِأَجْلِ قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَمَعَ إِخْوَانًا وَأَوْقَدَ سِرَاجًا وَلَبِسَ جَدِيدًا وَتَبَخَّرَ وَتَعَطَّرَ تَعْظِيمًا لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْفِرْقَةِ الْأُولَى مِنَ

النبيين وكان في أعلى عليين ❀ وقال وحيد عصره وفريد دهره الإمام فخر الدين الرازي ما من شخص قرأ مولد النبي صلى الله عليه وسلم على ملح أو بر أو شيء آخر من المأكولات إلا ظهرت فيه البركة وفي كل شيء ❀ وصل إليه من ذلك المأكول فإنه يضطرب ولا يستقر حتى يغفر الله لآكله ❀ وإن قرئ مولد النبي صلى الله عليه وسلم على ماء فمن شرب من ذلك الماء دخل قلبه ألف نور ورحمة ❀ وخرج منه ألف غل وعلة ولا يموت ذلك القلب يوم تموت القلوب ❀ ومن قرأ مولد النبي صلى الله عليه وسلم على دراهم مسكوكة فضة كانت أو ذهبا وخلط تلك الدراهم بغيرها وقعت فيها البركة ولا يفتقر صاحبها ولا تفرغ يده ببركة النبي صلى الله عليه وسلم ❀ وقال الإمام الشافعي رحمه الله ❀

مَنْ جَمَعَ لِمَوْلِدِ النبيِّ صلى آللهُ عليه وسلم إخوانًا وَهَيَّأَ طعامًا وَأَخْلَى مكانًا وَعَمِلَ إحسانًا وصار سببًا لِقِراءَتِهِ بعثه آللهُ يومَ القِيامةِ مع الصِّدِّيقِينَ والشُّهَداءِ وَالصالحينَ ويكونُ في جَنَّاتِ النعيمِ ❊ وقال السَّرِيُّ السَّقَطِيُّ قدس آللهُ سِرَّهُ مَنْ قَصَدَ مَوضِعًا يُقْرَأُ فيهِ مَوْلِدُ النبيِّ صلى آللهُ عليهِ وسلم فَقَدْ قَصَدَ رَوْضَةً مِنْ رِياضِ الجَنَّةِ لِأَنَّهُ ما قَصَدَ ذَلِكَ المَوْضِعَ إلا لِمَحَبَّةِ النبيِّ صلى آللهُ عليه وسلم ❊ وَقَدْ قال صلى آللهُ عليه وسلم مَنْ أَحَبَّنِي كانَ مَعِي في الجَنَّةِ ❊ وقال سُلْطانُ العارِفِينَ الإمامُ جَلالُ الدِّينِ السُّيُوطِيُّ قَدَّسَ آللهُ سِرَّهُ وَنَوَّرَ ضَرِيحَهُ في كِتابِهِ المُسَمَّى بِالوَسائِلِ في شَرْحِ الشَّمائِلِ ما مِنْ بَيْتٍ أو مَسْجِدٍ أو مَحَلَّةٍ قُرِئَ فيهِ مَوْلِدُ النبيِّ صلى آللهُ عليهِ وسلم إلا حَفَّتِ المَلائِكَةُ ذَلِكَ البَيْتَ أو المَسْجِدَ

أو المحلّةِ وصلّت الملائكةُ على أهلِ ذلك المكانِ وعمّهم اللهُ تعالى بالرحمةِ والرضوانِ ❁ وأمّا المطوّقون بالنورِ يعني جبرائيلَ وميكائيلَ وإسرافيلَ وعزرائيلَ عليهم السلامُ فإنّهم يصلّون على من كان سبباً لقراءةِ مولدِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم ❁ وقال أيضاً: ما من مسلمٍ قرأ في بيتهِ مولدِ النبيِّ صلى الله عليهِ وسلم إلّا رفع اللهُ سبحانه وتعالى القحطَ والوباءَ والحرقَ والغرقَ والآفاتِ والبليّاتِ والبغضَ والحسدَ وعينَ السوءِ واللصوصَ عن أهلِ ذلك البيتِ فإذا ماتَ هوّن اللهُ عليهِ جوابَ منكرٍ ونكيرٍ ويكونُ في مقعدِ صدقٍ عندَ مليكٍ مقتدرٍ ❁ فمن أرادَ تعظيمَ مولدِ النبيِّ صلى الله عليهِ وسلم يكفيهِ هذا القدرُ ❁ ومن لم يكن عندهُ تعظيمُ مولدِ النبيِّ صلى الله عليهِ وسلم لو ملأتَ لهُ الدنيا في مدحهِ لم

يحرك قلبه في المحبة له صلى الله عليه وسلم ❁ جعلنا الله وإياكم ممن يعظمه ويعرف قدره ومن أخص خاص محبيه وأتباعه آمين يا رب العالمين ❁ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين إلى يوم الدين

صلوا عليه وسلموا تسليما ... حتى تنالوا جنة ونعيما

لي نبي اسمه محمد يا مولاى ... لم يزل فضله علينا

هو نبي هو شفيعي يا مولاى ... غدا من نار القويا

نور البهي من الشمس يا مولاى ... خصه رب البريا

أنطق النخل بفضله يا مولاى ... وله وجه مضيا

قد رقى فوق السماء يا مولاى ... وارتقى سبعا عليا

نبع الماء من كفه يا مولاى ... وسقى الجيش الحيا

أنته أقوى كسيف يا مولاى ... والجواجب أنوريا

خده كالورد الاحمر يا مولاى والعيون الأكحليا

شعره أدعج مسلس يا مولاى شبه ليل أعتميا

فمه ضيق صغير يا مولاى شبه خاتم جعفريا

جسمه أبيض منعم يا مولاى شبه فضه أحجريا

عنكبوت عشش وخيم يامولاى من كفور الجاهليا

زاد شوقى لحبيبى يا مولاى وكوانى الهجر كيا

فاز من صلى عليه يا مولاى بالرضا والجنتيا

وارض عن أصحابه جمعا يامولاى على رغم الرافضيا

وعن أنس بن مالك رضى الله عنه أنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أول الناس خُرُوجاً إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا ❊ وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا، الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ حِينَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ

مَنْشُورٌ صلى آللّه عليهِ وسلم إِلَى يومِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ ❁ وَعَنْ جُبَيرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضِيَ آللّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رسولُ آللّهِ صلى آللّه عليه وسلم: لِي أَسْمَاءٌ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ ❁ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو آللّهُ بِيَ الْكُفْرَ ❁ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي ❁ وَأَنا العاقِبُ والعاقِبُ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ ❁ وَأَنَا الْمُقَفِّي وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ

بِسْمِ آللّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وعن عَلِيِّ بنِ أَبِي طالِبٍ رَضِيَ آللّه عنه أنهُ قالَ: كَانَ رسولُ آللّهِ صلى آللّه عليه وسلم لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّأً فَكَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ، لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صلى الله عليهِ وسلم وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ

عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ ❊ وَكَانَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَشَعْرُهُ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ بِالْحُمْرَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبَ الْأَشْفَارِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدَ النَّاسِ صَدْراً وَأَصْدَقَ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنَهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمَهُمْ عَشِيرَةً، مَنْ رَآهُ بَدَاهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صلى الله عليه وسلم ❊ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الله عنها وعن أبيها أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلّى الله عليه وسلم يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ

وعن أنس رضي الله عنه ❊ أَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم ❊ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ ❊ وَمِمَّا اخْتُصَّ بِهِ صلى الله عليه وسلم مِنَ الْفَضَائِلِ وَالْكَرَامَاتِ مِنْهَا

أنَّ آدَمَ وَجَمِيعَ الْمَخْلُوقَاتِ خُلِقُوا لِأَجْلِهِ ❊ وَمِنْهَا أَنَّهُ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَبِيتُ جَائِعًا وَيُصْبِحُ طَاعِمًا يُطْعِمُهُ رَبُّهُ وَيَسْقِيهِ مِنَ الْجَنَّةِ ❊ وَكَانَ يَرَى مَنْ خَلْفَهُ كَمَا يَرَى مَنْ أَمَامَهُ ❊ وَيَرَى فِي اللَّيْلِ وَالظُّلْمَةِ كَمَا يَرَى فِي النَّهَارِ وَالضَّوْءِ وَكَانَ إِذَا مَشَى فِي الصَّخْرِ غَاصَتْ قَدَمَاهُ فِيهِ ❊ لَقَدِ اخْتَارَهُ وَاصْطَفَاهُ رَبُّهُ ❊ وَكَانَتْ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ❊ وَكَانَ رِيحُ عَرَقِهِ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَلَمْ يَقَعْ لَهُ ظِلٌّ عَلَى الْأَرْضِ وَلَا يُرَى لَهُ ظِلٌّ فِي شَمْسٍ وَلَا فِي قَمَرٍ ❊ وَلَا يَقَعُ عَلَى ثِيَابِهِ ذُبَابٌ قَطُّ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسِيرُ مَعَهُ حَيْثُ سَارَ يَمْشُونَ خَلْفَ ظَهْرِهِ .

وَمِنْهَا أَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نُصَلِّيَ وَنُسَلِّمَ عَلَيْهِ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

يَا رَبِّ صَلِّ دَائِمْ وَسَلِّمْ عَلَى الْمُكَرَّمْ

مَا زَمْزَمَ الْحَادِي وَمَا تَرَنَّمْ فِي لَيْلٍ أَظْلَمَ

يَا أَهْلَ نَجْدِي قَدْ طَالَ بُعْدِي وَجْدٌ وَجْدِي

كُلَّمَا يَحْدُو الْحَادِ الْمُجِدُّ نَحْوَ الْمُكَرَّمْ

سَيِّدُ الْخَلْقِ حَسَنُ الْخُلُقِ عَرِيبُ النُّطْقِ

مَالِكُ الرِّقِّ حَبِيبُ الْحَقِّ سِرُّ الْمُطَلْسَمْ

تَشْتَاقُ رُوحِي إِلَى الْمَلِيحِ طٰهَ الْفَصِيحِ

عَسَى بِهِ أَنْ يُبْرَى جَرِيحِي وَيَرْحَلَ الْهَمّ

أَرْجُوكَ حَسْبِي ذُخْراً لِذَنْبِي تُزِيلُ كَرْبِي

يَا لُبَّ لُبِّي عَلَيْكَ رَبِّي صَلَّى وَسَلَّمْ

أَزْكَى صَلَاتِي فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ

وَالْخَطَرَاتِ فِي خَيْرَاتِي وَمَا تَرَنَّمْ

فَصْلٌ فى مُعْجِزَاتِهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وسلّمَ
وَمِمَّا اخْتَصَّ بِهِ صلى الله عليه وسلم

أَنَّ مُعْجِزَاتِهِ صلى الله عليه وسلم مُسْتَمِرَّةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمُعْجِزَاةُ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِم السَّلَامُ انْقَرَضَتْ لِوَقْتِهَا فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا خَبَرُهَا ❋ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلم تَسْبِيحُ الطَّعَامِ فى كَفِّهِ الْمُبَارَكِ كَمَا وَرَدَ فى الْبُخَارِى مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عنه أَنَّهُ قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم الطَّعَامَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ ❋ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ صلى اللهُ عليهِ وسلم تَسْلِيمُ الْحَجَرِ عَلَيْهِ كَمَا وَرَدَ فى صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِن حدِيثِ جابِرِ بنِ سَمُرَةَ رضى الله عنه أنه قال : قال رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنِّى لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ ❋ وَإِنِّى لَأَعْرِفُهُ الْآنَ ❋

وَمِنْهَا كَلَامُ الشَّجَرِ وَسَلَامُهَا عَلَيْهِ ❊ كَمَا وَرَدَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رضى الله عنه وَكَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ أَنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِى بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ❊ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ صلى الله عليه وسلم حَنِينُ الْجِذْعِ شَوْقًا إِلَيْهِ وَنَبْعُ الْمَاءِ الطَّهُورِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَتَفْجِيرُ الْمَاءِ بِبَرَكَتِهِ وَتَكْثِيرُ الطَّعَامِ الْقَلِيلِ بِدُعَائِهِ صلى الله عليه وسلم ❊ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ صلى الله عليه وسلم إِحْيَاءُ الْمَوْتَى وَكَلَامُهُمْ مَعَهُ وَفِى الْخَبَرِ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَحْيَى لَهُ أَبَوَيْهِ وَعَمَّهُ أَبَا طَالِبٍ فَآمَنَا بِهِ صلى الله عليه وسلم ❊ ذَكَرَهُ الْقُرْطُبِى فِى التَّذْكِرَةِ ❊ وَكَلَامُ الضَّبْيَانِ مَعَهُ وَشَهَادَتُهُمْ لَهُ بِالنُّبُوَّةِ ❊ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْعُمُرِ ثَلَاثٌ وَسِتُّونَ سَنَةً ❊ وَكَانَ أَطْوَعَ

الأَنبِيَاءِ لِلّٰهِ تَعَالَى ❊ وَكَانَ مَوْلِدُهُ لَيلَةَ الاِثنَينِ لِاثنَتَي عَشرَةَ لَيلَةً خَلَتْ مِنْ شَهرِ رَبِيعِ الأَوَّلِ قَدْ أَظْهَرَ اللّٰهُ عَلَى يَدَيهِ الْمُعجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ ❊ فَمِنهَا أَربَعمِائَةُ مُعجِزَةٍ عَلِمَ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ ❊ واثنَتَي عَشرَةَ مُعجِزَةً فِي بَيتِهِ لَوْ ذَكَرْنَاهَا لَطَالَ الْكِتَابُ بِذِكرِهَا ❊ لِأَنَّ هٰذِهِ لَا تَكُونُ إِلَّا لِنَبِيٍّ مُرسَلٍ إِلَى كَافَّةِ النَّاسِ وَالْخَلقِ أَجْمَعِينَ ❊ صلى الله عليه وعلى آلهِ وصحبِهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ❊ صَلُّوا عَلَيهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

يَاذَا الْمُكَيَّا يَاذَا الْمُكَيَّا مَدِيحُ مُحَمَّدٍ عَزِيزٌ عَلَيَّا

حَبِيبُ الْقَلْبِ مَلَكْتَ لُبِّي هُوَيْدَا سِرْ بِي إِلَى الْمُكَيَّا

وَسِرْ بِي لَيلًا عَسَى بِلَيلًا أُشَاهِدُ لَيلَى وَهِيَ مُجَلَّا

وَهِيَ تُجَلَّى لِلْعَينِ تَجَلِّي اطُوفُ وَأَتَمَلَّى عَلَى عَينَيَّا

سِرْنَا بِالْأَسْحَارِ لِقَبْرِ الْمُخْتَارِ كَثِيرِ الْأَنْوَارِ جَمِيلٌ إِلَينَا

وَقُل یا هَادی فُؤادی صَادی وَحُبُّك زَادی فَانْظُرْ إلَيَّا

فَمُوسٰی أَسْعَدُ وعیسٰی أَمْجَدُ وَأَنْتَ أَسْعَدُ مِنَ الْكُلَيَّا

فَأَحْمَدُ لَهُ شَانٌ وَنُورُهُ قَدْ بَانْ آتَی بِالْقُرْآنِ بِصِدْقِ النِّيَّا

مَقَامُ إبْرَاهِيمْ مَحَلُّ التَّعْظِيمْ وَأَدْعُو لِرَبِّي بِحُسْنِ النِّيَّا

وَرَوِّحْ لِلْمَسْعٰی وَطُفْ لِی سَبْعًا

وَقَصْــدِی أَسْــعٰی عَلٰی عَيْنَيَّا

قَصْدِی أَزُورُهْ أُشَاهِــدْ نُورُهْ

وَقُــلْ يَا هَادِی تَشَفَّعْ فِيَّـــا

بِحُرْمَةِ الْأَصْحَابْ وَالْآلِ وَالْأَحْبَابْ

أَقِفْ بِالْأَعْتَـــابْ وَصَحْ لِيَّـــا

قال حسن بن أحمد البكری رحمة الله عليه لما أراد الجليل جل جلاله أن ينقل نور سيدنا محمد صلی الله عليه وسلم ❊ جراه فی قلب عبد الله بن عبد المطلب أن

يتزوج فقال عبدُ الله لأُمِّه أُريدُ مِنكِ أَنْ تخطبي لي امرأةً ذاتَ حُسنٍ وجمالٍ وقدٍّ واعتدالٍ وبهاءٍ وكمالٍ وحسبٍ ونسبٍ عالٍ ❊ قالت حبًّا وكرامةً يا ولدي ❊ ثُمَّ إنها دارت أحياءَ قُريشٍ وبناتِ العربِ ❊ فلم يعجبها إلَّا آمنةُ بنتُ وهبٍ ❊ فقال يا أُمَّاه انظريها مرةً ثانيةً ❊ فمضت ونظرتها فإذا هي تضيءُ كأنها كوكبٌ دُرِّيٌّ ❊ فانقدوها أُوقيةً من فضةٍ وأُوقيةً من ذهبٍ ❊ ومائةً من الإبلِ ومثلها من البقرِ والغنمِ وذبح وأصلح طعامٌ كثيرٌ ❊ لأجلِ عرسِ عبدِ اللهِ بنِ عبدِ المطلبِ ❊ وزفت له ثُمَّ اختلا بها عبدُ اللهِ في خلوةِ الطاعةِ عشيةً ❊ وكانت ليلةَ الجمعةِ رُوِي أنه لمَّا أرادَ اللهُ أنْ يخلقَ محمدًا صلى الله عليه وسلم في بطنِ أُمِّهِ آمنةَ ليلةَ الجمعةِ مِنْ شهرِ رجبَ الأصمِّ ❊ أمرَ اللهُ في تلكَ الليلةِ رضوانَ

خَازِنَ الجِنَانِ أَنْ يَفْتَحَ الفِرْدَوْسَ ❊ وَنَادَى مُنَادٍ فِي السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ أَلَا إِنَّ النُّورَ المَكْنُونَ وَالسِّرَّ المَخْزُونَ الَّذِي يَكُونُ النَّبِيُّ الهَادِي مِنْهُ يَسْتَقِرُّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ آمِنَةَ الَّذِي فِيهِ يَتِمُّ كَمَالُ خَلْقِهِ وَيَخْرُجُ إِلَى النَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ❊ صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه بكرة وأصيلا .

وفي حديث ابنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهما أنه قال : كَانَ مِنْ دَلَالَةِ حَمْلِ آمِنَةَ بِرسول الله صلى الله عليه وسلم ❊ أَنَّ كُلَّ دَابَّةٍ كَانَتْ لِقُرَيْشٍ نَطَقَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ ، وَقَالَتْ حُمِلَ بِرسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، وَرَبِّ الكَعْبَةِ وَهُوَ إِمَامُ أَهْلِ الدُّنْيَا وَسِرَاجُ أَهْلِهَا ❊ وَلَمْ يَبْقَ سَرِيرُ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ العَرَبِ وَالعَجَمِ إِلَّا وَأَصْبَحَ مَنْكُوسًا ❊ وَأَقْبَلَ إِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللهُ هَارِبًا عَلَى وَجْهِهِ

حَتَّى أَتَى عَلَى جَبَلِ أَبِي قُبَيْس ❊ وَصَاحَ صَيْحَةً ، وَرَنَّ رَنَّةً فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْـهِ الشَّيَاطِينُ مِنْ كُلِّ جَانِبْ ❊ وَقَالُوا مَاالَّذِي نَزَلَ بِكَ ؟ قَالَ وَيْلَكُمْ جَاءَتْ دَوْلَةُ السَّفَّاكِ الْهَتَّاكِ الَّذِي تُقَاتِلُ مَعَهُ الْأَمْلَاكُ أُهْلِكْنَا حِينَ حَمَلَتْ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ يَعْنِي آمِنَةَ ❊ قَالَ وَحَسَدُوهَا عَلَيْـهِ جَمِيعُ نِسَاءِ مَكَّةَ وَمَاتَ مِنْهُنَّ مِائَةُ امْرَأَةٍ حَسْرَةً وَأَسَفًا عَلَيْهِ ❊ لِمَا فَاتَهُنَّ مِنْ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ وَبَقِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي صُحْبَةِ آمِنَةَ ❊ وَالنُّورُ يَتَـلَأْلَأُ فِي جَبْهَتِهِ وَفَرَّتْ وُحُوشُ الْمَشْرِقِ إِلَى وُحُوشِ الْمَغْرِبِ بِالْبِشَارَاتِ وَكَذٰلِكَ أَهْلُ الْبِحَارِ يُبَشِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ❊ وَلَهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِنْ حَمْـلِهِ نِدَاءٌ فِي الْأَرْضِ وَنِدَاءٌ فِي السَّمَاءِ ❊ أَنْ أَبْشِرُوا فَقَدْ آنَ أَنْ يَظْهَرَ أَبُو الْقَاسِمِ ❊ مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفَى صلى اللّٰه عليهِ وسلم ❊ مَيْمُونًا مُبَارَكًا وَمِنْ عَجَائِبِ وِلَادَتِهِ صلى اللّٰه عليهِ وسلم

مَارُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ ٱللهُ عنها وَعَنْ أَبِيهَا أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ يَهُودِيٌّ قَدْ سَكَنَ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى ٱللهُ عليهِ وسلم ❁ قال يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ هَلْ وُلِدَ اللَّيْلَةَ فِيكُمْ مَوْلُودٌ ❁ قالوا لا نعلَمُ ❁ قال ٱنْظُرُوا فَإِنَّهُ وُلِدَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ نَبِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عَلَامَةٌ فَانْصَرَفُوا فَسَأَلُوا فَقِيلَ لَهُمْ قَدْ وُلِدَ لِعَبْدِ ٱللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ غُلَامٌ ❁ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ مَعَهُمْ إِلَى أُمِّهِ فَأَخْرَجَتْهُ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى الْيَهُودِيُّ الْعَلَامَةَ ❁ خَرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَمَا وَٱللهِ لَيَسْطُوَنَّ بِكُمْ سَطْوَةً يَخْرُجُ خَبَرُهَا مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ ❁ وفي حديث ٱبْنِ عَبَّاسٍ رضِيَ ٱللهُ عنهما أنه قال : كَانَتْ آمِنَةُ تُحَدِّثُ وَتَقُولُ ❁ أَتَانِي آتٍ حِينَ مَرَّ بِي مِنْ حَمْلِي سِتَّةُ أَشْهُرٍ فِي الْمَنَامِ وَقَالَ إِنَّكِ

حَمَلْتِ بِسَيِّدِ الْعَالَمِينَ فَإِذَا وَلَدْتِهِ فَسَمِّيهِ مُحَمَّدًا وَاكْتُمِي شَأْنَكِ

يَا رَسُولَ اللهِ يَا جَدَّ الْحُسَيْن
كُنْ شَفِيعِي يَا إِمَامَ الْحَرَمَيْن

خِيرَةُ اللهِ مِنَ الْخَلْقِ أَبِي
بَعْدَ جَدِّي وَأَنَا ابْنُ الْخِيَرَتَين

عَبَدَ اللهَ غُلَامًا نَاشِئًا
وَقُرَيْشٌ يَعْبُدُونَ الْوَثَنَين

يَعْبُدُونَ اللَّاتَ وَالْعُزَّى مَعًا
وَعَلِيٌّ طَافَ نَحْوَ الْحَرَمَين

أُمِّيَ الزَّهْرَاءُ حَقًّا وَأَبِي
وَارِثُ الْعِلْمِ وَمَوْلَى الثَّقَلَين

وَالِدِی شَمْسٌ وَأُمِّی قَمَرٌ
وَأَنَا الْكَوْكَبُ وَآبْنُ الْقَمَرَيْنِ

فِضَّةٌ قَدْ خَلَصَتْ مِنْ ذَهَبٍ
وَأَنَا الْفِضَّةُ وَآبْنُ الذَّهَبَيْنِ

مَنْ لَهُ أَبٌ كَأَبِی حَيْدَرٍ
قَاتِلُ الْكُفَّارِ فِی بَدْرٍ حُنَيْنِ

مَنْ لَهُ أُمٌّ كَأُمِّی فَاطِمَه
بَضْعَةُ الْمُخْتَارِ قُرَّةُ كُلِّ عَيْنِ

مَنْ لَهُ عَمٌّ كَعَمِّی جَعْفَرٍ
ذِی الْجَنَاحَيْنِ صَحِيحِ النَّسَبَيْنِ

مَنْ لَهُ جَدٌّ كَجَدِّی الْمُصْطَفَی
سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ نُورِ الظُّلْمَتَيْنِ

نَحْنُ أَصْحَابُ الْعَبَا خَمْسَتُنَا
قَدْ مَلَكْنَا شَرْقَهَا وَالْمَغْرِبَيْنْ

نَحْنُ جِبْرِيلُ غَدَا سَادِسُنَا
وَلَنَا الْكَعْبَةُ ثُمَّ الْحَرَمَيْن

عُصْبَةُ الْمُخْتَارِ قَرُّوا أَعْيُنَا
فِي غَدٍ تُسْقَوْنَ مِنْ كَفِّ الْحُسَيْن

وفي خَبَرٍ آخَرَ لَمَّا أَرَادَ آللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُظْهِرَ خِيرَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ ❁ وَصَفْوَتَهُ مِنْ عِبَادِه ❁ وَأَنْ يُنِيرَ الْأَرْضَ بَعْدَ ظَلَامِهَا ❁ وَأَنْ يَغْسِلَهَا مِنْ دَنَسِهَا وآثامِهَا ؛ وَيُزِيلَ طَوَاغِيتَهَا وَأَصْنَامَهَا ❁ نَادَى طَاوُسُ الْمَلَائِكَةِ جِبْرِيلُ الْأَمِينُ عَلَيْهِ السَّلَام فِي السَّمٰوَاتِ وَعِنْدَ حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَعِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَفِي جَنَّةِ الْمَأْوَى ❁ أَلَا وَإِنَّ آللهَ الْكَرِيمَ قَدْ تَمَّتْ كَلِمَتُهُ وَنَفَذَتْ

حِكْمَتَهُ وآنَ وَعْدُهُ الَّذِي وَعَدَ بِهِ مِنْ إِظْهَارِ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ ❁ الشَّافِعِ الْمُشَفَّعِ فِي الْيَوْمِ الْعَسِيرِ الَّذِي يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ ❁ صَاحِبِ الْأَمَانَةِ وَالدِّيَانَةِ وَالصِّيَانَةِ ❁ وَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ❁ وَخِيرَةِ اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ وَنُورِ اللَّهِ فِي بِلَادِهِ ❁ قَدْ خَتَمَ اللَّهُ بِهِ النَّبِيِّينَ وَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ❁ وَسَمَّاهُ أَحْمَدًا وَمُحَمَّدًا وَطٰهٰ وَيٰس ❁ وَأَعْطَاهُ الشَّفَاعَةَ فِي الْمُذْنِبِينَ ❁ وَنَسَخَ بِدِينِهِ وَشَرِيعَتِهِ كُلَّ دِينٍ ❁ صلى اللَّه عليه وعلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ❁ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ ضَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ بِالتَّسْبِيحِ وَالثَّنَاءِ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجِنَانِ وَأُغْلِقَتْ أَبْوَابُ النِّيرَانِ وَأَيْنَعَتْ أَشْجَارُ الْجَنَّةِ وَأَزْهَرَتْ بِالنَّبَاتَاتِ وَتَعَطَّرَتِ الْحُورُ وَالْوِلْدَانُ ❁ وَغَنَّتِ الْأَطْيَارُ بِاللُّغَاتِ وَانْدَفَقَتِ الْأَنْهَارُ بِالْخُمُورِ

والأغسالِ والألبانِ ❁ وترنمت الأطيارُ على الأغصانِ موحدةً بتقديسِ الملكِ الرحمنِ ❁ وضجت الأملاكُ بالاستبشارِ بمحمدٍ المصطفى المختارِ صلى الله عليهِ وسلم ما دامَ الملكُ للهِ العزيزِ الغفارِ ، ورفعت الحجبُ والأستارُ ، وتجلى لهم علامُ الغيوب ❁ لا إلهَ إلا اللهُ وحدهُ لا شريكَ لهُ كشافُ الكروب ❁ قال فلما فرغ جبرائيلُ عليهِ السلامُ من أهلِ السمواتِ أمرهُ اللهُ أن ينزلَ إلى الأرضِ في مائةِ ألفٍ من الملائكةِ فيتفرقونَ في الأرضِ وعلى رؤسِ الجبالِ والجزائرِ والبحارِ وسائرِ الأقطارِ حتى بشروا أهلَ الأرضِ السابعةِ السفلى ومستقرَّ الحوتِ فمن علِمَ اللهُ منهُ القبولَ . جعلهُ تقيًّا نقيًّا طاهرًا زكيًّا اللهمَّ اجعلنا منَ المقبولينَ بجاهِ محمدٍ سيدِ

الْمُرْسَلِينَ صلى الله عليه وسلم وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُصْطَفَى نَبِيِّ الرِّسَالَةِ وَبَحْرِ الْوَفَا

وَمِنْ أَعْجَبِ الْأَمْرِ هَـذَا الْخَفَا

وَهَـذَا الظُّهُورُ لِأَهْلِ الْوَفَا

وَمَا فِي الْوُجُودِ سِوَى وَاحِـد

وَلَكِنْ تَكَدَّرَ لَمَّا صَفَا

وَأَصْـلُ جَمِيعِ الْوَرَى نُقْطَةٌ

عَلَى عَـيْنِ أَمْرٍ بَدَتْ أَحْرُفَا

وَتِلْكَ الْحُرُوفُ غَدَتْ كَلِمَةً

فَكَانَتْ مَشُوقَ الْحَشَى الْمُدْنَفَا

وَإِنْ قُلْتَ لَا شَيْءَ قُلْنَا نَعَمْ

هُوَ الْحَقُّ وَالشَّيْءُ فِيـهِ آخْتَفَا

وإنْ قُلْتَ شَيْئًا يَقُولِ الَّذى
لَهُ الْحَقُّ أثْبَتَ كَيْفَ انْتَفَا

وضَجَّ الْحَسُودُ ولَمْ يَتَّئذ
ولَامَ الْعَذُولُ وما أنْصَفَا

وقَدْ حَالَ بَيْنَكَ يا عَاذلى
وبَيْنى بأنَّكَ لَنْ تَعْرِفَا

وأيْنَ ضُلُوعى الّتى فى لَظَى
وأيْنَ زَفيرى الَّذى مَا انْطَفَى

وأيْنَ دُمُوعى تِلْكَ الَّتى
تَسِيلُ وجَفْنى الَّذى ما غَفَا

ألَمْ تَرَ أنَّ الْمُحِبِّينَ لاَ
يَرَوْنَ النَّعِيمَ بِغَيْرِ الْجَفَا

فَمَهْــلاً رُوَيْدًا كَأَنِّي آمْرُؤٌ
تَرَكْتُ سَــلْوَى لِمَنْ عَنَّفَا

وخَلَعْتُ خَلْقَ جَمِيــعَ الْوَرَى
وقَلْــبِي عَلَى قَلْبِــه أشْرَفَا

ولَمَّا شَرِبْتُ كُؤُسَ الْهَنَـــا
وذُقْتُ الْمُــدَامَةَ والْقَرْقَفَا

أُزِيلَتْ صِفَاتِي فَلاَ وَصْفَ لِي
عُيُونِي أَضَـــاءَتْ بِمَنِ آخْتَفَى

فَمَـــا أَنَا إلاَّ هَيُــولُ الْوَرَى
ولَمْعَـــةُ نُورٍ مِنَ الْمُصْــطَفَى

خَلِيــلَيَّ قُومَا بِنَـــا لِلْحِمَى
عَسَانَا نَرَى الْأَشْأَ الْأَهْيَفَا

وعُوجَا عَلَى سَفحِ تِلْكَ اللِّوى
وإنْ جِئْتُمَا دَارَ سَلْمَى قِفَا
فَإنِّى مَشُوقٌ كَثِيرُ الْجَوَى
عَسَى الْحُبُّ بِالْوَصْلِ أنْ يَعْطِفَا

وعَنْ أبِى هُرَيْرَةَ رضى آللهُ عنه أنه قال : سَأَلْتُ عَلِيَّ آبْنَ أبِى طَالِبٍ رضِى آللهُ عنه عَنْ صِفَاتِ رسول آللهِ صلى آللهُ عليه وسلم فقَالَ : اِعْلَمْ أنَّهُ رَسُولُ ربِّ الْعَالَمِينَ * وقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ * وسيِّدُ جَمِيعِ الأَنْبِيَاءِ والْمُرْسَلِينَ * والَّذِى كَانَ نَبِيًّا وآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ والطِّينِ * رَؤُوفٌ بِالْمُؤْمِنِينَ شَفِيعٌ بِالْمُذْنِبِينَ * ورَسُولٌ إلَى كَافَّةِ الْخَلْقِ أجْمَعِينَ * كَمَا قَالَ آللهُ تَعالَى فى كِتَابِهِ الْمُبِينِ * مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أبَا أحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ ولَكِنْ رَسُولَ آللهِ وخَاتَمَ النَّبِيِّينَ * صَاحِبُ الْحَوضِ الْمَوْرُودِ * والْمَقَامِ الْمَحْمُودِ

وَاللِّوَاءِ الْمَعْقُودِ ❊ وَالشَّفَاعَةِ الْعُظْمَى فِى الْيَوْمِ الْمَوْعُود
إِمَامٌ هَاشِمِىٌّ وَرَسُولٌ قُرَيْشِىٌّ ❊ وَنَبِىٌّ حَرَمِىٌّ ❊ مَكِّىٌّ
مَدَنِىٌّ أَبْطَحِىٌّ تِهَامِىٌّ ❊ أَصْلُهُ آدَمِىٌّ ❊ وَفَرْعُهُ نِزَارِىٌّ
وَحَسَبُهُ إِبْرَاهِيمِىٌّ ❊ وَنَسَبُهُ إِسْمَاعِيلِىٌّ ❊ وَشَخْصُهُ عَلَوِىٌّ
وَنُورُهُ قَمَرِىٌّ ❊ وَلِسَانُهُ عَرَبِىٌّ ❊ وَقَلْبُهُ رَحْمَانِىٌّ . وَبُقْعَتُهُ
حِجَازِىٌّ . رَسُولُ الثَّقَلَيْنِ . لَا بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا
بِالْقَصِيرِ الدَّانِى . أَبْيَضُ اللَّوْنِ مُشْرَبٌ بِالْحُمْرَةِ . أَقْنَى
الْأَنْفِ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَزَجُّ الْحَاجِبَيْنِ . أَشْعَرُ الذِّرَاعَيْنِ
بَرَّاقُ الْجَبِينِ أَكْحَلُ الْمُقْلَتَيْنِ بَاسِطُ الْيَدَيْنِ عَظِيمُ الْمَنْكِبَيْنِ
شَثْنُ الْكَفَّيْنِ قَامَتُهُ بَيْنَ الْقَامَتَيْنِ إِذَا قَامَ مَعَ النَّاسِ أَمَّهُمْ
بِالْقِيَامِ وَإِذَا مَشَى مَعَهُمْ كَأَنَّهُ سَحَابٌ مُظَلِّلٌ بِالْغَمَامِ ، عَلَيْهِ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ . نَبِىُّ الْحَرَمَيْنِ .
صَاحِبُ قَابَ قَوْسَيْنِ نَبِىُّ الرَّحْمَةِ عَلِىُّ الْهِمَّةِ شَفِيعُ الْأُمَّةِ

وَاضِحُ الْبَيَانِ فَصِيحُ اللِّسَانِ طَيِّبُ الْعِرَقِ جَمِيلُ الذِّكْرِ
جَلِيلُ الْقَدْرِ حَسَنُ الْخَلْقِ جَمِيلُ الْخُلُقِ حَدِيدُ الطَّرْفَيْنِ
لَا حِجَابَ لَهُ ؛ أَجْمَلُ الْأَنَامِ حُلْوُ الْكَلَامِ مُبْدِئُ السَّلَامِ
رُكْنُ الْإِسْلَامِ رَسُولُ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللهِ الْمَلِكِ
ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ❊ مُبْطِلُ الْبَدَائِعِ وَمُظْهِرُ الشَّرَائِعِ ❊
نَاسِخُ الْمِلَلِ وَفَاتِحُ الدُّوَلِ ❊ كَثِيرُ الْحَيَاءِ وَاسِعُ الصَّدْرِ دَائِمُ
الْبُكَاءِ كَثِيرُ الذِّكْرِ أَمِينُ السَّمَاءِ كَاتِمُ السِّرِّ وَخَاتَمُ
الرُّسُلِ جَزِيلُ الْعَطَاءِ . لَمْ تَعِبْهُ نُجْلَةٌ . وَلَمْ تَزْرِهِ صَعْلَةٌ
وَأَخْبَرَ الذِّئْبُ عَنْ رِسَالَتِهِ وَالضَّبُّ عَنْ نُبُوَّتِهِ وَقَامَ
الْبُرَاقُ إِجْلَالًا لِحُرْمَتِهِ حَتَّى عَادَ إِلَى أَرْكَانِهِ لِهَيْئَتِهِ وَنَبَعَ
الْمَاءُ الطَّهُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ حَتَّى احْتَاجَ الْعَسْكَرُ إِلَى
مَنَافِعِهِ وَتَكَلَّمَ الْحَصَى فِي يَدِهِ وَنَطَقَ لَهُ الرَّضِيعُ نُطْقًا
بِأَنَّهُ الرَّسُولُ الْمُرْتَضَى حَقًّا حَقًّا . قَائِمٌ بِأَمْرِ اللهِ مُوفٍ

بِوَعْدِ اللهِ مُشَمِّرٌ لِمَرْضَاةِ اللهِ مَنْصُورٌ مِنْ عِنْدِ اللهِ
سَاتِرُ الْعَوْرَاتِ وَغَافِرُ الْعَثَرَاتِ قَامِعُ الشَّهَوَاتِ كَاتِمُ
الْمُصِيبَاتِ ❊ صَوَّامُ النَّهَارِ قَوَّامُ اللَّيْلِ نَاصِرُ الْبَرَرَةِ
وَوَاكِسُ الْكَفَرَةِ وَقَاتِلُ الْخَوَارِجِ وَالْفَجَرَةِ وَكَانَ سَهْلاً
عِنْدَ الْمُصَافَحَةِ ❊ عَدْلاً عِنْدَ الْمُقَاسَمَةِ ❊ سَبَّاقاً عِنْدَ الْمُعَامَلَةِ
شُجَاعًا عِنْدَ الْمُقَاتَلَةِ مُفَلَّجَ الثَّنَايَا قَلِيلَ الضَّحِكِ كَثِيرَ
التَّبَسُّمِ قَلِيلَ التَّنَعُّمِ شَجِيَّ التَّرَنُّمِ مُشْخِصَ التَّقَدُّمِ ❊ مُحَجَّ
الْقَوْلِ رَزِينَ الْعَقْلِ عَفِيفَ النَّفْسِ مُدَوَّرَ الْوَجْهِ أَجْعَدَ
الشَّعْرِ سَوَادُهُ كَاللَّيْلِ الْبَهِيمِ ❊ وَشَعْرُهُ نَازِلٌ مُسَرَّحٌ
مُتَّصِلٌ إِلَى شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ إِذَا وُفِّرَ وَلَهُ شَعْرَتَانِ فِي جَسَدِهِ
كَأَنَّهُمَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَلَيْسَ فِي جَسَدِهِ سِوَاهُمَا
صلى الله عليه وسلم ❊ أَطْيَبُ النَّاسِ رِيحًا وَأَسْمَحُ النَّاسِ
كَفًّا وَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ أَحَدٌ أَوْ صَافَحَهُ وَجَدَ فِي كَفِّهِ رَائِحَةَ

الفِرْدَوْسِ إلى ثلاثةِ أيامٍ بلياليها ؛ وإذا رأيته جالسًا
في صحنِ المسجدِ كأنه البدرُ المنيرُ قد طلع في ليلةِ أربعَ
عشرةَ وجبينه يتلألأ نورًا بنورِ النبوةِ ❊ كما يتلألأ
القمرُ ليلةَ البدرِ جعله اللهُ رسولًا كريمًا قسيمًا وسيمًا ❊
وفي عينيهِ دعجٌ وشفتاهُ يسطعُ منهما النورُ ❊ وبينَ
كتفيهِ خاتمُ النبوةِ مكتوبٌ فيهِ لا إلهَ إلا اللهُ محمدٌ رسولُ
اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم اسمهُ في الدنيا محمدٌ لأنه محمودٌ عندَ
اللهِ وملائكتِهِ واسمهُ نذيرٌ لأنه ينذرُ منَ النارِ واسمهُ
بشيرٌ لأنه يبشرُ بالجنةِ واسمهُ سراجٌ لأنه سراجٌ لأمتِهِ
واسمهُ المرتضى لأنَّ اللهَ تعالى يرضيهِ يومَ القيامةِ
ويشفعهُ في أمتِهِ وأنزلَ القرآنَ العظيمَ عليهِ أظهرَ
الإسلامَ ونصحَ أمتهُ وعبدَ ربهُ حتى أتاهُ اليقينُ ❊ وكانَ
لهُ صلى اللهُ عليهِ وسلم منَ العمرِ ثلاثٌ وستونَ سنةً

وَكَانَ أَطْوَعَ الْأَنْبِيَاءِ لِلّٰهِ تَعَالَى وَكَانَ مَوْلِدُهُ لَيْلَةَ الِاثْنَيْنِ لِاثْنَتَى عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ قَدْ أَظْهَرَ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ الْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ لِأَنَّ هٰذِهِ لَا تَكُونُ إِلَّا لِنَبِيٍّ مُرْسَلٍ إِلَى كَافَّةِ النَّاسِ وَالْخَلْقِ أَجْمَعِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا　حَتَّى تَنَالُوا جَنَّةً وَنَعِيمًا

صَلُّوا عَلَى الْمُخْتَارِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ

مُحَمَّدٌ بِالْعَهْدِ كَانَ وَفِيًّا

أَبَدًا بِمَدْحِ الْهَاشِمِيِّ الْمُمَجَّدَا

طٰهٰ الَّذِي بِالنَّصْرِ كَانَ مُؤَيَّدًا

هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ هٰذَا مُحَمَّدٌ

مِنْ قَبْلِ خَلْقِ الْكَوْنِ كَانَ نَبِيًّا

هٰذَا الَّذِى قَدْ حَنّ جِذْعٌ إِلَيْهِ
وَانْقَادَتِ الأَشْجَارُ شَوْقًا إِلَيْهِ
هٰذَا الَّذِى نُورُ الجَلَالِ عَلَيْهِ
هٰذَا الَّذِى بِالْفَضْلِ أَضْحَى عَلِيًّا
يَا أَحْمَدُ المُخْتَارُ إِنَّكَ تَدْرِى
الذَّنْبُ يَا مَوْلَاىَ أَثْقَلَ ظَهْرِى
يَا سَيِّدَ الرُّسْلِ تَشَفَّعْ بِوِزْرِى
كَيْلَا أَكُنْ فِى الْحَشْرِ عَبْدًا شَقِيًّا

وَاعْلَمْ يَا أَخِى أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ ❊ وَذٰلِكَ أَنَّ رَجُلًا صَنَعَ وَلِيمَةً وَدَعَى النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم فَأَجَابَهُ وَخَرَجَ مَعَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ نَحْوَ الْبَيْتِ الَّذِى دَعَاهُ فَتَبِعَهُ صَاحِبُ الْوَلِيمَةِ وَعَدَّ خَطَوَاتِ مَشْيِهِ فَبَلَغَتْ مِائَةَ خَطْوَةٍ فَأَعْتَقَ صَاحِبُ الْوَلِيمَةِ مِائَةَ

رَقَبَة فَقَالَ الصَّحَابَةُ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
قَدْ نَالَ هٰذَا الرَّجُلُ خَيْرًا كَثِيرًا فقال صلى الله عليه
وسلم إِنَّ الصَّلَاةَ عَلَىَّ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ ❊ وَرَوَى
مُسْلِمٌ فى صَحِيحه عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عنه أنه قال :
قَالَ رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم ❊ مَنْ صَلَّى عَلَىَّ صَلَاةً
وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَىَّ عَشْرًا صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ بِهَا مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَىَّ مِائَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا أَلْفًا
وَمَنْ صَلَّى عَلَىَّ أَلْفًا زَاحَمَ كَتِفُهُ كَتِفِي عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ
صلى الله عليه وسلم وَشَرَّفَ وَعَظَّمَ وعنه صلى الله عليه
وسلم أنه قال رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىَّ ؛
وَعن عَائِشَةَ رضي اللهُ عنها وعَنْ أَبِيهَا أنها قالت : كُنْتُ
أَخِيطُ فى السَّحَرِ ثَوْبًا لِرسولِ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم
فَانْطَفَأَ الْمِصْبَاحُ وَسَقَطَتِ الْإِبْرَةُ مِنْ يَدِي فَدَخَلَ عَلَىَّ

رسولُ اللهِ صلى الله عليهِ وسلم فأضاءَ البيتُ مِن نورِ وَجْهِهِ فوجدتُ الإبرةَ فقلتُ لَهُ ما أشدَّ ضِياءَ وَجْهِكَ يا رسولَ اللهِ فقال صلى الله عليهِ وسلم الويلُ ثمَّ الويلُ لِمَنْ لم يرَنى يومَ القيامةِ ؛ فقلتُ : حبيبي وَمَن الذى لَمْ يَرَكَ ؟ قالَ : البخيلُ ؛ فقلتُ : حبيبي ومَنِ البخيلُ ؟ قالَ الذى ذُكرتُ عندهُ فلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

صَلُّوا عَلَيْــــه وَسَلِّمُوا تَسْلِيمَا
حَتَّى تَنَــالُوا جَنَّـــةً وَنَعِيمَا

صَــلِّ يا رَبِّ عَلَى دُرِّ الْمَصُونْ
أَحْمَدَ الهَــادى جِلَا كُلِّ العُيُونْ

يَا رَسُولًا قَدْ عَلَا فَوْقَ الْعُـــلَا
وَسَنَاهَا العَصْرَ فيـــه وَحَـلَا

خَصَّهُ اللّٰهُ بِقُرْبٍ وَعُلَا

وَجَمَالٍ جَلَّ ذَاتٍ وَسَنَا

يا عَظِيمَ الْجَاهِ عَبْدًا قَدْ أَتَى

خَائِفًا مِنْ سُوءِ فِعْلٍ ثَبَتَا

فَاحْمِهِ وَاشْفَعْ بِهِ مِمَّا عَتَا

يَوْمَ لَا مَالٌ وَلَا يَنْفَعُ بَنُونْ

يا شَفِيعَ الْخَلْقِ فِي يَوْمِ الْوَعِيدْ

إِنَّ وِزْرِي زَادَ وَالْأَمْرُ شَدِيدْ

كُنْ مُغِيثًا لِي فَقَلْبِي فِي وَعِيدْ

وَأَجِرْ ضَيْفَكَ مِنْ رَيْبِ الْمَنُونْ

يا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْجِدْ يا أَمِينْ

يا شَفِيعًا فِي غَدٍ لِلْمُذْنِبِينْ

يا حَبيبي إنَّ لى قَلْباً حَزين

يا مَلاذاً لَاذَ فيه الخَائِفُون

قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاء رضى ٱللّه عنه : مَنْ قَرَأَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صلى ٱللّه عليهِ وسلم فى مَنْزِلٍ حَفَّت المَلَائِكَةُ ذَلِكَ الْمَنْزِلِ سَنَةً كَامِلَةً إِلَى ذَٰلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي قُرِئَ فِيهِ مَوْلِدُ النَّبِيِّ صلى ٱللّه عليهِ وسلم ؛ وَرُوِىَ عن أبى الْحَسَنِ عَلِيِّ ٱبن أبى طالبٍ رضِى ٱللّه عنه أنه قال إنَّ الدُّعَاءَ لَا يَصْعَدُ إلَى السَّمَاء وَلَا يَنزِلُ إلى الْأَرْضِ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صلى ٱللّه عليه وسلم ؛ قَالَتْ آمِنَةُ لَمَّا حَمَلْتُ بِحَبِيبِي مُحَمَّدٍ صلى ٱللّه عليهِ وسلم فى أوَّل شَهْرٍ من حَمْلِي وَهُوَ شَهْرُ رَجَب الْأَصَمِّ بَيْنَمَا أَنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فِى لَذَّةِ الْمَنَامِ ❊ إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ مَلِيحُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرَّائِحَة وَأَنْوَارُهُ لَائِحَةٌ ❊ وَهُوَ يَقُولُ مَرْحَبًا بِكَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَهُ مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ أَنَا

آدمُ أبو البَشَر ❊ قُلتُ لَهُ ما تُرِيدُ : قَالَ أبشري يا آمِنَةُ فَقَدْ حَمَلتِ بسيِّدِ البَشَرِ وفَخرِ رَبيعةَ ومُضَر ❊ ولمَّا كَانَ الشَّهْرُ الثَّاني دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ وهُوَ يَقُولُ السَّلامُ عَلَيْكَ يارَسُولَ اللهِ قُلْتُ لَهُ مَنْ أنْتَ قَالَ أنا شِيثٌ قُلْتُ لَهُ ما تُرِيدُ قَالَ أبْشِرِي يا آمِنَةُ فَقَدْ حَمَلتِ بصَاحِبِ التَّأويل والحَديث ❊ ولمَّا كَانَ الشَّهْرُ الثَّالِثُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ وهُوَ يَقُولُ السَّلامُ عَلَيْكَ يانبيَّ اللهِ قُلْتُ لَهُ مَنْ أنْتَ قَالَ أنَا إدريسُ ؛ قُلْتُ ما تُرِيدُ قَالَ أبْشِرِي يا آمِنَةُ فَقَدْ حَمَلتِ بالنَّبيِّ الرَّئيس ❊ ولمَّا كَانَ الشَّهْرُ الرَّابِعُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ وهُوَ يَقُولُ السَّلامُ عَلَيْكَ يا حَبيبَ اللهِ قُلْتُ لَهُ مَنْ أنْتَ قَالَ أنَا نُوح ؛ قُلْتُ لَهُ ما تُرِيدُ قَالَ أبْشِرِي يا آمِنَةُ فَقَدْ حَمَلتِ بصَاحِبِ النَّصرِ والفُتُوح ❊ ولمَّا كَانَ الشَّهْرُ الخَامِسُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ وهُوَ يَقُولُ السَّلامُ عَلَيْكَ

يا صفوة الله قلت له من أنت قال أنا هود ؛ قلت ما تريد
قال أبشري يا آمنة فقد حملت بصاحب الشفاعة العظمى
في اليوم الموعود ❊ ولما كان الشهر السادس دخل على
رجل وهو يقول السلام عليك يا رحمة الله قلت له من
أنت قال أنا إبراهيم الخليل ❊ قلت له ما تريد قال أبشري
يا آمنة فقد حملت بالنبي الجليل ❊ ولما كان الشهر
السابع دخل على رجل وهو يقول السلام عليك يامن
اختاره الله قلت له من أنت قال أنا إسماعيل الذبيح ❊
قلت له ما تريد قال أبشري يا آمنة فقد حملت بالنبي الرجيح
المليح ❊ ولما كان الشهر الثامن دخل على رجل
وهو يقول السلام عليك ياخيرة الله ؛ فقلت له من أنت
قال أنا موسى بن عمران ❊ قلت له ما تريد قال أبشري
يا آمنة فقد حملت بمن ينزل عليه القرآن ❊ ولما كان

الشَّهْرُ التَّاسِعُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتِمَ رُسُلِ اللّٰهِ دَنَى الْقُرْبُ مِنْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتُ لَهُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ❊ قُلْتُ لَهُ مَا تُرِيدُ قَالَ أَبْشِرِي يَا آمِنَةُ فَقَدْ حَمَلْتِ بِالنَّبِيِّ الْمُكَرَّمِ وَالرَّسُولِ الْمُعَظَّمِ ❊ صلى اللّٰه عليه وسلم ❊ وَزَالَ عَنْكِ الْبُؤْسُ وَالْعَنَا وَالسُّقْمُ وَالْأَلَمْ

يَا آمِنَهُ بُشْرَاكِي سُبْحَانَ مَنْ أَعْطَاكِي

بِحَمْلِكِ مُحَمَّدًا رَبُّ السَّمَا هَنَّاكِ

بِالْمُصْطَفٰى سَعْدُكِ غَلَبْ لَمَّا حَمَلْتِ فِي رَجَبْ

وَمَا تَرَيْنَ مِنْهُ تَعَبْ ، هٰذَا نَبِيٌّ زَاكِي

شَعْبَانُ شَهْرُ الثَّانِي بِهِ النَّبِيُّ الْعَدْنَانِي

الثَّالِثُ رَمَضَانُ وَرَبُّكِ أَعْطَاكِ

شَـــوّالُ جَاكِى مُسْعِدًا بِحَمْلِكِى مُحَمَّدًا

وما تَرَينَ منـه رَدًا ضَاءَت لَكِ دُنْيَاكِى

ذُو القَعْدَةُ أتاكِى بالوَفَا وشَرَّفِك بالْمُصْطَفَى

ورَبُّك عَنـكِ عَفَـا وخَصَّـك وحَمَـاكِى

ذُو الحَجَّة سَادِس شَهْرِك لَمَّـا حَمَلْت بالزَّكِى

يَا آمِنَـــة يَا بَخْتَـكِى وربِّك عَلاَّكِى

جَاء الْمُحَرَّمُ بِالْهَنَـا والقُرْبُ منـه قَدْ دَنَا

ومَا تَرينَ منـــه عَنَـا هٰـذَا نَبِىٌّ زَاكِى

وفى صَـفَرْ يَأْتِى الخَبَرْ بذِى النَّبِىِّ الْمُفْتَخَرْ

مِنْ أجْـلِهِ آنْشَقَّ القَمَرْ نُورٌ به يَـكْفَاكِى

وفى رَبِيعِ الأَوَّلِ وُلِدَ النَّبِىُّ الْمُرسَـــل

يَا آمِنَـة تَحَمَّـــلى لِتَحْمَـدِى مَوْلاَكِى

فِي لَيْلَةِ الإِثْنَيْنِ ؛ وُلِدَ النَّبِيُّ الزَّيْنِ
أَحْمَدُ كَحِيلُ العَيْنِ ؛ مِنْ أَصْلِ نَسْلٍ زَاكِي
وُلِدَ النَّبِيُّ مَخْتُونَا ، مُكَحَّلاً مَدْهُونَا
وَحَاجِبٌ مَقْرُونَا ؛ وَحُسْنُهُ وَافَاكِي
هَـٰذَا نَبِيُّ الأُمَّةْ ؛ قَدْ جَاءَنَا بِالرَّحْمَةْ
نَسْكُنْ بِفَضْلِهِ الجَنَّهْ ، رَغْمًا عَلَى أَعْدَاكِي
يَا رَبُّ يَا غَفَّارُ ؛ اَغْفِرْ لِذِي الحُضَّارِ
بِالسَّادَةِ الأَبْرَارِ ؛ وَالهَاشِمِيِّ الزَّاكِي

وَقِيلَ إِنَّ آمِنَةَ لَمَّا وَضَعَتْ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وسلم لَمْ يَبْقَ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ إِلَّا وَعَلِمَ بِمَوْلِدِهِ صلى الله عليه وسلم وذلِكَ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُمْ جُبَّةُ صُوفٍ مَصْبُوغَةً بِدَمِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانُوا يَجِدُونَ عِنْدَهُمْ مَكْتُوبًا فِي الْكُتُبِ أَنَّهُ إِذَا قَطَرَتْ تِلْكَ الْجُبَّةُ دَمًا

فَإِنَّه يَكُونُ قَدْ وُلِدَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بنِ عبدِ المُطَّلِبِ المَوْلُودُ وَأَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ المَوْلُودُ سَبَبًا لِتَعْطِيلِ أَدْيَانِهِمْ فَلَمَّا قَطَرَتِ الجُبَّةُ دَمًا عَلِمُوا بِمَوْلِدِهِ صلى الله عليه وسلم فَأَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ عَلَى كَيْدِهِ وَأَرْسَلُوا إِلَى الْبُلْدَانِ لِيُعْلِمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ❊ وَجَعَلَ دِينَ الْإِسْلَامِ قَائِمًا بَهِيًّا ؛ وَدِينَ أَهْلِ الْكُفْرِ مَنْكُوسًا رَدِيًّا ❊ قَالَ الرَّاوِي فَلَمَّا هَبَّتْ نَسَمَاتُ الْقَبُولِ وَالْإِيمَانِ ❊ فَأَوَّلُ مَنْ نَشَقَهُ سَلْمَانُ فَهَجَرَ الْأَوْطَانَ ؛ وَجَاءَ مِنْ فَارِسَ لِرُؤْيَةِ سَيِّدِ الْأَكْوَانِ وَأَقَرَّ بِالْوَحْدَانِيَّةِ لِلْمَلِكِ الرَّحْمٰنِ فَأَدْرَكَ مِنَ اللّٰهِ مَا تَمَنَّى وَمَا خَابَ سَعْيُهُ وَلَا تَعَنَّى لِقَوْلِهِ صلى الله عليه وسلم سَلْمَانُ مِنَّا ❊ وَلَمَّا هَبَّ النَّسِيمُ بِأَرْضِ الرُّومِ نَشَقَهُ الْمَزْكُومُ وَرُحِمَ بِهِ الْمَرْحُومُ ❊ فَأَوَّلُ مَنْ نَشَقَهُ بِلَا شَكٍّ وَلَا رَيْبٍ سَيِّدُ أَهْلِ الرُّومِ صُهَيْبٌ

فَجَاءَ مُنْقَادَ الزِّمَامِ إِلَى الإِسْلَامِ ❊ وَفَازَ بِرُؤْيَةِ خَيْرِ الْأَنَامِ ❊ وَنَالَ بِصُحْبَتِهِ كُلَّ الْقَصْدِ وَالْمَرَامِ ❊ وَلَمَّا هَبَّ النَّسِيمُ بِأَرْضِ الْيَمَنِ فَأَوَّلُ مَنْ نَشَقَهُ أُوَيْسُ الْقَرْنِي فِي السِّرِّ وَالْعَلَنِ ، فَبَذَلَ نَفْسَهُ لِلْمُصْطَفَى وَآمَنَ بِهِ عَلَى بُعْدِ الْوَطَنِ ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ النَّبِيُّ الْمُؤْتَمَنُ بِقَوْلِهِ صلى الله عليه وسلم : إِنِّي لَأَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ ❊ وَمَا كَفَاهُ هٰذَا الْوَصْفُ الْأَزْهَرُ حَتَّى خَرَجَ لَهُ الْمَنْشُورُ بِبُلُوغِ الْوَطَرِ بِقَوْلِ الْمُصْطَفَى وَسَيِّدِ الْبَشَرِ لِثَانِي الْخُلَفَاءِ سَيِّدِنَا عُمَرُ إِذَا رَأَيْتَ أُوَيْسَ الْقَرْنِي فَسَلِّمْ عَلَيْهِ يَا عُمَرُ وَاطْلُبْ مِنْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَإِنَّهُ يَشْفَعُ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ وَلَمَّا هَبَّ النَّسِيمُ عَلَى بِلَادِ الْحَبَشَةِ فَأَوَّلُ مَنْ نَشَقَهُ بِلَالُ بْنُ حَمَامَةَ الْحَبَشِي فَجَذَبَتْهُ عِنَايَةُ التَّوْفِيقِ بِالتَّصْدِيقِ إِلَى الإِيمَانِ ❊ فَأَعْلَنَ بِالْأَذَانِ وَصَارَ شَاوِيشًا لِدِينِ

الإِسْلَامِ ❊ وَنَشَرَ لِلْمُصْطَفَى الرَّايَاتِ وَالْأَعْلَامِ نَخُصُّهُ
النَّبِيُّ التِّهَامِيُّ السَّامِي ❊ بِأَنْ قَالَ لَهُ يَا بِلَالُ أَنْتَ تَنْشُرُ لِلدِّينِ
أَعْلَامِي وَتَرْفَعُ بِهَا قَدْرِي وَمَقَامِي ❊ فَلِأَجْلِ ذٰلِكَ
مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ إِلَّا وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةَ نَعْلَيْكَ قُدَّامِي ❊ وَلَمَّا
هَبَّ النَّسِيمُ الْغَامِرُ نَشَقَهُ مِنْ أَرْضِ الْيَمَنِ ❊ عَامِرٌ فَاهْتَدَى
إِلَى الْإِسْلَامِ ❊ بَعْدَ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ وَفَازَ بِتَقْبِيلِ أَقْدَامِ
سَيِّدِ الْأَنَامِ وَمَاتَ عَلَى مَحَبَّتِهِ مَوْتَ الْكِرَامِ ❊ وَقِصَّتُهُ
تُحَيِّرُ الْعُقُولَ وَالْأَفْهَامَ ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ لِعَامِرٍ صَنَمًا
مِنَ الْأَصْنَامِ وَكَانَ لَهُ بِنْتٌ مُبْتَلِيَةٌ بِالْقَوْلَنْجِ وَالْجُذَامِ ❊
وَكَانَتْ مُقْعَدَةً فَلَا تَسْتَطِيعُ النُّهُوضَ وَالْقِيَامَ ❊ وَكَانَ
عَامِرٌ يَنْصِبُ الصَّنَمَ وَيَضَعُ ابْنَتَهُ أَمَامَهُ وَيَقُولُ هٰذِهِ ابْنَتِي
سَقِيمَةٌ فَدَاوِهَا وَإِنْ كَانَ عِنْدَكَ شِفَاءٌ فَاشْفِهَا مِنْ بَلَائِهَا
وَعَافِهَا وَأَقَامَ عَلَى ذٰلِكَ سِنِينَ كَثِيرَةً وَهُوَ يَطْلُبُ مِنَ

الصَّنَم حَاجَتَهُ فَلَمْ يَقْضِهَا لَهُ فَلَمَّا هَبَّتْ نَسَمَاتُ الْعِنَايَاتِ بِالتَّوْفِيقِ وَالْهِدَايَاتِ قَالَ عَامِرٌ لِزَوْجَتِهِ إِلَى مَتَى نَعْبُدُ هٰذَا الْحَجَرَ الْأَصَمَّ الْأَبْكَمَ الَّذِى لَا يَنْطِقُ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَمَا أَظُنُّ أَنَّنَا عَلَى دِينٍ أَقْوَمَ . قَالَتْ لَهُ زَوْجَتُهُ آسْلُكْ بِنَا سَبِيلًا عَسَى أَنْ نَرَى إِلَى الْحَقِّ دَلِيلًا فَلَا بُدَّ لِهٰذِهِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ مِنْ إِلٰهٍ وَاحِدٍ خَالِقٍ ❊ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا عَلَى سَطْحِ دَارِهِمَا إِذْ شَاهَدَا نُورًا قَدْ طَبَقَ الآفَاقَ وَمَلَأَ الْوُجُودَ بِالضِّيَاءِ وَالْإِشْرَاقِ ❊ ثُمَّ كَشَفَ آللّٰهُ عَنْ أَبْصَارِهِمَا مِنْ بَعْدِ ظُلْمَتِهِمَا لِيَنْتَبِهَا مِنْ نَوْمِ غَفْلَتِهِمَا فَرَأَيَا الْمَلَائِكَةَ قَدِ آصْطَفَّتْ وَبِالْبَيْتِ قَدْ حَفَّتْ وَرَأَيَا الْجِبَالَ سَاجِدَةً وَالْأَرْضَ هَامِدَةً وَالْأَشْجَارَ قَدْ تَمَايَلَتْ ❊ وَالْأَفْرَاحَ قَدْ تَكَامَلَتْ وَسَمِعَا مُنَادِيًا يُنَادِى : قَدْ وُلِدَ النَّبِيُّ الْهَادِى ثُمَّ نَظَرَا إِلَى الصَّنَمِ بِالنَّظَرِ فَرَأَيَاهُ مَنْكُوسًا وَقَدْ عَلَتْهُ

الذلة ووافت علَيْهِ الْعكوسا قال عامر لزوجته ما الخبر ❊ قالت انظر إلى الصنم بالنظر فسمعاه يقول ألا وإنّ النبأ العظيم قد ظهر ❊ وولد من شرف الكون وافتخر وهو النبي المنتظر الذي يخاطبه الشجر والحجر وينشق له القمر ❊ وهو سيد ربيعة ومضر ❊ فقال لزوجته أتسمعين ما يقول هذا الحجر فقالت اسأله ما اسم هذا المولود الذي نور الله به الوجود ❊ وشرف به الآباء والجدود فقال أيها الهاتف الموزود ❊ المتكلم على لسان هذا الحجر الجلمود الذي نطق في هذا اليوم الموعود ما اسم هذا المولود ❊ فقال اسمه محمد المصطفى ابن زمزم والصفا ❊ أرضه تهامه ؛ بين كتفيه علامه ❊ إذا مشى تظلله غمامه ❊ صلى الله عليه وسلم إلى يوم القيامه ❊ ثم قال عامر لزوجته اخرجي

بِنَا فِى طَلَبِهِ لِنَهْتَدِىَ إِلَى الْحَقِّ بِسَبَبِهِ وَكَانَتِ ابْنَتُهُ السَّقِيمَةُ فِى أَسْفَلِ الدَّارِ مَطْرُوحَةً مُقِيمَةً ❁ فَلَمْ يَشْعُرَا بِهَا إِلَّا وَهِىَ عَلَى السَّطْحِ قَائِمَةٌ فَقَالَ لَهَا أَبُوهَا يَا ابْنَتِى أَيْنَ الْأَلَمُ الَّذِى كُنْتِ تَجِدِيهِ وَأَيْنَ سَهَرُكِ الَّذِى كُنْتِ تُوَاصِلِيهِ فَقَالَتْ يَا أَبَتِ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمَةٌ فِى طِيبِ أَحْلَامِى إِذْ رَأَيْتُ نُورًا أَمَامِى وَشَخْصًا قَدْ أَتَانِى فَقُلْتُ مَا هٰذَا النُّورُ الَّذِى أَرَاهُ وَالشَّخْصُ الَّذِى أَشْرَقَ عَلَىَّ نُورُ سَنَاهُ فَقِيلَ لَمَّا هٰذَا نُورُ وَلَدِ عَدْنَانَ الَّذِى تَعَطَّرَتْ بِهِ الْأَكْوَانُ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِى عَنِ اسْمِهِ الْمُمَجَّدِ ❁ فَقَالَ اسْمُهُ أَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ يَرْحَمُ الْعَانِى وَيَعْفُو عَنِ الْجَانِى فَقُلْتُ وَمَا دِينُهُ فَقَالَ حَنِيفِىٌّ رَبَّانِىٌّ ❁ فَقُلْتُ مَا اسْمُ نَسَبِهِ ❁ فَقَالَ قُرَيْشِىٌّ عَدْنَانِىٌّ ❁ فَقُلْتُ لِمَنْ يَعْبُدُ ❁ قَالَ لِلْمُهَيْمِنِ الصَّمَدَانِى ❁ فَقُلْتُ وَمَا أَنْتَ ؟ فَقَالَ أَنَا مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ شُرِّفُوا بِجَمَالِهِ

النُّورَانِي ❋ فَقُلْتُ أَمَا تَنْظُرُ إِلَى مَا أَنَا فِيهِ مِنَ الأَلَمِ
وَأَنْتَ تَرَانِي ❋ فَقَالَ تَوَسَّلِي بِهِ فَقَدْ قَالَ رَبُّهُ الْقَدِيمُ
الدَّانِي ❋ قَدْ أَوْدَعْتُ فِيهِ سِرِّي وَبُرْهَانِي ❋ لَأُفَرِّجَنَّ
بِهِ عَمَّنْ دَعَانِي وَلَأُشَفِّعَنَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَنْ عَصَانِي ❋
فَمَدَدْتُ يَدَيَّ وَبَنَانِي وَدَعَوْتُ اللهَ مِنْ خَالِصِ جَنَانِي ❋
ثُمَّ مَرَّرْتُ يَدِي عَلَى وَجْهِي وَأَبْدَانِي فَاسْتَيْقَظْتُ وَأَنَا
صَحِيحَةٌ قَوِيَّةٌ كَمَا تَرَانِي ❋ قَالَ عَامِرٌ لِزَوْجَتِهِ إِنَّ لِهَذَا
الْمَوْلُودِ سِرًّا وَبُرْهَانًا ❋ وَلَقَدْ رَأَيْنَا مِنْ آيَاتِهِ عَجَبًا
فَلَأَقْطَعَنَّ فِي مَحَبَّتِهِ أَوْدِيَةً وَرُبًا فَسَارُوا مُجِدِّينَ وَلِمَكَّةَ
قَاصِدِينَ ❋ إِلَى أَنْ وَصَلُوا إِلَيْهَا وَقَدِمُوا عَلَيْهَا فَسَأَلُوا
عَنْ دَارِ أُمِّهِ آمِنَةَ وَطَرَقُوا عَلَيْهَا الْبَابَ ❋ فَبَادَرَتْ
بِالْجَوَابِ ❋ فَقَالُوا لَهَا أَرِينَا جَمَالَ هَذَا الْمَوْلُود ❋
الَّذِي نَوَّرَ اللهُ بِهِ الْوُجُودَ وَشَرَّفَ بِهِ الآبَاءَ وَالْجُدُودَ ❋

فقالت لن أخرجه لكم فإنى أخاف عليه من اليهود ❊ فقالوا نحن قد فارقنا فى حبه أوطاننا وتركنا ديننا وأدياننا لنرى جمال هذا الحبيب الذى من قصده لا يخيب فقالت إن كان ولا بد لكم من رؤياه فأمهلوا واصبروا على ساعة ولا تعجلوا ❊ ثم إنها غابت ساعة وقالت لهم ادخلوا فدخلوا فى البيت الذى فيه النبى المكرم والرسول المعظم صلى الله عليه وسلم ❊ فلما رأوا أنوار الحبيب ذهلوا وهللوا وكبروا ثم كشفوا عن وجهه الغطاء فأشرق نور ضيائه إلى السماء وطلع عمود من نور وجهه إلى السماء فصاحوا وشهقوا وكادوا أن يزهقوا ثم قبلوا أقدامه وانكبوا عليه أسلموا على يديه صلى الله عليه وسلم ما ترضى مرض على صاحبيه وختنيه ❊ ثم قالت لهم آمنة أسرعوا الخروج فإن جده عبد المطلب قلدنى الأمانة

أَنْ أُخْفِيَهُ عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ وَاكْتُمَ شَأْنَهُ ❊ فَخَرَجُوا مِنْ عِنْدِ الْحَبِيبِ وَفِي قُلُوبِهِمْ نَارٌ وَلَهِيبٌ ❊ ثُمَّ وَضَعَ عَامِرٌ يَدَهُ عَلَى قَلْبِهِ وَقَدْ غَابَ عَنْ عَقْلِهِ وَلُبِّهِ ثُمَّ صَاحَ وَقَالَ رُدُّونِي إِلَى بَيْتِ آمِنَةَ وَاسْأَلُوهَا أَنْ تُرِيَنِي جَمَالَهُ ثَانِيًا فَرَجَعُوا إِلَى بَيْتِ آمِنَةَ فَدَخَلُوا فَلَمَّا رَآهُ بَادَرَ إِلَيْهِ وَانْكَبَّ عَلَى قَدَمَيْهِ ثُمَّ شَهَقَ عَامِرٌ شَهْقَةً وَمَاتَ مِنْ وَقْتِهِ فَعَجَّلَ اللّٰهُ بِرُوحِهِ إِلَى الْجَنَّةِ ❊ فَوَاللّٰهِ هٰذِهِ أَحْوَالُ الْمُحِبِّينَ وَالْعَاشِقِينَ ❊ وَهٰذِهِ وَاللّٰهِ صِفَاتُ الصَّادِقِينَ فَيَا أَيُّهَا اللَّبِيبُ اسْتَمِعْ صِفَاتِ هٰذَا الْحَبِيبِ الَّذِي مَلَأَ الْكَوْنَ عِزًّا وَجَمَالًا وَأَضْحَى نُورُهُ فِي الْآفَاقِ يَتَلَأْلَأُ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

حَتّٰى تَنَالُوا جَنَّةً وَنَعِيمًا

يا رَاحَةَ الْأَرْوَاحِ طَابَتْ بِكُمْ أفرَاحِي

أَنْوَارُكُمْ لَوْ لَاحَتْ تُغْنِي عَنِ الْمِصْبَاحِ

الْهَاشِمِي التُّهَامِي ، مَبْعُوثٌ لِلْأَنَام

صَلِّ عَلَيْهِ مَدَامِي ؛ تَلْقَ مِنْهُ الْفَلَاحِي

السَّيِّدُ الْمُخْتَارْ خُلَاصَةُ الْأَخْيَارْ

بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارْ صَلِّ عَلَيْهِ يا صَاحِي

مِنْ بَعْدِهِ الشَّفِيقِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

مَنْ فَازَ بِالتَّصْدِيقِ لِصَاحِبِ الْأَنْجَاحِي

الثَّانِي الْفَارُوقْ ؛ مُجْرِي الْحُقُوقْ

قَدْ ظَهَرَ الطُّرُوقْ : بَعْدَ السَّلَاحِي

ثَالِثُهُمْ ذُو النُّورَيْنِ عُثْمَانَ قُرَّةَ الْعَيْنِ

صِهْرُ التِّهَامِي الزَّيْنِ مَنْ فَاقَ عَلَى الْمِصْبَاحِي

وَالرَّابِعُ الوَلِى يُكْنَى بِالرِّضى

سَـيِّدُنَا عَلِى ؛ لِبَابِ خَيْـبَرَ دَاحِى

أَشْبَالُهُ السِّبْطَيْنِ ؛ الحَسَنِ وَالحُسَيْنِ

وَالزَّهْرَةُ عَيْنُ العَيْنِ ؛ كَرِيمَةُ النَّصَاحِي

وَالطَّلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ ، مَنْ وُصِفَا بِالخَيْرِ

فَبِهِمْ يَزُولُ الضَّيْرُ ؛ وَتَكْثُرُ الأَفْرَاحِى

وَالسَّعْدُ وَالسَّعِيدُ ، وَابْنُ عَوْفِ المَجِيدُ

لَا سِيَّمَا الرَّشِـيدُ ؛ عُبَيْدَةُ الجَرَّاحِى

يَا رَبِّ بِالآيَاتِ ؛ بِسَـيِّدِ السَّادَاتِ

أَدْخِلْنَا فِى الجَنَّاتِ ؛ يَامَنْ هُوَ المَنَّاحِى

يَا رَبِّ بِالقُرْآنِ ؛ بِسَيِّدِ الأَكْوَانِ

أَدْخِلْنَا فِى الجِنَانِ ؛ يَا مَنْ هُوَ الفَتَّاحِى

قَالَ الْوَاقِدِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمَّا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ ❀ حَصَلَ لِأُمِّهِ مِنْهُ السُّرُورُ وَالْهَنَا ❀ وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ بُشِّرَتْ بِنَيْلِ الْمُنٰى ❀ وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ قِيلَ لِآمِنَةَ يَا آمِنَةُ حَانَ وَقْتُ مَنْ يَقُومُ بِحَمْدِنَا وَ بِشُكْرِنَا ❀ وَفِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ سَمِعَتْ آمِنَةُ تَسْبِيحَ الْمَلَائِكَةِ مُعْلَنًا ❀ وَفِي اللَّيْلَةِ الْخَامِسَةِ رَأَتْ آمِنَةُ فِي مَنَامِهَا الْخَلِيلَ ❀ وَهُوَ يَقُولُ أَبْشِرِي بِهٰذَا النَّبِيِّ الْجَلِيلِ ؛ صَاحِبِ النُّورِ وَالْبَهَاءِ وَالْفَضْلِ وَالْعِزِّ وَالثَّنَاءِ ❀ وَفِي اللَّيْلَةِ السَّادِسَةِ ظَهَرَتِ الْأَنْوَارُ فِي الْأَقْطَارِ لِصَاحِبِ الْمَدْحِ وَالثَّنَاءِ ❀ وَفِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ حَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ بَيْتَ آمِنَةَ فَمَا فَتَرَ عَنْهَا الْفَرَحُ وَلَا وَنَا ❀ وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ نَادَى لِسَانُ الْفَرَحِ وَالسُّرُورِ وَالْهَنَا وَقَالَ قَدْ قَرُبَ مِيلَادُهُ وَدَنَا ❀ وَفِي اللَّيْلَةِ التَّاسِعَةِ

نادى منادى اللطف من ساحة العطف فزال عنها الهم والعنا ❁ وفى الليلة العاشرة استبشر الخيف ومنى ❁ وفى الليلة الحادية عشر تباشر بميلاده أهل الأرض والسماء ❁ وفى الليلة الثانية عشرة قالت آمنة وكانت ليلة مقمرة وليس فيها ظلام ❁ وكان عبد المطلب قد أخذ أولاده وانطلق نحو الحرم يصلح ما تهدم من جدرانه ❁ ولم يبق عندى أحد لا أنثى ولا ذكر فبكيت على وحدتى وقلت واوحدتاه لا امرأة تعضدنى ؛ ولا خل يؤانسنى ، ولا جارية تسندنى ، قالت آمنة ثم نظرت إلى ركن المنزل فإذا هو قد انشق وخرج منه أربع نسوة طوال كأنهن الأقمار ، وقد غشيتها الأنوار متأزرات

بأزر بيض ❁ يفوح المسك من أرديتهن كأنهن من بنات

عَبْدِ مَنَاف فَتَقَدَّمَت الْأُولَى مِنْهُنَّ وقالَتْ مَنْ مِثْلُك
يا آمِنَةُ وَقَدْ حَمَلْتِ بِسَيِّدِ الْبَشَرِ وَفَخْرِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ ثُمَّ
جَلَسَتْ عَنْ يَمِينِى فَقُلْتُ لَهَا مَنْ أَنْت قَالَتْ أنا حَوَّاءُ
أُمُّ الْبَشَرِ رضى الله عنها ثُمَّ تَقَدَّمَت الثَّانِيَةُ مِنْهُنَّ وقالَتْ
مَنْ مِثْلُكِ يا آمِنَةُ وَقَدْ حَمَلْتِ بِالطُّهْرِ الطَّاهِرِ وَالْعِلْم
الزَّاهِرِ وَالْبَحْرِ الزَّاخِرِ والنُّورِ الْبَاهِرِ والسِّرِّ الظَّاهِرِ
ثُمَّ جَلَسَتْ عَنْ شِمالى فَقُلْتُ لَهَا مَنْ أَنْت قالَتْ أَنا سَارَةُ
امْرَأَةُ الْخَلِيل رضى الله عنها ❊ ثُمَّ تَقَدَّمَت الثَّالِثَةُ مِنْهُنَّ
وقالَتْ مَنْ مِثْلُكِ يا آمِنَةُ وَقَدْ حَمَلْتِ بِالْحَبِيبِ الْأَسْنَى
صَاحِبِ الْمَدْحِ والثَّنَا ● ثُمَّ جَاءَتْ مِنْ وَرَاءِ
ظَهْرِى فَقُلْتُ لَهَا مَنْ أَنْت قَالَتْ أنا آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِم
رضى الله عنها ثُمَّ تَقَدَّمَت الرَّابِعَةُ مِنْهُنَّ وَهِيَ أَكْثَرُهُنَّ
هَيْبَةً وَأَحْسَنُهُنَّ بَهْجَةً وقالَتْ مَنْ مِثْلُكِ يا آمِنَةُ وقد حَمَلْتِ

بِصاحِبِ البَرَاهِينِ والمُعجزاتِ والآياتِ والدِّلالات

سَيِّدِ أهلِ الأرضِ وَالسَّموَاتِ عليهِ مِنَ اللهِ تعالى أفضلُ

الصَّلَوات وأكمل التسليمات ثُمَّ جلَسَتْ بينَ يدَيَّ وقالت

يا آمنَةُ ألقي بنفسِكَ عَلَيَّ وميلي بكُلِّكِ إليَّ فقُلْتُ لها مَنْ

أنتِ ؟ قالَتْ أنا مَرْيَمُ بنتُ عِمْرَانَ : رضي اللهُ عنها نحن

دَاياتُكِ وقَوَابِلُ المُصطَفَى صلى اللهُ عليهِ وسلم قالت آمنةُ

فاستأنَسْتُ بِهِنَّ وجَعَلْتُ أنظُرُ إلى الأشْباحِ وهُمْ يدخُلُونَ

عَلَيَّ أفواجًا ونَظَرتُ إلى منزلي فإذا هُوَ قَدِ اعتَكَرَ عَلَيَّ

بأصْوات مُشْتَبِهات ولُغَاتٍ مُخْتَلِفاتٍ الغالبُ عليها

السُرْيانيَّة ❊ قالت آمنةُ ثُمَّ نَظَرْتُ في تلكَ السَّاعة فإذا

الشُّهُبُ يتطايرُونَ يمينًا وشمالاً ثُمَّ إنَّ اللهَ الكريمَ أمرَ الأمين

جبْرَائيلَ عليه السَّلامُ : أنْ يا جبرائيلُ صُفَّ راحَ الأرْواح

في أقدَاحِ الشَّرابِ ؛ يا رضوانُ زيِّنِ الكَواعِبَ الأتْرَابَ

وآفتح نوافحَ المِسكِ الزكيةِ لظهور محمدٍ سيدِ البريةِ ❁ ياجبرائيلُ آنشر سجادات القربِ والوصالِ لصاحبِ النورِ والرفعةِ والاتصالِ ❁ يا جبرائيلُ مُر مالكاً أن يُغلقَ أبوابَ النيرانِ ❁ ياجبرائيلُ قل لرضوانَ أن يفتحَ أبوابَ الجنانِ ❁ ياجبرائيلُ البس حلةَ الرضوانِ ❁ يا جبرائيلُ اهبط إلى الأرضِ بالملائكةِ الصافّينَ والمقربينَ والكروبيينَ والحافّينَ ❁ يا جبرائيلُ نادِ في السمواتِ والأرضِ في طولِها والعرضِ قد آنَ أوانُ اجتماعِ المحبِّ والمحبوبِ والطالبِ بالمطلوبِ ❁ فامتثلَ الأمينُ جبرائيلُ عليه السلامُ ما أمرهُ الربُّ الجليلُ جلَّ جلالُهُ وأوقفَ الملائكةَ على جبالِ مكةَ وأحدقوا بالحرمِ ❁ وأجنحتهم كأنها سحابةٌ بيضاءُ كافوريةٌ ❁ فترنمت الأطيارُ وحنّت الوحوشُ من القفارِ ❁ كلُّ ذلك بأمرِ الملكِ الجليلِ

الجبّار ❊ قالت آمِنَةُ فكشف اللهُ عن بَصَرى فرأيتُ قصورَ بُصْرى مِن أَرْضِ الشَّامِ ❊ ورأيتُ ثلاثةَ أعْلام منْصُوبات ، عَلَمًا بالْمَشْرِقِ وعَلَمًا بالمغرِبِ وعلماً على سطْحِ الكعبة ❊ قالت آمنَةُ فبينَما أنا كذٰلك وإذا أنَا بِطائفَة من الطُّيورِ مناقيرُهُمْ حُمْرٌ كالذَّهبِ الأَحْمَرِ وأجْنِحَتُهُمْ كالجَوْهر الأَبْهرِ فنَثَرُوا فى حُجْرَتى لؤْلؤًا ومَرْجانًا ثُمَّ وقَفَت الطُّيُورُ يُسَبِّحونَ اللهَ تعالى حَوْلى وأنا أُطْلقُ ساعةً بعدَ ساعة والملائكةُ تتنزَّلُ علَىَّ أفواجًا أفواجًا وبأيْديهِمْ مباخِرُ مِنْ ذهب أحْمَرَ وفِضَّة بيضاءَ وأَطلَقُوا النَّدَّ والعودَ والعَنْبَرَ والبُخُورَ ورفعوا أصْواتَهُمْ بالصَّلاةِ والسَّلامِ على الرَّسُولِ الْمُكَرَّم والحبيبِ الْمُفَخَّم صلى اللهُ عليهِ وسلم وشَرَّفَ وعَظَّمَ قالت آمنَةُ وانْتَشَرَ القمرُ فوقَ رأسى كالخيمةَ واصْطَفَتْ النُّجومُ على رَأْسِى كالْقَناديلِ البهيَّة ، وإذا أنا بِشَرْبَةٍ

بَيْضَاءَ كَافُورِيَّةٍ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ ؛ وَأَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَالْعَسَلِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ ؛ وَكَانَ قَدْ لَحِقَنِى عَطَشٌ شَدِيدٌ فَتَنَاوَلْتُهَا وَشَرِبْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا أَلَذَّ مِنْهَا وَأَضَاءَ عَلَيَّ مِنْهَا نُورٌ عَظِيمٌ ثُمَّ نَظَرْتُ وَإِذَا أَنَا بِطَيْرٍ أَبْيَضَ قَدْ دَخَلَ عَلَيَّ فِي حُجْرَتِى ثُمَّ مَرَّ بِجَنَاحَيْهِ عَلَى فُؤَادِى

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ بَابِ السَّلَامْ

الصلاة عليك السلام عليك فى جُنْحِ الظَّلَامْ

الصلاة عليك السلام عليك يا مُظَلَّلُ بِالْغَمَامْ

الصلاة عليك السلام عليك يا نَسْلَ الْكِرَام

الصلاة عليك السلام عليك يا نَسْلَ الذَّبِيحى

الصلاة عليك السلام عليك ذا الدِّينِ الصَّحِيحى

الصلاة عليك السلام عليك ذا الْعِلْمِ الرَّجِيحى

الصلاة عليك السلام عليك ذا النُّطْقِ الْفَصِيحى

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ ذُو الْوَجْهِ الصَّبِيحِى

الصلاة عليك السلام عليك طٰهٰ يا مُؤَيَّدْ

الصلاة عليك السلام عليك طٰهٰ يا مُمَجَّدْ

الصلاة عليك السلام عليك يا مَهْدِى وَهَادِى

الصلاة عليك السلام عليك أَحْمَدُ يا مُحَمَّدْ

الصلاة عليك السلام عليك يا زَيْن الْبِلَاد

الصلاة عليك السلام عليك يا زَيْن الْقِيَامَة

الصلاة عليك السلام عليك يا نُورَ الْعِبَادْ

الصلاة عليك السلام عليك مُظْهِرَ الرَّشَادْ

الصلاة عليك السلام عليك يا نَسْلَ الْخَلِيلْ

الصلاة عليك السلام عليك مِنْ باب السَّلَامْ

هذا دعاء المولد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدُ لله ربِّ العالمينَ ، والصَّلاةُ والسَّلامُ على سيِّدنا مُحمَّدٍ وعلى آلِهِ وصَحْبِهِ أجمعينَ ، اللَّهُمَّ إنَّا قد حضرنا مولدَ نبيِّكَ وصفوتِكَ مِن خلقِكَ فأفِض علينا ببركتِهِ خِلَعَ العزِّ والتكريمِ ؛ وأسكِنَّا بجوارِهِ جنَّاتِ النَّعيمِ ؛ ومتِّعنا بالنَّظرِ إلى وجهِكَ الكريمِ . وأجِرنا مِن عِقابِكَ الأليمِ ، بفضلِكَ وجودِكَ وكرمِكَ يا أرحمَ الرَّاحمينَ ، اللَّهُمَّ إنَّا نسألُكَ بجاهِ المُصطفى وبآلِهِ أهلِ الصِّدقِ والوفا ؛ وبصحبِهِ الأبرارِ والشُّرفا ، كُن لنا

عَوْنًا وَمُعِينًا وَمُسْعِفًا وَبَوِّئْنَا مِنَ الْجَنَّةِ قُصُورًا وَغُرَفًا
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْمُخْتَار ، وَآلِهِ الْأَخْيَار ، أَنْ
تُكَفِّرَ عَنَّا الذُّنُوبَ وَالْأَوْزَار ، وَنَجِّنَا مِنْ جَمِيعِ الْمَخَاوِفِ
وَالْأَخْطَار ، وَتَقَبَّلْ مِنَّا مَا قَدَّمْنَاهُ مِنْ يَسِيرِ أَعْمَالِنَا فِي السِّرِّ
وَالْإِجْهَار ؛ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّكَ عَزِيزٌ غَفَّارٌ : بَلِّغِ
اللَّهُمَّ وَأَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قُرِئَ بِتَمَامِهِ وَكَمَالِهِ مِنْ هَذِهِ
الْقِرَاءَةِ الشَّرِيفَةِ وَالْمَوْلِدِ الشَّرِيفِ زِيَادَةً فِي شَرَفِ نَبِيِّنَا
مُحَمَّد صلى الله عليه وسلم ثُمَّ فِي شَرَفِ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَآلِ
بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
وَإِلَى رُوحِ أَبِينَا آدَمَ وَأُمِّنَا حَوَّاءَ وَمَا تَنَاسَلَ مِنْهُمَا مِنَ
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ ۞ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَصَدَقَةً
جَارِيَةً مِنْ جَنَابِهِ الْمُكَرَّمِ صلى الله عليه وسلم ۞ إِلَى
رُوحِ مَنْ كَانَتِ التِّلَاوَةُ الشَّرِيفَةُ لِأَجْلِهِمْ وَبِسَبَبِهِمْ

وَجِهَتِهِمْ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنَّا خَاصَّةً ❊ وَعَلَى قُبُورِهِمْ مِنْكَ نُورٌ نَازِلٌ مَوْلَانَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ❊ أَوْصِلِ اللّٰهُمَّ ثَوَابَ هٰذِهِ التِّلَاوَةِ مِنَّا إِلَيْهِمْ ❊ وَاجْعَلْهُ نُورًا نَازِلًا عَلَيْهِمْ وَجَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِمْ ❊ وَافْسَحِ اللّٰهُمَّ لَهُمْ فِي قُبُورِهِمْ ، مَدَّ بَصَرِهِمْ ، وَارْحَمْنَا إِذَا سِرْنَا إِلَيْهِمْ . كَذٰلِكَ اللّٰهُمَّ لَهُمْ وَلِجَارِهِمْ وَلِسُكَّانِ تُرْبَتِهِمْ وَلِسَائِرِ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ ؛ وَلَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَأُسْتَاذِينَا وَأُسْتَاذِ أُسْتَاذِينَا ❊ وَمَشَايِخِنَا وَمَشَايِخِ مَشَايِخِنَا وَلِمَنْ عَلَّمَنَا ❊ وَلِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْنَا وَلِمَنْ لَهُ حَقُّ الدُّعَاءِ عَلَيْنَا ❊ وَلِمَنْ أَوْصَانَا وَأَوْصَيْنَاهُ بِدُعَاءِ الْخَيْرِ وَلِعَبِيدِكَ الْحَاضِرِينَ السَّامِعِينَ ❊ وَلِكَافَّةِ أَهْلِ الْإِيمَانِ أَجْمَعِينَ ❊ وَحَرِّمْنَا عَلَى النَّارِ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ . وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظَّالِمِينَ ❊ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(تمّ)

دیگر مطبوعات

القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع (عربی)

درود شریف کے موضوع پر محدث سخاوی علیہ الرحمۃ کی لاجواب تصنیف ہے۔ یہ کتاب عرصہ سے نایاب تھی۔ ادارہ نے عربی میں شائع کی ہے۔ اس کتاب کا علماء کرام کے پاس ہونا ازحد مفید ہے۔

ہدیہ مجلد ۲۷ روپے صرف

الانوار المحمدیہ فی السیرۃ المحمدیہ

اس کتاب میں مفسرین، محدثین اور سلف صالحین علیہم الرحمۃ کی مستند کتب کے حوالہ جات سے نور محمدی اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اول الخلق ہونا اور انبیاء کرام کا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد آمد کی بشارت دینا۔ جنات۔ نباتات کا نبی آخرالزماں کی رفعت وعظمت کا ذکر کرنا درج ہے۔

قیمت ۵۰/۱۹ روپے

ھدیۃ المھدی

یہ کتاب غیر مقلدین حضرات کے مقتدر عالم مولوی وحیدالزمان حیدرآبادی کی تصنیف ہے جس میں مولوی وحیدالزمان نے وہابیوں کے عقائد اور ان کے مولویوں پر تنقید کر کے کئی مسائل میں اہلسنت وجماعت کے مسلک کی پرزور تائید کی ہے۔ ہر اہل سنت وجماعت کے عالم کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت ۸ روپے

قادری کتب خانہ، تحصیل بازار، سیالکوٹ

لنعمة الکبری
ابن حجر مکی